انجیلِ شریف کتابِ اعمالُ الرُسُل

رکوع 1

(1)اے تھیفلس میں نے پہلا رسالہ ان سب باتوں کے بیان میں تصنیف کیا جو سیدنا عیسیٰ مسیح شروع میں کرتے اور سکھاتے رہے ۔(2)اُس دن تک جس میں وہ ان رسولوں کو جنہیں آپ نے چنا تھا روح پاک کے وسیلہ سے حکم دے کر آسمان پر تشریف لے گئے ۔ (3)آپ نے دکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو ان پر زندہ ظاہر بھی کیا۔ چنانچہ آپ چالیس دن تک انہیں نظر آتے اور پروردگار کی بادشاہی کی باتیں کہتے رہے ۔(4)اور اُن سے مل کر ان کو حکم دیا کہ یروشلیم سے باہر نہ جائیں بلکہ پروردگار کے اس وعدہ کے پورا ہونے کے منتظر رہیں جس کا ذکر تم مجھ سے سن چکے ہو۔(5) کیونکہ یحییٰ نے تو پانی سے اصطباغ دیا مگر تم تھوڑے دنوں کے بعد روحِ پاک سے اصطباغ پاؤ گے۔

صعود المسیح

(6)پس انہوں نے(یعنی صحابہ کرام) جمع ہو کر آپ سے یہ پوچھا کہ اے مولا! کیا آپ اِسی وقت اسرائیل کو بادشاہی پھر عطا کریں گے ؟ (7) آپ نے ان سے فرمایا اُن وقتوں اور معیادوں کا جاننا جنہیں پروردگار نے اپنے ہی اِختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔(8) لیکن جب روحِ پاک تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلیم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کی اِنتہا تک میرے گواہ ہوگے ۔(9) یہ کہہ کر آپ ان کے دیکھتے دیکھتے اوپر اٹھالئے گئے اور بدلی نے آپ کو ان کی نظروں سے چھپالیا۔(10)اور آپ کے جاتے وقت جب صحابہ کرام آسمان کی طرف غور سے دیکھ رہے تھے تو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آکھڑے ہوئے ۔ (11) اور کہنے لگے اے گلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی عیسیٰ جو تمہارے پاس سے آسمان پر تشریف لے گئےہیں اسی طرح پھر آئیں گے جس طرح تم نے انہیں آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔

یہوداہ کا جانشین

(12) تب صحابہ کرام اس پہاڑ سے جو زیتون کا کہلاتا ہے اور یروشلیم کے نزدیک سبت (یعنی یہودی ہفتے کا پاک دن) کی منزل کے فاصلہ پر ہے یروشلیم کو لوٹے ۔(13)اور جب اس میں داخل ہوئے تو اس بالاخانہ پر تشریف لئے گئے جس میں حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ اور حضرت یعقوب اور حضرت اندریاس اور حضرت فلپس اور حضرت توما اور حضرت برتلمائی اور حلفی کے صاحبزادے حضرت یعقوب اور حضرت شمعون زیلوتس اور یعقوب کا بیٹا حضرت یہوداہ مقیم تھے۔(14) یہ سب کے سب چند خواتین اور سیدنا عیسیٰ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم بتولہ اور ان کے بھائیوں کے ساتھ ایک دل ہو کر دعا میں مشغول رہے۔

(15)اور انہی دنوں حضرت پطرس برادرانِ دین میں جو تخمیناً ایک سو بیس (120) اشخاص کی جماعت تھی کھڑے ہو کر فرمانے لگے۔(16)اے بھائیو اس نوشتہ کا پورا ہونا ضرور تھا جو روحِ پاک نے حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی اس یہوداہ کے حق میں پہلے سے کہا تھا جو سیدنا عیسیٰ کے پکڑنے والوں کا رہنما ہوا۔(17) کیونکہ وہ ہم میں شمار کیا گیا اور اس نے اس خدمت کا حصہ پایا۔ (18)(اس نے بدکاری کی کمائی سے ایک کھیت حاصل کیا اور سر کے بل گرا اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اس کی سب انتڑیاں نکل پڑیں ۔(19) اور یہ یروشلیم کے سب رہنے والوں کو معلوم ہوا۔ یہاں تک کہ اس کھیت کا نام ان کی زبان میں ہقل دما پڑگیا یعنی خون کا کھیت)۔(20) کیونکہ زبور شریف میں وارد ہے کہ

اس کا گھر اجڑ جائے

اور اس میں کوئی بسنے والا نہ رہے

اور اس کا عہدہ دوسرا لے لے۔

(21)پس جتنے عرصہ تک سیدنا عیسیٰ مسیح ہمارے ساتھ آتے جاتے رہے یعنی یحییٰ کے اصطباغ سے لے کر مولا کے ہمارے پاس سے آسمان پر تشریف لے جانے تک جو برابر ہمارے ساتھ رہے ۔(22)چاہیے کہ ان میں سے ایک مرد ہمارے ساتھ ان کے جی اٹھنے کا گواہ بنے ۔(23) پھر انہوں نے دو کو پیش کیا۔ ایک حضرت یوسف کو جو برسبا کہلاتا اور جس کا لقب یوستس ہے ۔ دوسرا حضرت متیاہ کو۔(24)اور یہ کہہ کر دعا کی کہ اے مولا آپ جو سب کے دلوں کو جانتے ہیں ۔ یہ ظاہر کرکے کہ ان دونوں میں سے آپ نے کس کو چنا ہے ۔(25) کہ وہ اس خدمت اور رسالت کی جگہ لے جسے یہوداہ چھوڑ کر اپنی جگہ گیا۔(26) پھر انہوں نے ان کے بارے میں قرعہ ڈالا اور قرعہ حضرت متیاہ کے نام کا نکلا۔ پس وہ ان گیارہ صحابہ کرام کے ساتھ شمار ہوئے۔

پاک روح کا نزول

رکوع 2

(1) جب عیدِ پنتکست کا دن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔(2) کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اس سے سارا گھر جہاں وہ تشریف رکھتے تھے گونج گیا۔(3)اور انہیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور ان میں سے ہر ایک پر آٹھہریں۔(4)اور وہ سب روح الہیٰ سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح روح الہیٰ نے انہیں بولنے کی طاقت عطا فرمائی۔

(5)اور ہر قوم میں سے جو آسمان کے تلے ہے خدا ترس یہودی یروشلیم میں مقیم تھے۔(6)جب یہ آواز آئی تو بھیڑ لگ گئی اور لوگ دنگ ہوگئے کیونکہ ہر ایک کو یہی سنائی دیتا تھا کہ یہ میری ہی بولی بول رہے ہیں (7) اور سب حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے دیکھو! یہ بولنے والے کیا سب گلیلی نہیں؟ (8) پھر کیوں کر ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے وطن کی بولی سنتا ہے ؟ (9) حالانکہ ہم پارتھی اور مادی اور عیلامی اور مسوپتامیہ اور یہودیہ اور کپدکیہ اور پنطس اور آسیہ ۔(10) اور فروگیہ اور پمفلیہ اور مصر اور لبوآ کے علاقہ کے رہنے والے ہیں جو کرینے کی طرف ہے اور رومی مسافر خواہ یہودی خواہ ان کے مرید اور کریتی اور عرب ہیں۔(11) مگر اپنی اپنی زبان میں ان سے پروردگار کے بڑے بڑے کاموں کا بیان سنتے ہیں۔ (12)اور سب حیران ہوئے اور گھبرا کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیا ماجرا ہے ؟(13) اور بعض نے ٹھٹھا کر کے یہ کہا یہ تو ضرور مے کے نشے میں ہیں۔

حضرت پطرس کا خطبہِ مبارک

(14)لیکن حضرت پطرس ان گیارہ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور اپنی آواز بلند کر کے لوگوں سے فرمایا اے یہودیو اور اے یروشلیم کے سب رہنے والو! یہ جان لو اور کان لگا کر میری باتیں سنو۔(15) کہ جیسا تم سمجھتے ہو یہ نشہ میں نہیں کیونکہ ابھی تو پہر ہی دن چڑھا ہے ۔(16) بلکہ یہ وہ بات ہے جو حضرت یوایل علیہ السلام کی معرفت کہی گئی ہے کہ

(17) پروردگار فرماتے ہیں کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا
کہ میں اپنے روح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا
اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی
اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے۔
(18) بلکہ میں اپنے بندوں اور اپنی بندیوں پر بھی
ان دنوں میں اپنے روح میں سے ڈالوں گا اور وہ نبوت کریں گے ۔
(19) اور میں اوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیاں
یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤں گا۔
(20) سورج تاریک اور چاند خون ہوجائے گا۔
پیشتر اس سے کہ پروردگار کا عظیم اور جلیل دن آئے۔
(21) اور یوں ہوگا کہ جو کوئی پروردگار کا نام لے گا نجات پائے گا۔

(22)اے اسرائیلیو ! یہ باتیں کہ سیدنا عیسیٰ مسیح ایک شخص تھے جن کا پروردگار کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا کہ جو پروردگار کی نے ان کی معرفت میں تم کو دکھائے ۔ چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔(23) جب

وہ پروردگار کے مقررہ انتظام اور علمِ سابق کے موافق پکڑوائے گئے تو تم نے بے شرع لوگوں کے ہاتھ سے انہیں مصلوب کروا کر مار ڈالا۔ (24) لیکن پروردگار نے انہیں موت کے بند کھول کر انہیں جلایا کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس کے قبضہ میں رہتے۔ (25) کیونکہ حضرت داوٗد علیہ السلام ان کے حق میں فرماتے ہیں کہ

میں مولا کو ہمیشہ اپنے سامنے دیکھتا رہا۔
کیونکہ وہ میری دہنی طرف ہیں تاکہ مجھے جنبش نہ ہو۔
(26) اسی سبب سے میرا دل خوش ہوا اور میری زبان شاد
بلکہ میرا جسم بھی امید میں بسا رہے گا۔
(27) اس لئے کہ آپ میری جان کو عالمِ ارواح میں نہ چھوڑیں گے
اور نہ اپنے مقدس کے سڑنے کی نوبت پہنچنے دیں گے۔
(28) آپ نے مجھے زندگی کی راہیں بتائیں۔
آپ مجھے اپنے دیدار کے باعث خوشی سے بھر دیں گے۔

(29) اے بھائیو! میں قوم کے بزرگ حضرت داوٗد کے حق میں تم سے دلیری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ وہ موئے اور دفن بھی ہوئے اور ان کی قبر آج تک ہم میں موجود ہے۔ (30) پس نبی ہو کر اور یہ جان کر کہ پروردگار نے مجھ سے قسم کھائی ہے کہ تمہاری نسل سے ایک شخص کو تمہارے تخت پر بٹھاؤں گا۔ (31) انہوں نے پیش گوئی کے طور پر مسیح کے جی اٹھنے کا ذکر کیا کہ نہ وہ عالم ارواح میں چھوڑے گئے نہ ان کے جسمِ مبارک کے سڑنے کی نوبت پہنچی۔ (32) اسی عیسیٰ مسیح کو پروردگار نے زندہ کیا جس کے ہم سب گواہ ہیں۔ (33) پس پروردگار کے دہنے ہاتھ سے سر بلند ہو کر اور پروردگار سے وہ روح پاک حاصل کر کے جس کا وعدہ کیا گیا تھا اس نے یہ نازل کیا جو تم دیکھتے اور سنتے ہو۔ (34) کیونکہ حضرت داوٗد علیہ السلام تو آسمان پر تشریف نہیں لے گئے لیکن وہ خود فرماتے ہیں کہ

پروردگار نے مولا سے فرمایا
میری دہنی طرف بیٹھ
(35) جب تک میں تمہارے دشمنوں کو تمہارے پاؤں تلے کی چوکی نہ کردوں۔

(36) پس اسرائیل کا سارا گھرانا یقین جان لے کہ پروردگار نے اسی عیسیٰ مسیح کو جسے تم نے مصلوب کیا مولا بھی کیا اور مسیح بھی۔

(37) جب انہوں نے یہ سنا تو ان کے دلوں پر چوٹ لگی اور حضرت پطرس اور باقی صحابہ کرام سے کہا کہ اے بھائیو! ہم کیا کریں؟ (38) حضرت پطرس نے ان سے فرمایا کہ توبہ کرو اور تم میں سے ہر ایک اپنے گناہوں کی معافی کے لئے سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام پر اصطباغ لے تو تم روحِ پاک انعام میں پاؤ گے۔ (39) اس لئے کہ یہ وعدہ تم اور تمہاری اولاد اور ان سب دور کے

لوگوں سے بھی ہے جن کو اللہ و تبارک تعالیٰ اپنے پاس بلائیں گے۔(40)اور حضرت پطرس نے اور بہت سی باتیں جتا جتا کر انہیں یہ نصحیت کی کہ اپنے آپ کو اس ٹیڑھی قوم سے بچاؤ۔ (41) پس جن لوگوں نے آپ کا کلام قبول کیا انہوں نے اصطباغ لیا اور اسی روز تین ہزار آدمیوں کے قریب ان میں مل گئے ۔ (42) اور یہ صحابہ کرام سے تعلیم پانے اور رفاقت رکھنے میں اور روٹی توڑنے اور دعا کرنے میں مشغول رہے۔

متقی اور پرہیز گاروں کی طرزِ زندگی

(43)اور ہر شخص پر خوف چھا گیا اور بہت سے عجیب کام اور نشان صحابہ کرام کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے تھے۔(44)اور جو ایمان لائے تھے وہ سب ایک جگہ مقیم تھے اور سب چیزوں میں شریک تھے۔(45)اور اپنا سارا مال واسباب بیچ بیچ کر ہر ایک کی ضرورت کے موافق سب کو بانٹ دیا کرتے تھے۔(46)اور ہر روز ایک دل ہو کر بیت اللہ میں جمع ہوا کرتے اور گھروں میں روٹی توڑ کر خوشی اور سادہ دلی سے کھانا نوش فرمایا کرتے تھے۔(47)وہ پروردگار کی تمجید کیا کرتے تھے اور سب لوگوں کے نزدیک قابلِ عزت تھے اور اللہ و تبارک تعالیٰ نجات پانے والوں کی جماعت بڑھاتے رہے۔

پیدائشی لنگڑا

رکوع 3

(1)حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ دعا کے وقت یعنی تیسرے پہر بیت اللہ کو تشریف لے جارہے تھے ۔(2)اور لوگ ایک پیدائشی لنگڑے کو لارہے تھے جس کو ہر روز بیت اللہ کے اس دروازے پر بٹھا دیتے تھے جو خوبصورت کہلاتا ہے تاکہ بیت اللہ میں جانے والوں سے بھیک مانگے ۔(3) جب اس نے حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ کو بیت اللہ میں جاتے دیکھا تو ان سے بھیک مانگی ۔(4) حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ نے اس پر غور سے نظر کی اور حضرت پطرس نے اس سے فرمایا کہ ہماری طرف دیکھو(5)وہ ان سے کچھ ملنے کی امید پر ان کی طرف متوجہ ہوا۔(6) حضرت پطرس نے فرمایا چاندی سونا تو میرے پاس ہے نہیں مگر جو میرے پاس ہے وہ تمہیں دیئے دیتا ہوں ۔ سیدنا عیسیٰ مسیح ناصری کے نام سے چل پھرو۔

(7)اور اس کا دہنا ہاتھ پکڑ کر اس کو اٹھایا اور اسی دم اس کے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہوگئے ۔(8) اور وہ کود کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا اور چلتا اور کودتا اور پروردگار کی تمجید کرتا ہوا ان کے ساتھ بیت اللہ میں گیا۔ (9)اور سب لوگوں نے اسے چلتے پھرتے اور پروردگار کی حمد کرتے دیکھ کر ۔(10) اس کو پہچانا کہ یہ وہی ہے جو بیت اللہ کے خوبصورت دروازہ پر بیٹھا بھیک مانگا کرتا تھا اور اس ماجرے سے جو اس پر واقع ہوا تھا بہت دنگ وحیران ہوئے۔

بیت اللہ میں حضرت پطرس کا خطبۂ مبارک

(11) جب وہ حضرت پطرس اور حضرت یحیٰ کو پکڑے ہوئے تھا تو سب لوگ بہت حیران ہو کر اس برآمدہ کی طرف جو سلیمان کا کھلاتا ہے ان کے پاس دوڑے آئے۔(12) حضرت پطرس نے یہ دیکھ کر لوگوں سے فرمایا اے اسرائیلیو! اس پر تم کیوں تعجب کرتے ہو اور ہمیں کیوں اس طرح دیکھ رہے ہو کہ گویا ہم نے اپنی قدرت یا دین داری سے اس شخص کو چلتا پھرتا کردیا؟ (13)ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب کے پروردگار یعنی ہمارے باپ دادا کے خدا نے اپنے خادم "عیسیٰ" کو عظمت دی جسے تم نے پکڑوادیا اور جب پیلاطس نے اسے چھوڑ دینے کا قصد کیا تو تم نے اس کے سامنے اس کا انکار کیا۔ (14) تم نے اس قدوس اور بہت راست باز کا انکار کیا اور درخواست کی کہ ایک خونی تمہاری خاطر چھوڑ دیا جائے ۔ (15) مگر زندگی کے مالک کو قتل کیا جسے پروردگار نے مردوں میں سے زندہ کیا۔ اس کے ہم گواہ ہیں۔(16) اسی کے نام نے اس ایمان کے وسیلہ سے جو اس کے نام پر ہے اس شخص کو مضبوط کیا جسے تم دیکھتے اور جانتے ہو۔ بیشک اسی ایمان نے جو اس کے وسیلہ سے ہے یہ کامل تندرستی تم سب کے سامنے اسے دی۔ (17)اور اب اے بھائیو! میں جانتا ہوں کہ تم نے یہ کام نادانی سے کیا اور ایسا ہی تمہارے اماموں نے بھی۔ (18) مگر جن باتوں کی اللہ وتبارک تعالیٰ نے سب نبیوں کی زبانی پیشتر خبر دی تھی کہ اس کا مسیح دکھ اٹھائے گا وہ اس نے اسی طرح پوری کیں۔(19) پس توبہ کرو اور رجوع لاؤ تا کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں اور اس طرح پروردگار کے حضور سے تازگی کے دن آئیں۔ (20) اور وہ اس مسیح کو جو تمہارے واسطے مقرر ہوا ہے یعنی عیسیٰ کو بھیجے ۔ (21)ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت رہیں جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر رب العالمین نے اپنے پاک انبیاء کرام کی زبان کیا ہے جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ (22) چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ پروردگار تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا۔ (23) اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سننے گا وہ امت میں سے نیست ونابود کردیا جائے گا۔(24) بلکہ حضرت سموئیل علیہ السلام سے لے کر پچھلوں تک جتنے انبیاء کرام نے کلام کیا ان سب نے ان دنوں کی خبر دی ہے ۔ (25) تم انبیاء کی اولاد اور اس عہد کے شریک ہو جو پرودردگار نے تمہارے باپ دادا سے باندھا جب حضرت ابراہیم سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سب گھرانے برکت پائیں گے ۔ (26) رب العالمین نے اپنے خادم کو اٹھا کر پہلے تمہارے پاس بھیجا تا کہ تم میں سے ہر ایک کو اس کی بدیوں سے ہٹا کر برکت دے ۔

حضرت پطرس اور حضرت یحیٰ عدالتِ عالیہ کے سامنے

رکوع 4

(1) جب وہ لوگوں سے یہ فرمارہے تھے تو امام اور بیت اللہ کے سردار اور صدوقی ان پر چڑھ آئے۔ (2) وہ سخت رنجیدہ ہوئے کیونکہ یہ لوگوں کو تعلیم دیتے اور سیدنا عیسیٰ کی نظیر دے کر مردوں کے جی اٹھنے کی تبلیغ کرتے تھے۔ (3)اور انہوں نے ان کو پکڑ کر دوسرے دن تک حوالات میں رکھا کیونکہ شام ہو گئی تھی۔ (4) مگر کلام کے سننے والوں میں سے بہتیرے ایمان لائے۔ یہاں تک کہ مردوں کی تعداد پانچ ہزار کے قریب ہو گئی۔ (5)دوسرے دن یوں ہوا کہ ان کے سردار اور بزرگ اور فقیہ۔ (6) اور امامِ اعظم حنا اور کائفا اور یحییٰ اور اسکندر اور جتنے امام اعظم کے گھرانے کے تھے یروشلیم میں جمع ہوئے۔ (7) اور ان کو بیچ میں کھڑا کر کے پوچھنے لگے کہ تم نے یہ کام کس قدرت اور کس نام سے کیا؟ (8) اس وقت حضرت پطرس نے روحِ پاک سے معمور ہو کر ان سے فرمایا (9) اے امت کے سردارو اور بزرگو! اگر آج ہم سے اس احسان کی بابت باز پرس کی جاتی ہے جو ایک ناتواں آدمی پر ہوا کہ وہ کیوں کر اچھا ہو گیا۔ (10) تو تم سب اور اسرائیل کی ساری امت کو معلوم ہو کہ سیدنا عیسیٰ مسیح جس کو تم نے مصلوب کیا اور پروردگار نے مردوں میں سے زندہ کیا اسی کے نام سے یہ شخص تمہارے سامنے تندرست کھڑا ہے۔ (11) یہ وہی پتھر ہے جسے تم معماروں نے حقیر جانا اور وہ کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔ (12) اور کسی دوسرے کے وسیلہ سے نجات نہیں کیونکہ آسمان کے تلے آدمیوں کو کوئی دوسرا نام نہیں بخشا گیا جس کے وسیلہ سے ہم نجات پاسکیں۔

(13)جب انہوں نے حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ کی دلیری دیکھی اور معلوم کیا کہ یہ اَن پڑھ اور ناواقف آدمی ہیں تو تعجب کیا۔ پھر انہیں پہچانا کہ یہ سیدنا عیسیٰ مسیح کے ساتھ رہے ہیں۔ (14)اور اُس آدمی کو جو اچھا ہوا تھا ان کے ساتھ کھڑا دیکھ کر کچھ خلاف نہ کہہ سکے۔ (15) مگر انہیں صدر عدالت سے باہر جانے کا حکم دے کر آپس میں مشورہ کرنے لگے۔ (16) کہ ہم ان آدمیوں کے ساتھ کیا کریں؟ کیونکہ یروشلیم کے سب رہنے والوں پر روشن ہے کہ ان سے ایک صریح معجزہ ظاہر ہوا اور ہم اس کا انکار نہیں کرسکتے۔ (17) لیکن اس لئے کہ یہ لوگوں میں زیادہ مشہور نہ ہو ہم انہیں دھمکائیں کہ پھر یہ نام لے کر کسی سے بات نہ کریں۔ (18) پس انہیں بلا کر تاکید کہ عیسیٰ کا نام لے کر ہرگز بات نہ کرنا اور نہ تعلیم دینا۔ (19)مگر حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ نے جواب میں ان سے فرمایا کہ تم ہی انصاف کرو۔ آیا رب العالمین کے نزدیک یہ واجب ہے کہ ہم پروردگار کی بات سے تمہاری بات زیادہ سنیں۔ (20) کیونکہ ممکن نہیں کہ جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے وہ نہ کہیں۔ (21) انہوں نے اُن کو اور دھمکا کر چھوڑ دیا کیونکہ لوگوں کے سبب سے ان کو سزا دینے کا کوئی موقع نہ ملا۔ اس لئے کہ عوام الناس اس ماجرے کے سبب سے پروردگار کی تمجید کرتے تھے۔ (22) کیونکہ وہ شخص جس پر یہ شفا دینے کا معجزہ ہوا تھا چالیس برس سے زیادہ کا تھا۔

(23) وہ چھوٹ کر اپنے لوگوں کے پاس گئے اور جو کچھ امامِ اعظم اور بزرگوں نے ان سے کہا تھا بیان کیا۔ (24)جب انہوں نے یہ سنا تو ایک دل ہو کر بلند آواز سے پروردگار سے التجا کی کہ اے رب العالمین آپ وہ ہیں جس نے آسمان اور زمین اور

سمندر اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔ (25) آپ نے روحِ پاک کے وسیلہ سے ہمارے باپ اپنے خادم حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی فرمایا کہ

قوموں نے کیوں دھوم مچائی؟

اور امتوں نے کیوں باطل خیال کئے ؟

(26) پروردگار اور اس کے مسیح کی مخالفت کو

زمین کے بادشاہ اٹھ کھڑے ہوئے

اور سردار جمع ہو گئے۔

(27) کیونکہ واقعی آپ کے پاک خادم عیسیٰ کے برخلاف جسے آپ نے مسح کیا ہیرودیس اور پنطیس پیلاطس مشرکین اور اسرائیلیوں کے ساتھ اسی شہر میں جمع ہوئے۔ (28) تاکہ جو کچھ پہلے سے آپ کی قدرت اور آپ کی مصلحت سے ٹھہر گیا تھا وہی عمل میں لائیں۔ (29) اب اے مالک ان کی دھمکیوں کو دیکھیئے اور اپنے بندوں کو یہ توفیق عطا کیجئے کہ وہ آپ کا کلام دلیری کے ساتھ سنائیں۔ (30) اور آپ اپنا ہاتھ شفا دینے کو بڑھائیں اور آپ کے پاک خادم سیدنا عیسیٰ کے نام سے معجزے اور عجیب کام ظہور میں آئیں۔ (31) جب وہ دعا کر چکے تو جس مکان میں جمع تھے وہ ہل گیا اور وہ سب روحِ پاک سے بھر گئے اور پروردگار کا کلام دلیری سے سناتے رہے۔

اشتراکِ مال

(32) اور ایمان داروں کی جماعت ایک دل اور ایک جان تھی اور کسی نے بھی اپنے مال کو اپنا نہ کہا بلکہ ان کی سب چیزیں مشترک تھیں۔ (33) اور صحابہ کرام بڑی قدرت سے سیدنا عیسیٰ کے جی اٹھنے کی گواہی دیتے رہے اور ان سب پر پروردگار کی بڑی مہربانی تھی۔ (34) کیونکہ ان میں کوئی بھی محتاج نہ تھا۔ اس لئے کہ جو لوگ زمینوں یا گھروں کے مالک تھے ان کو بیچ بیچ کر بکی ہوئی چیزوں کی قیمت لاتے۔ (35) اور صحابہ کرام کے پاؤں میں رکھ دیتے تھے۔ پھر ہر ایک کو اس کی ضرورت کے موافق بانٹ دیا جاتا تھا۔

(36)اور یوسف نام ایک لاوی تھا (لاوی وہ لوگ تھے جو بیت اللہ میں مذہبی فرائض کی انجام دہی میں امام کی مدد کیا کرتے تھے) جس کا لقب صحابہ کرام نے برنباس یعنی نصیحت کا بیٹا رکھا تھا اور جس کی پیدائش کپرس کی تھی (موجودہ قبرص)۔(37) اس کا ایک کھیت تھا جسے اس نے بیچا اور قیمت لا کر صحابہ کرام کے پاؤں میں رکھ دی۔

حننیاہ اور سفیرہ

رکوع 5

(1) اور ایک شخص حننیاہ اور اس کی زوجہ سفیرہ نے جائیداد بیچی۔ (2) اور اس نے اپنی زوجہ کے جانتے ہوئے قیمت میں کچھ رکھ چھوڑا اور ایک حصہ لا کر صحابہ کرام کے پاؤں میں رکھ دیا۔(3) مگر حضرت پطرس نے فرمایا اے حننیاہ ! کیوں ابلیس نے تمہارے دل میں یہ بات ڈال دی کہ تم روحِ پاک سے جھوٹ بولو اور زمین کی قیمت میں سے کچھ رکھ چھوڑو؟ (4) کیا جب تک وہ تمہارے پاس تھی تمہاری نہ تھی ؟ اور جب بیچی گئی تو تمہارے اختیار میں نہ رہی ؟ تم نے کیوں اپنے دل میں اس بات کا خیال باندھا؟ تم نے آدمیوں سے نہیں بلکہ اللہ و تبارک تعالیٰ سے جھوٹ بولا۔ (5) یہ باتیں سنتے ہی حننیاہ گر پڑا اور اس کا دم نکل گیا اور سب سننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔(6) پھر جوانوں نے اٹھ کر اسے کفنایا اور باہر لے جا کر دفن کیا۔
(7)اور قریباً تین گھنٹے گذر جانے کے بعد اس کی زوجہ اس ماجرے سے بے خبر اندر آئی۔ (8) حضرت پطرس نے اس سے فرمایا مجھے بتاؤ تو کیا تم نے اتنے ہی کو زمین فروخت کی تھی ؟ اس نے کہا ہاں ۔ اتنے ہی کو۔ (9)حضرت پطرس نے اس سے فرمایا تم نے کیوں پروردگار کی روح کو آزمانے کے لئے ایکا کیا ؟ دیکھو تمہارے شوہر کے دفن کرنے والے دروازہ پر کھڑے ہیں اور تمہیں بھی باہر لے جائیں گے۔ (10) وہ اسی دم ان کے قدموں پر گر پڑی اور اس کا دم نکل گیا اور جوانوں نے اندر آ کر اسے مردہ پایا اور باہر لے جا کر اس کے شوہر کے پاس دفن کر دیا۔ (11)اور ساری جماعت بلکہ ان باتوں کے سب سننے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔

نشان اور عجیب کام

(12) اور صحابہ کرام کے ہاتھوں سے بہت سے نشان اور عجیب کام لوگوں میں ظاہر ہوتے تھے۔ اور وہ سب ایک دل ہو کر سلیمان کے برآمدہ میں جمع ہوا کرتے تھے۔ (13) لیکن اوروں میں سے کسی کو جرات نہ ہوئی کہ ان میں جا ملے۔ مگر لوگ ان کی بڑائی کرتے تھے۔(14) اور ایمان لانے والے مرد و عورت پروردگار کی جماعت میں اور بھی کثرت سے آ ملے۔ (15) یہاں تک کہ لوگ بیماروں کو سڑکوں پر لا لا کر چارپائیوں اور کھٹولوں پر لٹا دیتے تھے تا کہ جب حضرت پطرس آئیں تو ان کا سایہِ مبارک ہی ان

میں سے کسی پر پڑ جائے۔ (16) اور یروشلم کی چاروں طرف کے شہروں سے بھی لوگ بیماروں اور ناپاک روحوں کے ستائے ہوؤں کو لاکر کثرت سے جمع ہوتے تھے اور وہ سب اچھے کردیئے جاتے تھے۔

صحابہِ کرام کا ستایا جانا

(17) پھر امامِ اعظم اور اس کے سب ساتھی جو صدوقیوں کے فرقہ کے تھے حسد کے مارے اٹھے۔(18) اور صحابہ کرام کو پکڑ کر عام حوالات میں رکھ دیا۔(19) مگر پروردگار کے ایک فرشتہ نے رات کو قید خانہ کے دروازے کھولے اور انہیں باہر لاکر کہا کہ ۔(20) جاؤ بیت اللہ میں کھڑے ہوکر اس زندگی کی سب باتیں لوگوں کو سناؤ۔ (21) وہ یہ سن کر صبح ہوتے ہی بیت اللہ میں گئے اور تعلیم دینے لگے مگر امامِ اعظم اور اس کے ساتھیوں نے آکر صدر عدالت والوں اور بنی اسرائیل کے سب بزرگوں کو جمع کیا اور قید خانہ میں کھلا بھیجا کہ انہیں لائیں۔ (22)لیکن پیادوں نے پہنچ کر انہیں قید خانہ میں نہ پایا اور لوٹ کر خبر دی ۔(23) کہ ہم نے قید خانہ کو تو بڑی حفاظت سے بند کیا ہوا اور پہرے والوں کو دروازوں پر کھڑے پایا مگر جب کھولا تو اندر کوئی نہ ملا۔

(24) جب بیت اللہ کے سردار اور امام اعظم نے یہ باتیں سنیں تو ان کے بارے میں حیران ہوئے کہ اس کا کیا انجام ہوگا۔ (25) اتنے میں کسی نے آکر انہیں خبر دی کہ دیکھو۔ وہ آدمی جنہیں تم نے قید کیا تھا بیت اللہ میں کھڑے لوگوں کو تعلیم دے رہے ہیں۔ (26) تب سردار پیادوں کے ساتھ جاکر انہیں لے آئے لیکن زبردستی نہیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے کہ ہم کو سنگسار نہ کریں۔ (27) پھر انہیں لاکر عدالت میں کھڑا کردیا اور امامِ اعظم نے ان سے یہ کہا ۔(28) کہ ہم نے تو تمہیں سخت تاکید کی تھی کہ یہ نام لے کر تعلیم نہ دینا مگر دیکھو تم نے تمام یروشلیم میں اپنی تعلیم پھیلادی اور اس شخص کا خون ہماری گردن پر رکھنا چاہتے ہو۔ (29) حضرت پطرس اور دوسرے صحابہ کرام نے جواب میں ان سے فرمایا کہ ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت پروردگار کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے ۔ (30) ہمارے باپ دادا کے خدا نے عیسیٰ کو زندہ کیا جسے تم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔ (31) اسی کو رب العالمین نے مالک اور منجی ٹھہرا کر اپنے دہنے ہاتھ سے سر بلند کیا تاکہ اسرائیل کو توبہ کی توفیق اور گناہوں کی معافی بخشے ۔ (32) اور ہم ان باتوں کے گواہ ہیں اور روحِ پاک بھی جسے پروردگار نے انہیں عطا کیا ہے جو اس کا حکم مانتے ہیں۔

(33) وہ یہ سن کر جل گئے اور انہیں قتل کرنا چاہا۔ (34) مگر گملی ایل نام ایک فریسی نے جو شرع کا معلم اور سب لوگوں میں عزت دار تھا عدالت میں کھڑے ہو کر حکم دیا کہ ان آدمیوں کو تھوڑی دیر کے لئے باہر کردو۔(35) پھر ان سے کہا کہ اے اسرائیلیو! ان آدمیوں کے ساتھ جو کچھ کرنا چاہتے ہو ہوشیاری سے کرنا ۔(36) کیونکہ ان دنوں سے پہلے تھیوداس نے اٹھ کر دعویٰ کیا تھا کہ میں بھی کچھ ہوں اور تخمیناً چار سو آدمی اس کے ساتھ ہوگئے تھے مگر وہ مارا گیا اور جتنے اس کے ماننے والے تھے سب پراگندہ ہوئے اور مٹ گئے ۔ (37) اس شخص کے بعد یہوداہ گلیلی اسم نویسی کے دنوں میں اٹھا اور اس نے کچھ لوگ اپنی طرف کرلئے ۔ وہ بھی ہلاک ہوا اور جتنے اس کے ماننے والے تھے سب پراگندہ ہوگئے۔(38) پس اب میں تم سے کہتا ہوں کہ ان آدمیوں سے کنارہ کرو

اور ان سے کچھ کام نہ رکھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ سے بھی لڑنے والے ٹھہرو کیونکہ یہ تدبیر یا کام اگر آدمیوں کی طرف سے ہے تو آپ برباد ہوجائے گا۔ (39) لیکن اگر پروردگار کی طرف سے ہے تو تم ان لوگوں کو مغلوب نہ کرسکوگے۔ (40) انہوں نے اس کی بات مانی اور صحابہ کرام کو پاس بلا کر ان کو پٹوایا اور یہ حکم دے کر چھوڑ دیا کہ سیدنا عیسیٰ کا نام لے کر بات نہ کرنا۔ (41) پس وہ عدالت سے اس بات پر خوش ہو کر چلے گئے کہ ہم اس نام کی خاطر بے عزت ہونے کے لائق تو ٹھہرے۔ (42) اور وہ بیت اللہ میں اور گھروں میں ہر روز تعلیم دینے اور اس بات کی خوشخبری سنانے سے کہ سیدنا عیسیٰ ہی مسیح ہیں باز نہ آئے۔

سات مددگاروں کا انتخاب

رکوع 6

(1) ان دنوں میں جب پیروکار بہت ہوتے جاتے تھے تو یونانی مائل یہودی عبرانیوں کی شکایت کرنے لگے۔ اس لئے کہ روزانہ خبر گیری میں ان کی بیواؤں کے بارے میں غفلت ہوتی تھی۔ (2) اور ان بارہ صحابہ کرام نے جماعت کو اپنے پاس بلا کر فرمایا مناسب نہیں کہ ہم پروردگار کے کلام کو چھوڑ کر کھانے پینے کا انتظام کریں۔ (3) پس اے بھائیو! اپنے میں سے سات نیک نام اشخاص کو چن لو جو روحِ الہیٰ اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم ان کو اس کام پر مقرر کریں۔ (4) لیکن ہم تو بندگیِ خدا میں اور کلامِ الہی کی تبلیغ میں مشغول رہیں گے۔ (5) یہ بات ساری جماعت کو پسند آئی۔ پس انہوں نے حضرت ستفنس نام ایک شخص کو جو ایمان اور روحِ پاک سے بھرے ہوئے تھے اور حضرت فلپس اور حضرت پرخرس اور حضرت نیکانور اور حضرت تیمون اور حضرت پرمناس کو اور حضرت نیکلاؤس کو جو نو مرید یہودی انطاکی تھا چن لیا۔ (6) اور انہیں صحابہ کرام کے آگے کھڑا کیا۔ انہوں نے دعا کرکے ان پر ہاتھ رکھے۔

(7) اور کلامِ الہیٰ پھیلتا رہا اور یروشلیم میں پیروکاروں کا شمار بہت ہی بڑھ گیا اور اماموں کی بڑی گروہ اس دینِ الہی کے تحت میں ہو گئی۔

حضرتِ ستفنس کی گرفتاری

(8) اور حضرت ستفنس پروردگار کی مہربانی اور قوت سے لبریز ہو کر عوام الناس میں بڑے بڑے عجیب کام اور نشان ظاہر کیا کرتے تھے۔ (9) کہ اس عبادت خانہ سے جو لبرتینوں کا کہلاتا ہے اور کُرینیوں اور اسکندریوں اور ان میں سے جو کلکیہ اور آسیہ کے تھے بعض لوگ اٹھ کر حضرت ستفنس سے بحث کرنے لگے۔ (10) مگر وہ اس دانائی اور روح کا جس سے آپ کلام کرتے تھے مقابلہ نہ کرسکے۔ (11) اس پر انہوں نے بعض آدمیوں کو سکھا کر کہلوادیا کہ ہم نے اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور پروردگار کے برخلاف کفر کی باتیں کرتے سنا۔ (12) پھر وہ عوام اور بزرگوں اور فقیہوں کو ابھار کر حضرت ستفنس پر دھاوا بول دیا اور پکڑ کر

صدرِ عدالت میں لے گئے۔ (13) اور جھوٹے گواہ کھڑے کئے جنہوں نے کہا کہ یہ شخص اس پاک مقام اور شریعت کے برخلاف بولنے سے باز نہیں آتا۔ (14) کیونکہ ہم نے اسے یہ کہتے سنا ہے کہ وہی عیسیٰ اس مقام کو نیست و نابود کردے گا اور ان رسموں کو بدل ڈالے گا جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہمیں سونپی ہیں۔ (15) اور ان سب نے جو عدالت میں بیٹھے تھے حضرت ستفنس پر غور سے نظر کی تو دیکھا کہ آپ کا چہرہِ مبارک فرشتہ کا سا ہے۔

حضرتِ ستفنس کا خطبہِ مبارک

رکوع 7

(1) پھر امامِ اعظم نے کہا

کیا یہ باتیں اسی طرح پر ہیں ؟ (2) حضرت ستفنس نے ان سے فرمایا

اے بھائیو! اور بزرگو سنو ! خدائ ذوالجلال ہمارے جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اس وقت ظاہر ہوئے جب وہ حاران میں بسنے سے پیشتر مسوپتامیہ میں تھے۔ (3) اور ان سے فرمایا کہ اپنے ملک اور اپنے کنبے سے نکل کر اس ملک میں چلے جاؤ جسے میں تمہیں دکھاؤں گا۔ (4) اس پر وہ کسدیوں کے ملک سے نکل کر حاران میں جا بسے اور وہاں سے ان کے والد کے انتقال کے بعد پروردگار نے ان کو اس ملک میں لا کر بسا دیا جس میں تم اب بستے ہو۔ (5) اور ان کو کچھ میراث بلکہ قدم رکھنے کی بھی اس میں جگہ نہ دی مگر وعدہ کیا کہ میں یہ زمین تمہارے اور تمہارے بعد تمہاری نسل کے قبضہ میں کردوں گا حالانکہ ان کے اولاد نہ تھی۔ (6) اور پروردگار نے یہ فرمایا کہ تمہاری نسل غیر ملک میں پردیسی ہوگی۔ وہ ان کو غلامی میں رکھیں گے اور چار سو برس تک ان سے بدسلوکی کریں گے۔ (7) پھر پروردگار نے کہا کہ جس قوم کی وہ غلامی میں رہیں گے اس کو میں سزا دوں گا اور اس کے بعد وہ نکل کر اسی جگہ میری بندگی کریں گے۔ (8) اور پروردگار نے ان سے ختنہ کا عہد باندھا اور اسی حالت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حضرت اضحاق علیہ السلام پیدا ہوئے اور آٹھویں دن ان کا ختنہ کیا گیا اور حضرت اضحاق سے حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یعقوب سے بارہ قبائل کے بزرگ پیدا ہوئے۔ (9) اور بزرگوں نے حسد میں آکر حضرت یوسف علیہ السلام کو بیچا کہ مصر میں پہنچ جائیں مگر پروردگار ان کے ساتھ تھے۔ (10) اور ان کی سب مصیبتوں سے ان کو چھڑایا اور مصر کے بادشاہ فرعون کے نزدیک ان کو مقبولیت اور حکمت بخشی اور اس نے انہیں مصر اور اپنے سارے گھر کا سردار کردیا۔ (11) پھر مصر کے سارے ملک اور کنعان میں کال پڑا اور بڑی مصیبت آئی اور ہمارے باپ دادا کو کھانا نہ ملتا تھا۔

(12)لیکن حضرت یعقوب نے یہ سن کر کہ مصر میں اناج ہے ہمارے باپ دادا کو پہلی بار بھیجا۔ (13) اور دوسری بار حضرت یوسف اپنے بھائیوں پر ظاہر ہوگئے اور حضرت یوسف کی قومیت فرعون معلوم ہو گئی۔ (14) پھر حضرت یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب اور سارے کنبے کو جو پچھتر جانیں تھیں بلا بھیجا۔اور حضرت یعقوب مصر تشریف لے گئے۔ وہاں وہ اورہمارے باپ دادا فوت ہوگئے ۔ (16) اور وہ شہر سکم میں پہنچائے گئے اور اس مقبرہ میں دفن کئے گئے جس کو حضرت ابراہیم نے سکم میں روپیہ دے کر بنی ہمور سے مول لیا تھا۔(17)لیکن جب اس وعدہ کی معیاد پوری ہونے کو تھی جو رب العالمین نے حضرت ابراہیم سے فرمایا تھا تو مصر میں وہ امت بڑھ گئی اور ان کا شمار زیادہ ہوتا گیا۔ (18) اس وقت تک کہ دوسرا بادشاہِ مصر پر حکمران ہوا جو حضرت یوسف کو نہ جانتا تھا۔ (19) اس نے ہماری قوم سے چالا کی کرکے ہمارے آباؤ اجداد کے ساتھ یہاں تک بدسلوکی کہ انہیں اپنے بچے پھینکنے تاکہ زندہ رہیں۔ (20) اس موقع پر حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے جو نہایت ہی خوبصورت تھے۔ وہ تین مہینے تک اپنے والد کے گھر میں پالے گئے ۔ (21)مگر جب پھینک دئے گئے تو فرعون کی بیٹی نے انہیں اٹھالیا اور اپنا بیٹا کرکے پالا۔ (22) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مصریوں کے تمام علوم کی تعلیم پائی اور وہ کلام اور کام میں قوت والے تھے ۔ (23) اور جب وہ قریباً چالیس برس کے ہوئے تو ان کے جی میں آیا کہ میں اپنے بھائیوں بنی اسرائیل کا حال دیکھوں۔ (24) چنانچہ ان میں سے ایک کو ظلم اٹھاتے دیکھ کر ان کی حمایت کی اور مصری کو مار کر مظلوم کا بدلہ لیا۔ (25) انہوں نے تو خیال کیا کہ میرے بھائی سمجھ لیں گے کہ پروردگار میرے ہاتھوں انہیں چھٹکارا دیں گے مگر وہ نہ سمجھے۔ (26) پھر دوسرے دن وہ ان میں سے دو لڑتے ہوؤں کے پاس آنکلے اور یہ کہہ کر انہیں صلح کرنے کی ترغیب دی کہ اے جوانو! تم تو بھائی بھائی ہو۔ کیوں ایک دوسرے پر ظلم کرتے ہو؟ (27) لیکن جو اپنے پڑوسی پر ظلم کررہا تھا اس نے یہ کہہ کر انہیں ہٹادیا کہ تمہیں کس نے ہم پر حاکم اور قاضی مقرر کیا؟ (28) کیا تم مجھے بھی قتل کرناچاہتے ہو جس طرح کل اس مصری کو قتل کیا تھا ؟ (29) حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ بات سن کر فرار ہوگئے اور مدیان کے ملک میں پردیسی رہے اور وہاں ان کے دوبیٹے پیدا ہوئے ۔ (30) اور جب پورے چالیس برس ہوگئے تو کوہِ سینا کے بیابان میں جلتی ہوئی جھاڑی کے شعلہ میں ان کو ایک فرشتہ دکھائی دیا۔ (31) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر نظر کی تو اس نظارہ سے تعجب کیا اور جب دیکھنے کو نزدیک گئے تو پروردگار کی آواز آئی ۔(32) کہ میں تمہارے آباؤاجداد کا پروردگار یعنی ابراہیم اور اضحاق اور یعقوب کا رب ہوں۔ تب تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کانپ گئے اور اس کو دیکھنے کی جرات نہ رہی۔ (33) پروردگار نے ان سے فرمایا کہ اپنے پاؤں سے جوتی اتارلو کیونکہ جس جگہ تم کھڑے ہو وہ پاک زمین ہے ۔ (34) میں نے واقعی اپنی اس امت کی مصیبت دیکھی جو مصر میں ہے اور ان کا آہ ونالہ سنا پس انہیں چھڑانے اترا ہوں۔ اب آ میں تمہیں مصر میں بھیجوں گا۔ (35) جس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انہوں نے یہ کہہ کر انکار کیا تھا کہ تمہیں کس نے حاکم اور قاضی مقرر کیا؟ اسی کو پروردگار نے حاکم اور چھڑانے والا ٹھہرا کر اس فرشتہ کے ذریعہ سے بھیجا جو انہیں جھاڑی میں نظر آیا تھا۔ (36) یہی شخص انہیں نکال لایا اور مصر اور بحرِ قلزم اور

بیابان میں چالیس برس تک عجیب کام اور نشان دکھائے۔ (37) یہ وہی حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جنھوں نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ پروردگار تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کریں گے۔(38) یہ وہی ہے جو بیابان کی جماعت میں اس فرشتہ کے ساتھ جو کوہِ سینا پر ان سے ہم کلام ہوا اور ہمارے آباؤ اجداد کے ساتھ تھا۔ اسی کو زندہ کلام ملا کہ ہم تک پہنچادے۔ (39) مگر ہمارے آباؤ اجداد نے ان کا فرمانبردار ہونا نہ چاہا بلکہ ان کو ہٹادیا اور ان کے دل مصر کی طرف مائل ہوئے۔40) اور انہوں نے ہارون علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے لئے ایسے معبود بناؤ جو ہمارے آگے آگے چلیں کیونکہ یہ موسیٰ علیہ السلام جو ہمیں ملکِ مصر سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ کیا ہوا۔(41) اور ان دنوں میں انہوں نے ایک بچھڑا بنایا اور اس بت کو قربانی چڑھائی اور اپنے ہاتھوں کے کاموں کی خوشی منائی۔ (42) پس پروردگار نے منہ مڑ کر انہیں چھوڑ دیا کہ آسمانی فوج کو پوجیں۔ چنانچہ صحائف انبیاء میں یہ مرقوم ہے کہ

اے اسرائیل کے گھرانے!

کیا تم نے بیابان میں چالیس برس

مجھ کو ذبیحے اور قربانیاں گذرانیں ؟

(43) بلکہ تم مولک کے خیمہ

(44)اور رفان دیوتا کے تارے کو لئے پھرتے تھے۔

یعنی ان مورتوں کو جنہیں تم نے سجدہ کرنے کے لئے بنایا تھا۔

پس میں تمہیں بابل کے پرے لے جا کر بساؤں گا۔

(44)شہادت کا خیمہ بیابان میں ہمارے آباؤ اجداد کے پاس تھا جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنے والے نے حکم دیا تھا کہ جو نمونہ تم نے دیکھا اسی کے موافق اسے بناؤ۔ (45) اسی خیمہ کو ہمارے آباؤ اجداد اگلے بزرگوں سے حاصل کرکے حضرت یشوع کے ساتھ لائے۔ جس وقت ان قوموں کی ملکیت پر قبضہ کیا جن کو پروردگار نے آباؤ اجداد کے سامنے نکال دیا اور وہ حضرت داؤد کے زمانے تک رہے۔

(46) ان پر پروردگارِ عالم کی طرف سے مہربانی ہوئی اور انہوں نے درخواست کی کہ میں یعقوب علیہ السلام کے رب کے واسطے مسکن تیار کروں۔ (47) مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کے لئے بیت اللہ بنایا۔(48) لیکن باری تعالیٰ ہاتھ کے بنائے ہوئے گھروں میں نہیں رہتے چنانچہ نبی فرماتے ہیں کہ

(49)رب العالمین فرماتے ہیں

آسمان میرا تخت

اور زمین میرے پاؤں تلے کی چوکی ہے۔

تم میرے لئے کیسا گھر بناؤ گے
یا میری آرام گاہ کون سی ہے؟
(50) کیا یہ سب چیزیں میرے ہاتھ سے نہیں بنیں؟

(51) اے گردن کشو اور دل اور مکان کے نامختونو! تم ہر وقت روحِ پاک کی مخالفت کرتے ہو جیسے تمہارے آباؤ اجداد کرتے تھے ویسے ہی تم بھی کرتے ہو۔ (52) انبیاء میں سے کس کو تمہارے آباؤ اجداد نے نہیں ستایا؟ انہوں نے تو اس راست باز کے آنے کی پیش خبری دینے والوں کو قتل کیا اور اب تم اس کے پکڑوانے والے اور قاتل ہوئے۔ (53) تم نے فرشتوں کی معرفت سے شریعت تو پائی پر عمل نہ کیا۔

حضرتِ ستفنس سنگسار کئے جاتے ہیں

(54) جب انہوں نے یہ باتیں سنیں تو جی میں جل گئے اور آپ پر دانت پیسنے لگے۔ (55) مگر آپ نے روحِ پاک سے معمور ہو کر آسمان کی طرف غور سے نظر کی اور پروردگار کی بزرگی اور سیدنا عیسیٰ کو پروردگار کی دہنی طرف کھڑا دیکھ کر۔ (56) کہا کہ دیکھو میں آسمان کو کھلا اور ابن آدم (یعنی عیسیٰ مسیح) کو پروردگارِ عالم کی دہنی طرف کھڑا دیکھتا ہوں۔ (57) مگر انہوں نے بڑے زور سے چلا کر اپنے کان بند کر لئے اور ایک دل ہو کر آپ پر جھپٹے۔ (58) اور شہر سے باہر نکال کر آپ کو سنگسار کرنے لگے اور گواہوں نے اپنے کپڑے ساؤل نام ایک جوان کے پاؤں کے پاس رکھ دئے۔ (59) پس یہ حضرت ستفنس کو سنگسار کرتے رہے اور وہ یہ کہہ کر دعا کرتے رہے کہ اے مولا عیسیٰ میری روح کو قبول فرمائیے۔ (60) پھر آپ نے گھٹنے ٹیک کر بڑی آواز سے پکارا کہ اے مولا! یہ گناہ ان کے ذمہ نہ لگائیے اور یہ کہہ کر شہادت پائی۔

حضرت ساؤل جماعت کو ستاتے ہیں

رکوع 8

(1) اور حضرت ساؤل حضرت ستفنس کی شہادت پر راضی تھے۔ اسی دن اس جماعت پر جو یروشلیم میں تھی بڑا ظلم برپا ہوا اور صحابہ کرام کے سوا سب لوگ یہودیہ اور سامریہ کی اطراف میں ہجرت کر گئے۔ (2) اور دین دار لوگ حضرت ستفنس کو دفن کرنے کے لئے لے گئے اور ان پر بڑا ماتم کیا۔ (3) اور حضرت ساؤل جماعت کو اس طرح تباہ کرتے رہے کہ گھر گھر گھس کر اور مردوں اور عورتوں کو گھسیٹ کر قید کراتے تھے۔

سامریہ میں تبلیغ

(4) پس جو ہجرت کر گئے تھے وہ کلام الٰہی کی خوشخبری دیتے پھرے۔ (5) اور حضرت فلپس شہر سامریہ میں جا کر لوگوں میں سیدنا عیسیٰ مسیح کی تبلیغ کرنے لگے۔ (6) اور جو معجزے حضرت فلپس علیہ السلام دکھاتے تھے لوگوں نے انہیں سن کر اور دیکھ کر بالا تفاق ان کی باتوں پر جی لگایا۔ (7) کیونکہ بہتیرے لوگوں میں سے ناپاک روحیں بڑی آواز سے چلا چلا کر نکل گئیں اور بہت سے مفلوج اور لنگڑے شفایاب کئے گئے۔ (8) اور اس شہر میں بڑی خوشی ہوئی۔

(9) اس سے پہلے شمعون نام ایک شخص اس شہر میں جادو گری کرتا تھا اور سامریہ کے لوگوں کو حیران رکھتا اور یہ کہتا تھا کہ میں بھی کوئی بڑا شخص ہوں۔ (10) اور چھوٹے سے بڑے تک سب اس کی طرف متوجہ ہوتے اور کہتے تھے کہ یہ شخص پروردگار کی وہ قدرت ہے جسے " بڑی " کہتے ہیں۔ (11) عوام الناس اس لئے اس کی طرف متوجہ ہوتی تھی کہ اس نے بڑی مدت سے اپنے جادو کے سبب سے ان کو حیران کر رکھا تھا۔ (12) لیکن جب انہوں نے حضرت فلپس کا یقین کیا جو دینِ الٰہی اور سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام کی خوشخبری دیتے تھے تو سب لوگ خواہ مرد خواہ عورت اصطباغ لینے گئے۔ (13) اور شمعون نے خود بھی یقین کیا اور اصطباغ لے کر حضرت فلپس کے ساتھ رہا اور نشان اور بڑے بڑے معجزے ہوتے دیکھ کر حیران ہوا۔

(14) جب صحابہ کرام نے جو یروشلم میں تھے سنا کہ سامریوں نے پروردگار کا کلام قبول کر لیا تو حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ کو ان کو پاس بھیجا۔ (15) انہوں نے جا کر ان کے لئے دعا کی کہ روحِ پاک پائیں۔ (16) کیونکہ وہ اس وقت تک ان میں سے کسی پر نازل نہ ہوا تھا۔ انہوں نے صرف سیدنا عیسیٰ کے نام پر اصطباغ لیا تھا۔ (17) پھر انہوں نے ان پر ہاتھ رکھے اور انہوں نے روحِ پاک پایا۔ (18) جب شمعون نے دیکھا کہ صحابہ کرام کے ہاتھ رکھنے سے روح پاک دیا جاتا ہے تو ان کے پاس روپے لا کر۔ (19) کہا کہ مجھے بھی یہ اختیار دیجئے کہ جس پر ہاتھ رکھوں وہ روحِ پاک پائے۔ (20) حضرت پطرس نے اس سے فرمایا تمہارے روپے تمہارے ساتھ غارت ہوں۔ اس لئے کہ تم نے پروردگار کی بخشش کو روپیوں سے حاصل کرنے کا خیال کیا۔ (21) تمہارا اس امر نہ حصہ ہے نہ بخرہ تمہارا دل پروردگار کے نزدیک خالص نہیں۔ (22) پس اپنی اس بدی سے توبہ کرو اور پروردگار سے دعا کرو کہ شاید تمہارے دل کے اس خیال کی معافی ہو۔ (23) کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ تم پت کی سی کڑواہٹ اور منافقت کے بند میں گرفتار ہو۔ (24) شمعون نے جواب میں کہا آپ میرے لئے پروردگار سے دعا کیجئے کہ جو باتیں آپ نے فرمائی ان میں سے کوئی مجھے پیش نہ آئے۔

(25) پھر وہ شہادت دے کر پروردگار کا کلام سنا کر یروشلیم کو واپس ہوئے اور سامریوں کے بہت سے گاؤں میں خوشخبری دیتے گئے۔

حضرت فلپس علیہ السلام اور حبشہ کا ایک وزیر

(26) پھر پروردگار کے فرشتہ نے حضرت فلپس علیہ السلام سے کہا کہ اٹھ کر دکھن کی طرف اس راہ تک جاؤ جو یروشلیم سے غزہ کی جاتی ہے اور جنگل میں ہے۔ (27) وہ اٹھ کر روانہ ہوئے تو دیکھو ایک حبشی خوجہ آرہا تھے۔ وہ حبشیوں کی ملکہ کندا کے کا ایک وزیر اور اس کے سارے خزانے کا مختار تھا اور یروشلیم میں عبادت کے لئے آیا تھا۔ (28) وہ اپنے رتھ پر بیٹھا ہوا حضرت یسعیاہ کے صحیفہ کی تلاوت فرماتا ہوا پاس جارہا تھا۔ (29) روحِ پاک نے حضرت فلپس سے فرمایا کہ نزدیک جا کر اس کے رتھ کے ساتھ ہولو۔ (30) پس حضرت فلپس نے اس طرف دوڑ کر اسے حضرت یسعیاہ کا صحیفہ تلاوت کرتے سنا اور فرمایا کہ جو تم پڑھتے ہو اسے سمجھتے بھی ہو؟ (31) اس نے کہا کہ یہ مجھ سے کیوں کر ہوسکتا ہے جب تک کوئی مجھے ہدایت نہ کرے؟ اور اس نے حضرت فلپس علیہ السلام سے درخواست کی کہ میرے پاس تشریف رکھئیے۔

(32) کلامِ الٰہی کی جو عبارت وہ تلاوت کر رہا تھا یہ تھی کہ

لوگ اسے بھیڑ کی طرح ذبح کرنے کو لے گئے

اور جس طرح برّہ اپنے بال کترنے والے کے سامنے

بے زبان ہوتا ہے

(33) اس طرح وہ اپنا منہ نہیں کھولتا۔

اور کون اس کی نسل کا حال بیان کرے گا؟

کیونکہ زمین پر سے اس کی زندگی مٹائی جاتی ہے۔

(34) خوجہ نے حضرت فلپس سے کہا کہ میں آپ کی منت کر کے پوچھتا ہوں کہ نبی یہ کس کے حق میں فرماتے ہیں؟ اپنے یا کسی دوسرے کے؟ (35) حضرت فلپس نے اسی نوشتہ سے شروع کیا اور اسے سیدنا عیسیٰ کی خوشخبری دی۔ (36) اور راہ میں چلتے چلتے کسی پانی کی جگہ پر پہنچے۔ خوجہ نے کہا دیکھئیے پانی موجود ہے۔ اب مجھے اصطباغ لینے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ (37) پس حضرت فلپس علیہ السلام نے کہا کہ اگر تم دل وجان سے ایمان لاؤ تو اصطباغ لے سکتے ہو۔ اس نے جواب میں کہا میں ایمان لاتا ہوں کہ سیدنا عیسیٰ مسیح پروردگار کے ازلی محبوب ہیں۔) (38) پس اس نے رتھ کھڑا کرنے کا حکم دیا اور حضرت فلپس علیہ السلام اور خوجہ دونوں پانی میں اتر پڑے اور آپ نے اس کو اصطباغ دیا۔ (39) جب وہ پانی سے نکل کر اوپر آئے تو پروردگار کا روح حضرت فلپس کو اٹھا لے گیا اور خوجہ نے انہیں پھر نہ دیکھا وہ خوشی کرتا ہوا اپنی راہ چلا گیا۔ (40) اور حضرت فلپس اشدود میں تشریف لائے اور قیصریہ میں پہنچنے تک سب شہروں میں انجیل شریف کی تبلیغ کرتے رہے۔

حضرت ساؤل کا سیدنا مسیح پر ایمان لانا

رکوع 9

(1)اور حضرت ساؤل جو ابھی تک سیدنا عیسیٰ کے پیروکاروں کو دھمکانے اور قتل کرنے کی دھن میں تھے امام اعظم کے پاس تشریف لے گئے ۔(2) اور اس سے دمشق کے عبادت خانوں کے لئے اس مضمون کے خط مانگے کہ جن کو وہ اس طریق پر پائے خواہ مرد خواہ عورت ان کو باندھ کر یروشلیم میں لائے ۔(3) جب وہ سفر کرتے کرتے دمشق کے نزدیک پہنچے تو ایسا ہوا کہ یکایک آسمان سے ایک نور ان کے گردا گرد آچمکا۔ (4) اور وہ زمین پر گر پڑے اور یہ آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل تم مجھے کیوں ستاتے ہو؟ (5) حضرت ساؤل نے پوچھا اے مولا آپ کون ہیں؟ جواب ملا میں عیسیٰ مسیح ہوں جسے تم ستا رہے ہو۔(6) مگر اٹھو شہر میں جاؤ اور وہاں تمہیں بتایا جائے گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔(7)جو آدمی ان کے ہمراہ تھے وہ خاموش کھڑے رہ گئے کیونکہ آواز تو سنتے تھے مگر کسی کو دیکھتے نہ تھے۔ (8)اور حضرت ساؤل زمین پر سے اٹھے لیکن جب آنکھیں کھولیں تو آپ کو کچھ دکھائی نہ دیا اور لوگ آپ کا ہاتھ پکڑ کر دمشق میں لے گئے ۔ (9) اور آپ تین دن تک نہ دیکھ سکے اور نہ آپ نے کھایا نہ پایا۔

(10)دمشق میں حننیاہ نام ایک شخص تھا۔ اس سے سیدنا عیسیٰ نے رویا میں فرمایا کہ اے حننیاہ ! اس نے کہا اے مولا میں حاضر ہوں !۔ (11) آپ نے اس سے فرمایا اٹھو۔اس کوچہ میں جاؤ جو سیدھا کہلاتا ہے اور یہوداہ کے گھر میں ساؤل نام ترسی کو پوچھ لو کیونکہ وہ دعا کررہا ہے ۔ (12)اور حضرت ساؤل نے حننیاہ نام ایک آدمی کو اندر اور اپنے اوپر ہاتھ رکھتے دیکھا ہے تاکہ پھر بینا ہو۔(13) حننیاہ نے جواب دیا کہ اے مولا میں نے بہت لوگوں سے اس شخص کا ذکر سنا ہے کہ اس نے یروشلیم میں آپ کے پیروکاروں کے ساتھ کیسی کیسی برائیاں کی ہیں۔(14) اور یہاں اس کو امامِ اعظم کی طرف سے اختیار ملا ہے کہ جو لوگ آپ کا نام لیتے ہیں ان سب کو باندھ لو۔ (15) مگر سیدنا عیسیٰ نے اس فرمایا کہ تم جاؤ کیونکہ یہ قوموں بادشاہوں اور بنی اسرائیل پر میرا نام ظاہر کرنے کا چنا ہوا وسیلہ ہے۔(16)اور میں اسے جتادوں گا کہ اسے میرے نام کی خاطر کس قدر دکھ اٹھانا پڑے گا۔ (17) پس حضرت حننیاہ اس گھر میں تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ ان پر رکھ کر کہا اے بھائی ساؤل مولا یعنی عیسیٰ مسیح جو تم پر اس راہ میں جس سے تم آئے ظاہر ہوئے تھے انہوں نے ہی مجھے بھیجا ہے کہ تم بینائی پاؤ اور روحِ پاک سے بھر جاؤ۔ (18) اور فوراً ان کی آنکھوں سے چھلکے سے گرے اور وہ بینے ہوگئے اور اٹھ کر اصطباغ لیا۔ پھر کچھ کھانا نوش فرما کر طاقت پائی۔

حضرت ساؤل دمشق میں

اور آپ کئی دن ان پیروکاروں کے ساتھ رہے جو دمشق میں تھے۔ (20)اور فوراً عبادت خانوں میں سیدنا عیسیٰ کی منادی کرنے لگے کہ وہ ازلی محبوب خدا ہیں۔ (21) اور سب سننے والے حیران ہو کر کہنے لگے کیا یہ وہ شخص نہیں ہے جو یروشلیم میں اس نام کے لینے والے کو تباہ کرتا تھا اور یہاں بھی اسی لئے آیا تھا کہ ان کو باندھ کر امامِ اعظم کے پاس لے جائے؟ (22) لیکن حضرت ساؤل کو اور بھی قوت حاصل ہوتی ہو گئی اور وہ اس بات کو ثابت کر کے کہ مسیح یہی ہیں دمشق کے رہنے والے یہودیوں کو حیرت دلاتے رہے۔

(23)اور جب بہت دن گزر گئے تو یہودیوں نے آپ کو مار ڈالنے کا مشورہ کیا۔(24) مگر ان کی سازش حضرت ساؤل کو معلوم ہو گئی۔ وہ تو انہیں مار ڈالنے کے لئے رات دن دروازوں پر لگے رہے۔ (25)لیکن رات کو آپ کے خدمت گزاروں نے آپ کو لے کر ٹوکرے میں بٹھایا اور دیوار پر سے لٹکا کر اتار دیا۔

حضرت ساؤل کی یروشلیم میں صحابہ کرام سے ملاقات

(26)آپ نے یروشلیم میں پہنچ کر صحابہ کرام میں مل جانے کی کوشش کی اور سب آپ سے ڈرتے تھے کیونکہ ان کو یقین نہ آتا تھا کہ آپ صحابی ہیں۔(27) مگر حضرت برنباس نے آپ اپنے ساتھ صحابہ کرام کے پاس لے جا کر ان سے بیان کیا کہ آپ نے اس اس طرح راہ میں سیدنا عیسیٰ مسیح کو دیکھا اور انہوں نے آپ سے باتیں کیں اور آپ نے دمشق میں کیسی دلیری کے ساتھ سیدنا عیسیٰ کے نام کی تبلیغ کی۔ (28) پس آپ یروشلیم میں ان کے ساتھ آتے جاتے رہے۔ (29) اور دلیری کے ساتھ سیدنا عیسیٰ کے نام کی تبلیغ کرتے تھے اور یونانی مائل یہودیوں کے ساتھ گفتگو اور بحث بھی کرتے تھے مگر وہ انہیں مار ڈالنے کے درپے تھے۔ (30) اور برادرانِ دین کو جب یہ معلوم ہوا تو انہیں قیصریہ میں لے گئے اور ترسس کو روانہ کر دیا۔

(31)پس تمام یہودیہ اور گلیل اور سامریہ میں جماعت کو چین ہو گیا اور ان کی ترقی ہوتی ہو گئی اور وہ پروردگار کے خوف اور روحِ پاک کی تسلی پر چلتی اور بڑھتی جاتی تھی۔

حضرت پطرس لدہ اور یافا میں

(32) اور ایسا ہوا کہ حضرت پطرس ہر جگہ پھرتے ہوئے ان پارسا لوگوں کے پاس پہنچے جو لدہ میں رہتے تھے۔

(33)وہاں اینیاس نام ایک مفلوج کو پایا جو آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا۔ (34) حضرت پطرس نے اس سے فرمایا اے اینیاس سیدنا عیسیٰ مسیح تمہیں شفا دیتے ہیں۔ اٹھو آپ اپنا بستر لپیٹو۔ وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ (35) تب لدہ اور شارون کے سب رہنے والے اسے دیکھ کر سیدنا عیسیٰ مسیح کی طرف رجوع لائے۔

(36)اور یافا میں ایک اہلِ ایمان خاتون تھی جس کا نام تبیتا تھا جس کا مطلب ہرنی ہے وہ بہت ہی پارسا اور متقی پرہیزگار اور خیرات کیا کرتی تھی۔ (37)انہی دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ بیمار ہو کر مر گئی اور اسے نہلا کر بالاخانہ میں رکھ دیا۔ (38) اور چونکہ لدہ یافہ کے نزدیک تھا صحابہ کرام نے یہ سن کر کہ حضرت پطرس وہاں ہیں دو آدمی بھیجے اور ان سے درخواست کی ہمارے پاس آنے میں دیر نہ کریں۔ (39)حضرت پطرس اٹھ کر ان کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جب پہنچے تو آپ کو بالاخانہ میں لے گئے اور سب بیوائیں روتی ہوئی آپ کے پاس آکھڑی ہوئیں اور جو کُرتے اور کپڑے ہرنی نے ان کے ساتھ میں رہ کر بنائے تھے دکھانے لگیں۔ (40)حضرت پطرس نے سب کو باہر کردیا اور گھٹنے ٹیک کر دعا کی۔ پھر لاش کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے تبیتا اٹھو! پس اس نے آنکھیں کھول دیں اور حضرت پطرس کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی۔ (41) آپ نے ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور پارسا لوگوں اور بیواؤں کو بلا کر اسے زندہ ان کے سپرد کردیا۔ (42) یہ بات سارے یافا میں مشہور ہوگئی اور بہتیرے سیدنا عیسیٰ مسیح پر ایمان لائے۔ (43) اور ایسا ہوا کہ آپ بہت دن یافا میں شمعون نام دباغ کے یہاں قیام فرمایا۔

حضرت پطرس اور کرنیلیس (اطالیانی پلٹن کا صوبہ دار)

رکوع 10

(1) قیصریہ میں کرنیلیس نام ایک شخص تھا۔ وہ اس پلٹن کا صوبہ دار تھا جو اطالیانی کہلاتی ہے۔(2)وہ دین دار تھا اور اپنے سارے گھرانے سمیت پروردگار سے ڈرتا تھا اور یہودیوں کو بہت خیرات دیتا اور ہر وقت اللہ و تبارک تعالیٰ سے دعا کرتا تھا۔ (3) اس نے تیسرے پہر کے قریب کشف میں صاف صاف دیکھا کہ پروردگار کا فرشتہ میرے پاس آکر کہتا ہے کرنیلیس۔ (4) اس نے اس کو غور سے دیکھا اور ڈر کر کہا مالک کیا ہے؟ اس نے اس سے کہا تیری دعائیں اور تیری خیرات یادگاری کے لئے پروردگار کے حضور پہنچیں۔ (5) اب یافا میں آدمی بھیج کر شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے بلوالو۔ (6) وہ شمعون دباغ کے ہاں مہمان ہے جس کا گھر سمندر کے کنارے ہے۔(7)اور جب وہ فرشتہ چلا گیا جس نے اس سے باتیں کی تھیں تو اس نے دو نوکروں کو اور ان میں سے جو اس کے پاس حاضر رہا کرتے تھے ایک دین دار سپاہی کو بلایا۔(8) اور سب باتیں ان سے بیان کرکے انہیں یافا میں بھیجا۔

(9)دوسرے دن جب وہ راہ میں تھے اور شہر کے نزدیک پہنچے تو حضرت پطرس دوپہر کے قریب کوٹھے پر دعا کرنے کو تشریف لے گئے۔ (10) اور آپ کو بھوک لگی اور کچھ کھانا چاہتے تھے لیکن جب لوگ تیار کررہے تھے تو آپ پر غنودگی طاری ہوگئی۔ (11) اور آپ نے یہ دیکھا کہ آسمان کھل گیا اور ایک چیز بڑی چادر کی مانند چاروں کونوں سے لٹکتی ہوئی زمین کی طرف اتررہی ہے۔ (12) جس میں زمین کے سب قسم کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے ہوا کے پرندے ہیں۔(13) اور آپ کو ایک آواز آئی کہ اے پطرس اٹھو ذبح کرو اور کھاؤ۔(14) مگر حضرت پطرس نے فرمایا اے مولا! ہر گز نہیں کیونکہ میں نے کبھی کوئی

حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی ۔(15) پھر دوسری بار انہیں آواز آئی کہ جن کو پروردگار نے پاک ٹھہرایا ہے تم انہیں حرام نہ کھو۔(16) تین بار ایسا ہی ہوا اور فی الفور وہ چیز آسمان پر اٹھائی گئی ۔

(17)جب حضرت پطرس اپنے دل میں حیران ہورہے تھے کہ یہ کشف جو میں نے دیکھا کیا ہے تو دیکھو دو آدمی جنہیں کرنیلیس نے بھیجا تھا شمعون کا گھر دریافت کرکے دروازہ پر آکھڑے ہوئے ۔(18) اور پکار کر پوچھنے لگے کہ شمعون جو پطرس کہلاتا ہے یہیں مہمان ہیں؟ (19)جب حضرت پطرس اس کشف کو سوچ رہے تھے تو روحِ پاک نے آپ سے فرمایا کہ دیکھو تین آدمی تمہیں پوچھ رہے ہیں۔(20) پس اٹھ کر نیچے جاؤ اور بے کھٹکے ان کے ساتھ ہولو کیونکہ میں نے ہی ان کو بھیجا ہے ۔(21)حضرت پطرس نے اتر کران آدمیوں سے کہا دیکھو جس کو تم پوچھتے ہو وہ میں ہی ہوں۔ تم کس سبب سے آئے ہو؟ (22) انہوں نے کہا کرنیلیس صوبہ دار جو متقی اور پرہیزگار اور خدا ترس آدمی اور یہودیوں کی ساری قوم میں نیک نام ہے اس نے پاک فرشتہ سے ہدایت پائی کہ آپ کو اپنے گھر بلا کر آپ سے کلامِ الٰہی سنے ۔(23) پس آپ نے انہیں اندر بلا کر ان کی مہمان نوازی کی۔

اور دوسرے دن آپ اٹھ کر ان کے ساتھ روانہ ہوئے اور یافا میں سے بعض برادرانِ دین آپ کے ساتھ ہولئے ۔ (24)دوسرے روز قیصریہ میں داخل ہوئے اور کرنیلیس اپنے رشتہ داروں اور دلی دوستوں کو جمع کرکے ان کی راہ دیکھ رہا تھا۔ (25) جب حضرت پطرس اندر تشریف لانے لگے تو ایسا ہوا کہ کرنیلیس نے آپ کا استقبال کیا اور آپ کے قدموں میں گر کر سجدہ کیا۔ (26) لیکن حضرت پطرس نے اسے اٹھا کر فرمایا کھڑے ہو۔ میں بھی تو انسان ہوں۔ (27) اور اس سے باتیں کرتے ہوئے اندر تشریف لے گئے اور بہت سے لوگوں کو اکٹھا پا کر ۔(28) ان سے فرمایا تم تو جانتے ہو کہ یہودی کو مشرکین سے صحبت رکھنا یا اس کے ہاں جانا ناجائز ہے مگر پروردگار نے مجھ پر ظاہر کیا کہ میں کسی آدمی کو نجس یا ناپاک نہ کھوں۔ (29) اسی لئے جب میں بلایا گیا تو بے عذر چلا آیا۔ پس میں اب پوچھتا ہوں کہ مجھے کس بات کے لئے بلایا ہے ؟(30) کرنیلیس نے کہا اس وقت پورے چار روز ہوئے کہ میں اپنے گھر میں تیسرے پہر کی دعا کررہا تھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص چمک دار پوشاک پہنے ہوئے میرے سامنے کھڑا ہوا۔ (31) اور فرمایا کہ اے کرنیلیس تمہاری دعا بارگاہِ الٰہی میں سن لی گئی ہے اور تمہاری خیرات کی پروردگار کے حضور یاد ہوئی ۔ (32)پس کسی کو یافا میں بھیج کر شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اپنے پاس بلاؤ۔ وہ سمندر کے کنارے شمعون دبّاغ کے گھر میں مہمان ہے۔ (33) پس اسی دم میں نے آپ کے پاس آدمی بھیجے اور آپ نے خوب کیا جو تشریف لے آئے ۔ اب ہم سب پروردگار کے حضور حاضر ہیں تاکہ جو کچھ پروردگار نے آپ سے فرمایا ہے اسے سنیں۔

حضرت پطرس کا خطبہِ مبارک

(34) حضرت پطرس نے فرمایا:

اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ رب العالمین کسی کے طرف دار نہیں۔ (35) بلکہ ہر قوم میں جو اس سے ڈرتا اور پرہیزگاری کرتا ہے وہ اس کو پسند کرتے ہیں۔(36)جو کلام اس نے بنی اسرائیل کے پاس بھیجا جب کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی ذریعہ (جو سب کے مولاہیں) صلح کی خوشخبری دی۔(37)اس بات کو تم جانتے ہو جو یحییٰ کے اصطباغ کی تبلیغ کے بعد گلیل سے شروع ہو کر تمام یہودیہ میں مشہور ہو گئی۔ (38) کہ پروردگار نے سیدنا عیسیٰ کو روحِ پاک اور قدرت سے کس طرح پاک کیا۔ وہ بھلائی کرتے اوران سب کو جو ابلیس کے ہاتھ سے ظلم اٹھاتے تھے شفا عطا فرماتے کیونکہ پروردگارِ عالم ان کے ساتھ تھے۔(39)اور ہم ان سب کاموں کے گواہ ہیں جو انہوں نے یہودیوں کے ملک اور یروشلم میں کئے اور انہوں نے آپ کو صلیب پر لٹکا کر شہید کر ڈالا۔ (40)لیکن انہیں پروردگار نے تیسرے دن زندہ اور ظاہر بھی کردیا۔ (41) نہ کہ ساری امت پر بلکہ ان گواہوں پر جو آگے سے پروردگار کے چنے ہوئے تھے یعنی ہم پر جنھوں نے ان کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے بعد ان کے ساتھ کھایا پیا۔ (42)اور سیدنا عیسیٰ نے ہمیں حکم دیا کہ امت میں تبلیغ کرو اور شہادت دو کہ میں وہی ہوں جو پروردگار کی طرف سے زندوں اور مردوں کا منصف مقرر کیا گیا۔ (43)ان کی سب انبیاء کرام شہادت دیتے ہیں کہ جو کوئی آپ پر ایمان لائے گا آپ کے نام سے گناہوں کی معافی حاصل کرے گا۔

غیر اقوام پر روحِ الہی کا نزول

(44)حضرت پطرس یہ فرما ہی رہے تھے کہ روحِ الہی ان سب پر نازل ہوا جو کلام سن رہے تھے۔ (45)اور حضرت پطرس کے ساتھ جتنے مختون اہلِ ایمان آئے تھے وہ سب حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی روح الہی کی مہربانی جاری ہے۔ (46) کیونکہ انہیں طرح طرح کی زبانیں بولتے اور پروردگار کی تمجید کرتے سنا۔ حضرت پطرس نے فرمایا۔(47) کیا کوئی پانی سے روک سکتا ہے کہ یہ اصطباغ نہ پائیں جنھوں نے ہماری طرح روحِ الہی پایا؟ (48)اور آپ نے حکم دیا کہ انہیں سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام سے اصطباغ دیا جائے۔ اس پر انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ چند روز ہمارے پاس قیام کریں۔

حضرت پطرس کا یروشلیم کی جماعت کے سامنے بیان

رکوع 11

(1) صحابہ کرام اور برادرانِ دین نے جو یہودیہ میں تھے سنا کہ مشرکین نے بھی پروردگارِ عالم کا کلام قبول کیا۔ (2) جب حضرت پطرس یروشلیم میں تشریف لائے تو اہلِ ختان آپ سے یہ کہہ کر اعتراض کرنے لگے کہ۔ (3) آپ کیوں اہلِ قلف کے پاس گئے اور ان کے ساتھ کھانا نوش فرمایا۔ (4) تب حضرت پطرس نے شروع سے وہ امر ترتیب وار ان سے بیان کیا کہ (5) میں یافا شہر میں دعا کر رہا تھا اور وجد میں آکر ایک رویا دیکھی کہ کوئی چیز بڑی چادر کی طرح چاروں کونوں سے لٹکتی ہوئی آسمان سے اتر کر مجھ تک آئی۔ (6) اس پر جب میں نے غور سے نظر کی تو زمین کے چوپائے اور جنگلی جانور اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے دیکھے۔ (7) اور یہ آواز بھی سنی کہ اے پطرس اٹھو ذبح کرو اور کھاؤ۔ (8) لیکن میں نے کہا اے مولا ہرگز نہیں کیونکہ کبھی کوئی حرام یا ناپاک شئے میرے منہ میں نہیں گئی۔ (9) اس کے جواب میں دوسری بار آسمان سے آواز آئی کہ جن کو رب العالمین نے پاک ٹھہرایا ہے تم انہیں حرام نہ کہو۔ (10) تین بار ایسا ہی ہوا۔ پھر وہ سب چیزیں آسمان کی طرف کھینچ لی گئیں۔ (11) اور دیکھو! اسی دم تین آدمی جو قیصریہ سے میرے پاس بھیجے گئے تھے اس گھر کے پاس آکھڑے ہوئے جس میں ہم تھے۔ (12) روحِ الٰہی نے مجھ سے فرمایا کہ تم بلا امتیاز ان کے ساتھ چلے جاؤ اور یہ چھ بھائی بھی میرے ساتھ ہو لئے اور ہم اس شخص کے گھر میں داخل ہوئے۔ (13) اس نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے فرشتہ کو اپنے گھر میں کھڑے ہوئے دیکھا۔ جس نے مجھ سے فرمایا کہ یافا میں آدمی بھیج کر شمعون کو بلوا لو جو پطرس کہلاتا ہے۔ (14) وہ تم سے ایسی باتیں کہے گا جن سے تم اور تمہارا سارا گھرانہ نجات پائے گا۔ (15) جب میں کلام کرنے لگا تو روح حق تعالیٰ ان پر اس طرح نازل ہوا جس طرح شروع میں ہم پر نازل ہوا تھا۔ (16) اور مجھے مولا کی وہ بات یاد آئی جو انہوں نے فرمائی تھی کہ یحییٰ نے تو پانی سے اصطباغ دیا مگر تم روحِ الٰہی سے اصطباغ پاؤ گے۔ (17) پس جب پروردگار نے ان کو بھی وہی نعمت خداوندی دی جو ہم کو سیدنا عیسیٰ پر ایمان لا کر ملی تھی تو میں کون تھا کہ پروردگارِ عالم کو روک سکتا؟ (18) وہ یہ سن کر چپ رہے اور رب العالمین کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ پھر تو بے شک پروردگار نے مشرکین کو بھی زندگی کے لئے توبہ کی توفیق عطا کی ہے۔

انطاکیہ میں جماعت کا قیام

(19) پس جو لوگ اس مصیبت سے ہجرت کر گئے تھے جو حضرت ستفنس علیہ السلام کے باعث پڑی تھی وہ پھرتے پھرتے فینیکے اور کپرس اور انطاکیہ میں پہنچے مگر اہلِ یہود کے سوا اور کسی کو کلام نہ سناتے تھے۔ (20) لیکن ان میں سے چند کپرسی اور کرینی تھے جو انطاکیہ میں آکر مشرکین کو بھی سیدنا عیسیٰ مسیح کی خوشخبری کی باتیں سنانے لگے۔ (21) اور رب العالمین کا ہاتھ ان پر تھا اور بہت سے لوگ ایمان لا کر پروردگار کی طرف رجوع ہوئے۔ (23) ان لوگوں کی خبر یروشلیم کی جماعت کے کانوں تک

پہنچی اور انہوں نے حضرت برنباس کو انطاکیہ تک بھیجا۔ (23) وہ پہنچ کر اور پروردگار کی مہربانی دیکھ کر خوش ہوئے اور ان سب کو نصیحت کی کہ دلی ارادہ سے پروردگار میں قائم رہو (24) کیونکہ آپ نیک مرد، روح حق تعالیٰ اور ایمان سے لبریز تھے اور بہت سے لوگ پروردگار کی جماعت میں آملے۔ (25) پھر آپ حضرت ساؤل کی تلاش میں ترسس کو تشریف لے گئے۔ (26) اور جب وہ آپ کو ملے تو انہیں انطاکیہ میں لائے اور ایسا ہوا کہ وہ سال بھر تک جماعت میں شامل ہوتے اور بہت سے لوگوں کو تعلیم دیتے رہے اور پیروکار پہلے انطاکیہ ہی میں مسیحی کہلائے۔

(27) انہی دنوں میں چند نبی یروشلیم سے انطاکیہ میں آئے۔ (28) ان میں سے ایک نے جس کا نام اگبس تھا کھڑے ہو کر روحِ الٰہی کی ہدایت سے ظاہر کیا کہ تمام دنیا میں بڑا کال پڑے گا اور یہ کلودیس کے عہد میں واقع ہوا۔ (29) پس صحابہ کرام نے تجویز کی کہ اپنے اپنے مقدور کے موافق یہودیہ میں رہنے والے برادرانِ دین کی خدمت کے لئے کچھ بھیجیں۔ (30) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور حضرت برنباس اور حضرت ساؤل کے ہاتھ بزرگوں کے پاس بھیجا۔

ایذارسانی اور حضرت پطرس کی گرفتاری

رکوع 12

(1) قریباً اُسی وقت ہیرودیس بادشاہ نے ایذیت پہنچانے کے لئے جماعت میں سے بعض پر ہاتھ ڈالا۔ (2) اور حضرت یوحنّا کے بھائی حضرت یعقوب کو تلوار سے شہید کردیا۔ (3) جب دیکھا کہ یہ بات یہودیوں کو پسند آئی تو حضرت پطرس کو بھی گرفتار کرلیا اور یہ عید فطیر کے دن تھے۔ (4) اور آپ کو پکڑ کر قید کیا اور نگہبانی کے لئے چار چار سپاہیوں کے چار پہروں میں رکھا اس ارادہ سے کہ عید فسح کے بعد آپ کو لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ (5) پس قید خانہ میں تو حضرت پطرس کی نگہبانی ہورہی تھی مگر جماعت آپ کے لئے بلاوقفہ رب العالمین سے دعا میں سجدہِ ریز تھی۔

حضرت پطرس کی قید سے رہائی

(2) اور جب ہیرودیس آپ کو پیش کرنے کو تھا اسی رات حضرت پطرس دو زنجیروں سے بندھے ہوئے تھے اور دو سپاہیوں کے درمیان آرام فرمارہے تھے اور پہرے والے دروازہ پر قید خانہ کی نگہبانی کررہے تھے۔ (7) کہ دیکھو پروردگارِ عالم کا ایک فرشتہ

آکھڑا ہوا اور اس کوٹھڑی میں نور چمک گیا اور اس نے حضرت پطرس کی پسلی پر ہاتھ مار کر آپ کو جگایا اور فرمایا جلد اٹھو! اور زنجیریں آپ کے ہاتھوں میں سے کھل پڑیں۔ (8) پھر فرشتہ نے آپ سے فرمایا کمر باندھو اور اپنی جوتی پہن لو۔ آپ نے ایسا ہی کیا۔ پھر اس نے آپ سے فرمایا اپنا چوغہ پہن کر میرے پیچھے ہولو۔ (9) آپ نکل کر اس کے پیچھے ہولئے اور یہ نہ جانا کہ جو کچھ فرشتہ کی طرف سے ہورہا ہے وہ واقعی ہے بلکہ یہ سمجھے کہ کشف دیکھ رہے ہیں۔ (10) پس آپ پہلے اور دوسرے حلقہ میں سے نکل کر اس لوہے کے

پھاٹک پر پہنچے جو شہر کی طرف ہے ۔وہ آپ ہی ان کے لئے کھل گیا۔ پس آپ نکل کر کوچہ کے اس سرے تک گئے اور فوراً فرشتہ آپ کے پاس سے تشریف لے گیا۔(11) اور حضرت پطرس نے ہوش میں آکر فرمایا کہ اب میں نے سچ جان لیا کہ پروردگار نے اپنا فرشتہ بھیج کر مجھے ہیردویس کے ہاتھ سے چھڑالیا اور یہودی قوم کی ساری امید توڑدی۔(12)اور اس پر غور کر کے حضرت یحییٰ کی والدہ ماجدہ کے گھر تشریف لائے جو مرقس کہلاتے ہیں۔ وہاں بہت سے آدمی جمع ہو کر دعا کر رہے تھے۔ (13)جب آپ نے پھاٹک کی کھڑی کھٹکھٹائی تو ردی نام ایک خادمہ آواز سننے آئی۔(14) اور حضرت پطرس کی آواز پہچان کر خوشی کے مارے پھاٹک نہ کھولا بلکہ دوڑ کر اندر خبر دی کے آپ پھاٹک پر کھڑے ہیں۔ (15)انہوں نے خادمہ سے کہا تم دیوانی ہو لیکن وہ یقین سے کہتی رہی کہ یونہی ہے۔انہوں نے کہا کہ آپ کا فرشتہ ہوگا۔(16)مگر حضرت پطرس کھٹکھٹاتے رہے۔ پس انہوں نے کھڑکی کھولی اور آپ کو دیکھ کر حیران ہوگئے ۔(17)آپ نے انہیں ہاتھ سے اشارہ کیا کہ چپ رہیں اور ان سے فرمایا کہ پروردگار نے مجھے اِس اِس طرح قید خانہ سے رہائی دلوائی اور پھر فرمایا کہ حضرت یعقوب اور برادرانِ دین کو اس بات کی خبر کردینا اور روانہ ہو کر دوسری جگہ تشریف لے گئے۔ (18)جب صبح ہوئی تو سپاہیوں نے تہلکہ مچادیا کہ حضرت پطرس غائب ہوگئے ۔(19)جب ہیرودیس نے آپ کی تلاش کی اور نہ پایا تو پہرے والوں کی تحقیقات کرکے ان کے قتل کا حکم صادر کیا اور یہودیہ کو چھوڑ کر قیصریہ میں جارہا۔

ہیرودیس بادشاہ کی وفات

(20)اور وہ صور اور صیدا کے لوگوں سے نہایت ناخوش تھا۔ پس وہ ایک دل ہو کر اس کے پاس آئے اور بادشاہ کے حاجب بلستس کو اپنی طرف کرکے صلح چاہی۔ اس لئے کہ ان کے ملک کو بادشاہ کے ملک سے رسد پہنچی تھی۔ (21)پس ہیرودیس ایک دن مقرر کرکے اور شاہانہ پوشاک پہن کر تختِ عدالت پر بیٹھا اور ان سے خطاب کرنے لگا۔(22)لوگ پکار اٹھے کہ یہ تو پروردگار کی آواز ہے نہ انسان کی ۔(23) اسی دم پروردگار کے فرشتہ نے اسے مارا۔ اس لئے کہ اس نے پروردگار کی تمجید نہ کی اور وہ کیڑے پڑ کر مر گیا۔(24)مگر پروردگار کا کلام ترقی کرتا اور پھیلتا گیا۔

(25)اور حضرت برنباس اور حضرت ساؤل اپنی خدمت پوری کر کے اور حضرت یوحنا کو جو مرقس کہلاتے ہیں ساتھ لے کر یروشلیم سے واپس آئے۔

حضرت برنباس اور حضرت ساؤل کی نامزدگی اور رسالت

رکوع 13

(1)انطاکیہ میں اس جماعت کے متعلق جو وہاں تھی کئی نبی اور معلم تھے یعنی حضرت برنباس اور حضرت شمعون جو کالا کہلاتے ہیں اور حضرت لوکیس کرینی اور حضرت مناہیم جو چوتھائی ملک کے حاکم ہیرودیس کے ساتھ پرورش پائی تھی اور حضرت ساؤل۔(2)جب وہ پروردگار کی عبادت کررہے اور روزے رکھ رہے تھے تو روحِ الہٰی نے فرمایا میرے لئے حضرت برنباس اور حضرت ساؤل کےواسطے نامزد کردو جس کے واسطے میں نے ان کو بلایا ہے۔(3) تب انہوں نے روزہ رکھ کر اور دعا کرکے اور ان پر ہاتھ رکھ کر انہیں رخصت کیا۔

حضرت برنباس اور حضرت ساؤل کپرس(قبرص) میں

(4)پس وہ روحِ الہٰی کے بھیجے ہوئے سلوکیہ کو روانہ ہوئے اور وہاں سے جہاز پر کپرس کو تشریف لے گئے۔
(5)اور سلمیس میں پہنچ کر یہودیوں کے عبادت خانوں میں پروردگار کے کلام کی تبلیغ کرنے لگے اور حضرت یحییٰ ان کے خادم تھے۔(6)اور اس تمام ٹاپو میں ہوتے ہوئے پافس تک پہنچے۔ وہاں انہیں ایک یہودی جادوگر اور جھوٹا نبی بریسوع نام ملا۔ (7) وہ سرگیس پولس صوبہ دار کے ساتھ تھا جو صاحب تمیز آدمی تھا۔ اس نے حضرت برنباس اور حضرت ساؤل کو بلا کر پروردگار کا کلام سننا چاہا۔ (8)مگر الیماس جادوگر نے (کہ یہی اس کے نام کا ترجمہ ہے) ان کی مخالفت کی اور صوبہ دار کو ایمان لانے سے روکنا چاہا۔ (9) اور حضرت ساؤل نے جن کا نام پولوس بھی ہے روحِ الہٰی سے آگاہی پا کر اس پر غور سے نظر کی۔(10)اور فرمایا کہ اے ابلیس کے فرزند! تم جو تمام مکاری اور شرارت سے بھرے ہوئے ہو اور ہر طرح کی نیکی کے دشمن ہو کیا پروردگار کی سیدھی راہوں کو بگاڑنے سے باز نہ آؤگے۔؟(11)اب دیکھو تم پر پروردگار کا قہر ہے اور تم اندھے ہو کر کچھ مدت تک سورج کو نہ دیکھوگے اور اسی دم کہر اور اندھیرا اس پر چھا گیا اور وہ ڈھونڈتا پھرا کہ کوئی اس کا ہاتھ پکڑ کر لے چلے۔(12) تب صوبہ دار یہ ماجرا دیکھ اور پروردگار کی تعلیم سے حیران ہو کر ایمان لے آیا۔

پسدیہ کے شہر انطاکیہ میں حضرت پولوس کی تبلیغ

(13)پھر حضرت پولوس اور آپ کے ساتھی پافس سے جہاز پر روانہ ہو کر پمفیلیہ کے پرگہ میں آئے اور حضرت یحییٰ ان سے جدا ہو کر یروشلیم کو واپس تشریف لے گئے۔(14)اور وہ پرگہ سے چل کر پسدیہ کے انطاکیہ میں پہنچے اور سبت کے دن عبادت خانوں میں جا بیٹھے۔(15)پھر توریت شریف اور صحائف انبیاء کی تلاوت کے بعد عبادت خانہ کے اماموں نے انہیں کہلا بھیجا کہ اے بھائیو! اگر لوگوں کی نصیحت کے واسطے تمہارے دل میں کوئی بات ہو تو بیان کرو۔(16)پس حضرت پولوس نے کھڑے ہو کر اور ہاتھ سے اشارہ کرکے فرمایا:

اے اسرائیلیو اور اے خدا ترسو سنو! (17) اِس اُمت اسرائیل کے پروردگار نے ہمارے آباؤ اجداد کو چن لیا اور جب یہ امت ملک مصر میں پردسیوں کی طرح رہتی تھی اس کو سر بلند کیا اور زبردست ہاتھ سے انہیں وہاں سے نکال لیا۔ اور کوئی چالیس برس تک بیابان میں ان کی عادتوں کی برداشت کرتے رہے۔ (19) اور کنعان کے ملک میں سات قوموں کو غارت کرکے تخمیناً ساڑھے چار سو برس میں ان کا ملک ان کی میراث کردیا۔ (20) اور ان باتوں کے بعد حضرت سموئیل کے زمانہ تک ان میں قاضی مقرر کئے۔ (21) اس کے بعد انہوں نے بادشاہ کے لئے درخواست کی اور پروردگار نے بنیامین کے قبیلہ میں سے ایک شخص ساؤل قیس کے بیٹے کو چالیس برس کے لئے ان پر مقرر کیا۔ (22) پھر انہیں معزول کرکے حضرت داؤد کو ان کا بادشاہ بنایا جن کی بابت رب العالمین نے یہ گواہی دی کہ مجھے ایک شخص یسی کا بیٹا داؤد میرے دل کے موافق مل گیا۔ وہی میری تمام مرضی کو پورا کرے گا۔ (23) انہی کی نسل میں پروردگار نے اپنے وعدہ کے موافق اسرائیل کے پاس ایک منجی یعنی سیدنا عیسیٰ مسیح کو بھیج دیا۔ (24) جن کے آنے سے پہلے حضرت یحییٰ نے اسرائیل کی تمام اُمت کے سامنے توبہ کے اصطباغ کی تبلیغ کی۔ (25) اور جب حضرت یحییٰ اپنا تبلیغی دور پورا کرنے کو تھے تو انہوں نے فرمایا کہ تم مجھے کیا سمجھتے؟ میں وہ نہیں بلکہ دیکھو میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جن کے پاؤں کی جوتیوں کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں۔ (26) اے بھائیو! حضرت ابراہیم کے فرزندو اور اے خدا ترسو اس نجات کا کلام ہمارے پاس بھیجا گیا۔ (27) کیونکہ یروشلیم کے رہنے والوں اور ان کے اماموں نے انہیں پہچانا اور نہ نبیوں کی باتیں سمجھیں جو ہر سبت کو سنائی جاتی ہیں۔ اس لئے ان پر فتویٰ دے کر ان کو پورا کیا۔ (28) اور اگرچہ ان کے قتل کی کوئی وجہ نہ ملی تو بھی انہوں نے پیلاطس سے ان کے قتل کی درخواست کی۔ (29) اور جو کچھ ان کے حق میں لکھا تھا جب ان کو تمام کرچکے تو انہیں صلیب پر سے اتار کر قبر میں رکھا۔ (30) لیکن رب العالمین نے انہیں مردوں میں زندہ کیا۔ (31) اور وہ بہت دنوں تک ان کو دکھائی دیئے جو ان کے ساتھ گلیل سے یروشلیم میں تشریف لائے تھے۔ امت کے سامنے اب وہی ان کے گواہ ہیں۔ (32) اور ہم تم کو اس وعدہ کے بارے میں جو آباؤ اجداد سے کیا گیا تھا یہ خوشخبری دیتے ہیں۔ (33) کہ پروردگار نے سیدنا عیسیٰ کو زندہ کرکے ہماری اولاد کے لئے اسی وعدہ کو پورا کیا۔ چنانچہ دوسرے زبور شریف میں لکھا ہے کہ تم میرے محبوب ہو۔ آج تم مجھ سے زائیدہ ہوئے۔ (34) اور ان کے اس طرح مردوں میں سے زندہ ہونے کی بابت کہ پھر کبھی نہ مرے رب العالمین نے یوں فرمایا کہ میں داؤد کی پاک اور سچی نعمتیں تمہیں عطا کروں گا۔ (35) چنانچہ وہ ایک اور زبور میں فرماتے ہیں کہ آپ اپنے مقدس کو سڑنے کی نوبت پہنچنے نہ دیں گے۔ (36) کیونکہ داؤد علیہ السلام تو اپنے وقت میں پروردگار کی مرضی کے تابعدار رہ کر انتقال کرگئے اور اپنے آباؤ اجداد سے جا ملے اور اُن کے سڑنے کی نوبت پہنچی۔ (37) مگر جس کو پروردگار نے زندہ کیا ان کے سڑنے کی نوبت نہیں پہنچی۔ (38) پس اے بھائیو! تمہیں معلوم ہے کہ انہیں (سیدنا عیسیٰ) کے وسیلہ سے تم کو گناہوں کی معافی کی خبر دی جاتی ہے۔ (39) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے مطابق جن باتوں سے تم بری نہیں ہوسکتے تھے ان سب

سے ہر ایک ایمان لانے والا ان کے باعث بری ہوتا ہے۔ (40) پس خبردار! ایسا نہ ہو کہ جو صحائف انبیاء میں مرقوم ہے وہ تم پر صادق آئے کہ

(41)اے تحقیر کرنے والو! دیکھو تعجب کرو اور مٹ جاؤ

کیونکہ میں تمہارے زمانہ میں ایک کام کرتا ہوں

ایسا کام کہ اگر کوئی تم سے بیان کرے تو کبھی اس کا یقین نہ کرو گے۔

(42)ان کے باہر جاتے وقت لوگ منت کرنے لگے کہ اگلے سبت کو بھی یہ باتیں ہمیں سنائی جائیں۔ (43)جب مجلس برخاست ہوئی تو بہت سے یہودی اور خدا پرست نومرید یہودی حضرت پولوس اور حضرت برنباس کے پیچھے ہولئے۔ انہوں نے ان سے کلام کیا اور ترغیب دی کہ پروردگار کی مہربانی پر قائم رہو۔

(44)دوسرے سبت کو تقریباً سارا شہر پروردگار کا کلام سننے کو اکٹھا ہوا۔(45) مگر یہودی اتنی بھیڑ دیکھ کر حسد سے بھر گئے اور حضرت پولوس کی باتوں کی مخالفت کرنے اور کفر بکنے لگے۔(46) حضرت پولوس اور حضرت برنباس دلیر ہو کر فرمانے لگے کہ ضرور تھا کہ پروردگارِ عالم کا کلام پہلے تمہیں سنایا جائے لیکن چونکہ تم اس کو رد کرتے ہو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کی زندگی کے ناقابل ٹھہراتے ہو تو دیکھو ہم مشرکین کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔(47) کیونکہ پروردگار نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ

میں نے تم کو مشرکین کے لئے مقرر کیا

تاکہ تم زمین کی انتہا تک نجات کا باعث ہو۔

(48)مشرکین یہ سن کر خوش ہوئے اور رب العالمین کے کلام کی تمجید کرنے لگے اور جتنے ابدی حیات کے لئے مقرر کے گئے تھے ایمان لے آئے۔ (49)اور اس تمام علاقہ میں پروردگار کا کلام پھیل گیا۔(50)مگر یہودیوں نے خدا پرست اور عزت دار عورتوں اور شہر کے رئیسوں کو ابھارا اور حضرت پولوس اور حضرت برنباس کو ستانے پر آمادہ کرکے انہیں اپنی سرحدوں سے نکال دیا۔(51) یہ اپنے پاؤں کی خاک ان کے سامنے جھاڑ کر اکنیم کو تشریف لے گئے۔ (52) مگر صحابہ کرام خوشی اور روحِ حق تعالیٰ سے معمور ہوتے رہے۔

اکنیم میں

رکوع 14

(1)اور اکنیم میں ایسا ہوا کہ وہ ساتھ ساتھ یہودیوں کے عبادت خانہ میں تشریف لے گئے اور ایسی تقریر کی کہ یہودیوں اور مشرکین دونوں کی ایک بڑی جماعت ایمان لے آئی۔ (2) مگر نافرمان یہودیوں نے مشرکین کے دلوں میں جوش پیدا کرکے ان کو برادرانِ دین کی طرف سے بدگمان کردیا۔ (3)پس وہ بہت عرصہ تک وہاں رہے اور پروردگارِ عالم کے بھروسے پر دلیری سے

تبلیغ کرتے تھے اوررب العالمین ان کے ہاتھوں سے نشان اور عجیب کام کرا کر اپنی مہربانی کے کلام کی شہادت دیتے تھے۔ لیکن شہر کے لوگوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ بعض یہودیوں کی طرف ہوگئے اور بعض صحابہ کرام کی طرف۔(5)مگر جب مشرکین اور یہودی انہیں بے عزت اور سنگسار کرنے کو اپنے اماموں سمیت ان پر چڑھ آئے۔(6) تو وہ اس سے واقف ہو کر لکاانیہ کے شہروں لسترہ اور دربے اور ان کے گرد نواح میں ہجرت کر گئے۔ (7)اور وہاں انجیل شریف سناتے رہے۔

حضرت پولوس علیہ السلام لسترہ اور دربے میں

(8) اور لسترہ میں ایک شخص بیٹھا تھا جو پاؤں سے لاچار تھا۔ وہ پیدائشی لنگڑا تھا اور کبھی نہ چلا تھا۔(9)وہ حضرت پولوس کو باتیں کرتے سن رہا تھا اور جب آپ نے اس کی طرف غور کرکے دیکھا کہ اس میں شفا پانے کے لائق ایمان ہے۔(10) تو بڑی آواز سے فرمایا کہ اپنے پاؤں کے بل سیدھے کھڑے ہوجاؤ۔ پس وہ اچھل کر چلنے پھرنے لگا۔(11) لوگوں نے حضرت پولوس کا یہ کام دیکھ کر لکاانیہ کی بولی میں بلند آواز سے کہا کہ آدمیوں کی صورت میں معبود اتر کر ہمارے پاس آئے ہیں۔(12) اور انہوں نے حضرت برنباس کو زیوس کہا اور حضرت پولوس کو ہرمیس۔ اس لئے کہ آپ کلام کرنے میں سبقت رکھتے تھے۔(13) اور زیوس کے اُس مندر کا پجاری جو ان کے شہر کے سامنے تھا بیل اور پھولوں کے ہار پھاٹک پر لاکر لوگوں کے ساتھ قربانی کرنا چاہتا تھا۔ (14) جب حضرت برنباس اور حضرت پولوس نے یہ سنا تو اپنے کپڑے پھاڑ کر لوگوں میں جا کودے اور پکار پکار کر۔(15) فرمانے لگے کہ لوگو! تم یہ کیا کرتے ہو؟ ہم بھی تمہارے ہم طبیعت انسان ہیں اور تمہیں انجیل شریف سناتے ہیں تاکہ ان باطل چیزوں سے کنارہ کرکے اس زندہ پروردگار کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور جو کچھ ان میں ہے خلق کیا۔ (16)رب العالمین نے اگلے زمانہ میں سب اقوام کو اپنی اپنی راہ چلنے دیا۔ (17) تو بھی اس نے اپنے آپ کو بے گواہ نہ چھوڑا۔چنانچہ اس نے مہربانیاں کیں اور آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا اور بڑی بڑی پیداوار کے موسم عطا کئے اور تمہارے دلوں کو خوراک اور خوشی سے بھر دیا۔(18) یہ باتیں فرما کر بھی لوگوں کو مشکل سے روکا کہ ان کے لئے قربانی نہ کریں۔

(19) پھر بعض یہودی انطاکیہ اور اکنیم سے آئے اور لوگوں کو اپنی طرف کرکے حضرت پولوس کو سنگسار کیا اور آپ کو مردہ سمجھ کر شہر کے باہر گھسیٹ لے گئے۔ (20) مگر جب صحابہ کرام آپ کے گرد آکھڑے ہوئے تو آپ اٹھ کر شہر میں تشریف لائے اور دوسرے دن حضرت برنباس کے ساتھ دربے کو تشریف لے گئے۔

انطاکیہ کو واپسی

(21)اور آپ اس شہر میں انجیل شریف کی تبلیغ کرتے اور بہت سے پیروکار کرکے لسترہ اور اکنیم اور انطاکیہ کو واپس تشریف لے آئے۔(22) اور پیروکاروں کے دلوں کو مضبوط کرتے اور یہ نصیحت دیتے تھے کہ ایمان پر قائم رہو اور فرماتے تھے ضرور ہے کہ ہم بہت مصیبتیں سہ کر پروردگار کی بادشاہی میں داخل ہوں۔(23) اور انہوں نے ہر ایک جماعت میں ان کے لئے بزرگوں کو

مقرر کیا اور روزہ سے دعا کرکے انہیں پروردگارِ عالم کے سپرد کیا جس پر وہ ایمان لائے تھے۔ (24) اور پسدیہ میں سے ہوتے ہوئے پمفیلیہ میں پہنچے ۔(25) اور پرگہ میں تبلیغ کرکے اتلیہ کو تشریف لے گئے۔ (26) اور وہاں سے جہاز پر اس انطاکیہ میں آئے جہاں اس کام کے لئے جو انہوں نے اب پورا کیا پروردگار کی مہربانی کے سپرد گئے گئے تھے۔(27)وہاں پہنچ کر انہوں نے جماعت کو جمع کیا اور ان کے سامنے بیان کیا کہ پروردگار نے ہماری ذریعہ کیا کچھ کیا اور یہ کہ اس نے مشرکین کے لئے ایمان کا دروازہ کھول دیا۔ (28) اور وہ برادرانِ دین کے پاس مدت تک رہے۔

یروشلیم میں پہلی مجلسِ عام

رکوع 15

(1) پھر بعض لوگ یہودیہ سے آکر برادرانِ دین کو تعلیم دینے لگے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسم کے موافق تمہارا ختنہ نہ ہو تو تم نجات نہیں پاسکتے۔(2) پس جب حضرت پولوس اور حضرت برنباس کی ان سے بہت تکرار اور بحث ہوئی تو جماعت نے یہ ٹھہرایا کہ حضرت پولوس اور حضرت برنباس اور ان میں چند اور اشخاص اس مسئلہ کے لئے صحابہ کرام اور بزرگوں کے پاس یروشلیم جائیں۔(3) پس جماعت نے ان کو روانہ کیا اور وہ مشرکین کے رجوع لانے کا بیان کرتے ہوئے فینیکے اور سامریہ سے گذرے اور سب برادرانِ دین کو بہت خوش کرتے گئے ۔(4)جب یروشلیم میں پہنچے تو جماعت ، اور صحابہ کرام اور بزرگ ان سے خوشی کے ساتھ ملے اور انہوں نے سب کچھ بیان کیا جو پروردگارِ عالم نے ان کے ذریعہ کیا تھا۔ (5) مگر فریسیوں کے فرقہ میں سے جوایمان لائے تھے ان میں سے بعض نے اٹھ کر کہا کہ ان کا ختنہ کرانا اور ان کو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے کا حکم دیناضرور ہے۔(6)پس حضرت پولوس اور بزرگ اس بات پر غور کرنے کے لئے جمع ہوئے ۔(7) اور بہت بحث کے بعد حضرت پطرس نے کھڑے ہو کر ان سے فرمایا کہ

برادرانِ دین ! تم جانتے ہو کہ بہت عرصہ ہوا جب خدا نے تم لوگوں میں سے مجھے چنا کہ مشرکین میری زبان سے انجیل شریف کا کلام سن کر ایمان لائیں۔ (8) اور پروردگار نے جو دلوں کی جانتا ہے ان کو بھی ہماری طرح روحِ الہیٰ سے نوازا اور ان کی شہادت دی۔(9) اور ایمان کے وسیلہ سے ان کے دل پاک کرکے ہم میں اور ان میں کچھ فرق نہ رکھا۔ (10) پس اب تم پیروکاروں کی گردن پر ایسا جوا رکھ کر جس کو نہ ہمارے آباؤ اجداد اٹھاسکتے تھے نہ ہم پروردگار کو کیوں آزماتے ہو؟ (11) حالانکہ ہم کو یقین ہے کہ جس طرح وہ سیدنا عیسیٰ کی مہربانی ہی سے نجات پائیں گے اسی طرح ہم بھی پائیں گے۔(12) پھر ساری جماعت خاموش رہی اور حضرت پولوس اور حضرت برنباس کا بیان سننے لگی کہ پروردگار نے ان کے ذریعہ مشرکین میں کیسے کیسے نشان اور عجیب کام ظاہر کئے ۔(13) جب ان کی باتیں ختم ہوئیں تو حضرت یعقوب فرمانے لگے کہ برادرانِ دین میری سنو!

(14) شمعون نے بیان کیا ہے کہ پروردگار نے پہلے پہل مشرکین پر کس طرح توجہ کی تاکہ ان میں سے اپنے نام کی ایک امت بنا لے۔(15)اور انبیاء کی باتیں بھی اس کے مطابق ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

(16) ان باتوں کے بعد میں پھر آکر
داؤد کے گرے ہوئے مسکن کو استادہ کروں گا
میں اس کے رخنوں کو مرمت کروں گا
اور اسے دوبارہ نصب کروں گا
(17)تاکہ باقی آدمی یعنی سب قومیں جو میرے نام کی
کہلاتی ہیں
پروردگارِ عالم کو تلاش کریں۔
(18) یہ وہی رب فرماتا ہے جو دنیا کے شروع سے
ان باتوں کی خبر دیتا آیا ہے۔

(19) پس میرا فیصلہ یہ ہے کہ جو مشرکین میں سے پروردگار کی کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم ان کو تکلیف نہ دیں۔(20) مگر ان کو لکھ بھیجیں کہ معبودوں کی مکروہات اور حرام کاری اور گلاگھونٹے ہوئے جانوروں اور لہو سے پرہیز کریں۔(21) کیونکہ قدیم زمانہ سے ہر شہر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت شریف کی تبلیغ کرنے والے ہوتے چلے آئے ہیں اور وہ ہر سبت کو عبادت خانوں میں تلاوت جاتی ہے۔

مجلسِ عام کا فیصلہ

(22)اس پر صحابہ کرام اور بزرگوں نے ساری جماعت سمیت مناسب جانا کہ اپنے میں سے چند اشخاص چن کر حضرت پولوس اور حضرت برنباس کے ساتھ انطاکیہ کو بھیجیں یعنی حضرت یہوداہ جو برسبا کہلاتے ہیں اور حضرت سیلاس کو۔ یہ اشخاص برادرانِ دین میں مقدم تھے۔(23) اور ان کے ہاتھ یہ لکھ بھیجا کہ انطاکیہ اور سوریہ اور کلکیہ کے رہنے والے بھائیوں کو جو مشرکین میں سے ہیں صحابہ کرام اور بزرگ، برادرانِ دین کا سلام پہنچے۔(24) چونکہ ہم نے سنا ہے کہ بعض نے ہم میں سے جن کو ہم نے حکم نہ دیا تھا وہاں جا کر تمہیں اپنی باتوں سے گھبرا دیا اور تمہارے دلوں کو الٹ دیا۔(25) اس لئے ہم نے ایک دل ہو کر مناسب جانا کہ بعض چنے ہوئے آدمیوں کو اپنے عزیزوں حضرت برنباس اور حضرت پولوس کے ساتھ تمہارے پاس بھیجیں۔(26) یہ دونوں ایسے آدمی ہیں جنہوں نے اپنی جانیں ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام پر نثار کر رکھی ہیں۔(27)چنانچہ ہم نے یہوداہ اور سیلاس کو بھیجا ہے۔ وہ یہی باتیں زبانی بھی بیان کریں گے۔ (28) کیونکہ روحِ حق تعالیٰ نے اور ہم نے مناسب جانا کہ

ان ضروری باتوں کے سوا تم پر اور بوجھ نہ ڈالیں۔(29) کہ تم بتوں کی قربانیوں کے گوشت اور لہو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرام کاری سے پرہیز کرو۔ اگر تم ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھو گے تو سلامت رہو گے والسّلام۔

(30) پس وہ رخصت ہو کر انطاکیہ میں پہنچے اور جماعت کو اکٹھا کر کے خط دے دیا۔(31) وہ پڑھ کر اس کے تسلی بخش مضمون سے خوش ہوئے ۔(32) اور حضرت یہوداہ اور حضرت سیلاس نے جو خود بھی نبی تھے برادرانِ دین کو بہت سی نصیحت کر کے مضبوط کردیا۔(33) وہ چند روز رہ کر اور بھائیوں سے سلامتی کی دعا لے کر اپنے بھیجنے والوں کے پاس رخصت کردیئے گئے۔(34)(لیکن حضرت سیلاس کو وہاں قیام کرنا اچھا لگا)(35) مگر حضرت پولوس اور حضرت برنباس انطاکیہ ہی میں رہے اور بہت سے اور لوگوں کے ساتھ کلامِ الٰہی سکھاتے اور اس کی تبلیغ کرتے رہے۔

حضرت پولوس اور حضرت برنباس کی علیحدگی

(36)چند روز بعد حضرت پولوس نے حضرت برنباس سے فرمایا کہ جن جن شہروں میں ہم نے کلامِ الٰہی سنایا تھا آؤ پھر ان میں چل کر برادرانِ دین کو دیکھیں کہ کیسے ہیں۔(37)اور حضرت برنباس کی صلاح تھی کہ حضرت یحییٰ کو جو مرقس کہلاتے ہیں اپنے ساتھ لے چلیں۔(38)مگر حضرت پولوس نے یہ مناسب نہ جانا کہ جو شخص پمفیلیہ میں کنارہ کرکے اس کام کے لئے ان کے ساتھ نہ گیا تھا اس کو ہمراہ لے چلیں۔(39) پس ان میں ایسی سخت تکرار ہوئی کہ ایک دوسرے سے جدا ہوگئے اور حضرت برنباس حضرت مرقس کو لے کر جہاز پر کپرس کو تشریف لے گئے ۔(40) مگر حضرت پولوس نے حضرت سیلاس کو پسند کیا اور برادرانِ دین کی طرف سے پروردگار کی مہربانی کے سپرد ہو کر روانہ ہوئے ۔(41) اور جماعتوں کو مضبوط کرتے ہوئے سوریہ اور کلکیہ سے گذرے۔

حضرت تیمتھیس کی حضرت پولوس اور حضرت سیلاس کے ساتھ روانگی

رکوع 16

(1) پھر آپ دربے اور لسترہ میں بھی پہنچے ۔ تو وہاں حضرت تیمتھیس نام ایک صحابی تھے۔ان کی والدہ تو یہودی تھیں جو ایمان لے آئی تھیں مگر ان کے والد مشرکین میں سے تھے۔(2)آپ لسترہ اکنیم کے برادرانِ دین میں متقی اور پرہیزگار تھے ۔(3) حضرت پولوس نے چاہا کہ آپ ان کے ساتھ تشریف لے جائیں۔ پس آپ کو لے کر ان یہودیوں کے سبب سے جو اس نواح میں تھے آپ کا ختنہ کردیا کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ آپ کے والد مشرکین ہیں۔(4) اور وہ جن جن شہروں میں سے گذرتے تھے وہاں کے لوگوں کو وہ احکام عمل کرنے کے لئے پہنچاتے جاتے تھے جو یروشلیم کے صحابہ کرام اور بزرگوں نے جاری کئے تھے۔ (5) پس جماعتیں ایمان میں مضبوط اور شمار میں روز بروز زیادہ ہوتی گئیں۔

تروآس میں حضرت پولوس کا خواب

(6) اور آپ فروگیہ اور گلتیہ کے علاقہ میں سے گذرے کیونکہ روحِ الہیٰ نے انہیں آسیہ میں تبلیغ کرنے سے منع کیا۔(7) اور انہوں نے موسیہ کے قریب پہنچ کر بتونیہ میں جانے کی کوشش کی مگر سیدنا عیسیٰ مسیح کی روح نے انہیں جانے نہ دیا۔(8) پس وہ موسیہ سے گذر کر تروآس میں آئے ۔(9) اور حضرت پولوس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک مکدنی آدمی کھڑا ہوا آپ کی منت کرکے کہتا ہے کہ پار اتر کرمکدنیہ میں آئیے اور ہماری مدد کیجئے ۔(10)اس خواب کے دیکھتے ہی ہم نے فوراًمکدینہ میں جانے کا ارادہ کیا کیونکہ ہم اس سے یہ سمجھے کہ پروردگار نے انہیں خوشخبری دینے کے لئے ہم کو بلایا ہے۔

شہرِ فلپی میں خدا پرست خاتون لدیہ کی تبدیلی

(11) پس تروآس سے جہاز پر روانہ ہو کر ہم سیدھے سمترا کے میں اور دوسرے دن نیاپلس میں آئے ۔(12) اور وہاں سے فلپی میں پہنچے جومکدینہ کا شہر اور اس قسمت کا صدر اور رومیوں کی بستی ہے اور ہم چند روز اس شہر میں رہے ۔(13)اور سبت کے دن شہر کے دروازہ کے باہر ندی کے کنارے گئے جہاں سمجھے دعا کرنے کی جگہ ہو گی اور بیٹھ کر ان خواتین سے جو اکٹھی ہوئی تھیں کلام کرنے لگے ۔(14) اور تھواتیرہ شہر کی ایک خدا پرست عورت لدیہ نام قرمز بیچنے والی بھی سنتی تھی ۔ اس کا دل پروردگار نے کھولا تا کہ حضرت پولوس کی باتوں پر توجہ فرمائے ۔(15) اور جب اس نے اپنے گھرانے سمیت اصطباغ لیا تو منت کرکے کہا اگر آپ مجھے پروردگار کی ایمان داری بندی سمجھتےہیں تو چل کر میرے گھر میں رہیئے ۔ پس اس نے ہمیں مجبور کیا۔

شہرِ فلپی میں حضرت پولوس اور حضرت سیلاس کی قید اور رہائی

(16)جب ہم دعا کرنے کی جگہ جارہے تھے تو ایسا ہوا کہ ہمیں ایک خادمہ ملی جس میں غیب دان روح تھی۔ وہ غیب گوئی سے اپنے مالکوں کے لئے بہت کچھ کماتی تھی ۔ (17) اور وہ حضرت پولوس اور ہمارے پیچھے آ کرچلانے لگی کہ یہ آدمی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں جو تمہیں نجات کی راہ بتاتے ہیں۔(18) وہ بہت دنوں تک ایسا ہی کرتی رہی۔آخر حضرت پولوس سخت رنجیدہ ہوئے اور پھر کر اس روح سے فرمایا کہ میں تمہیں سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام سے حکم دیتا ہوں کہ اس میں سے نکل جاؤ۔ وہ اسی گھڑی نکل گئی۔

(19) جب اس کے مالکوں نے دیکھا کہ ہماری کمائی کی امید جاتی رہی تو حضرت پولوس اور حضرت سیلاس کو پکڑ کر حاکموں کے پاس چوک میں کھینچ لے گئے ۔(20) اور انہیں فوج داری کے حاکموں کے آگے لے جا کر کہا کہ یہ آدمی جو یہودی ہیں ہمارے شہر میں بڑی کھلبلی ڈالتے ہیں۔(21) اور ایسی رسمیں بتاتے ہیں جن کو قبول کرنا اور عمل میں لانا ہم مشرکین کو روا نہیں۔(22) اور عام لوگ بھی متفق ہو کر ان کی مخالفت پر آمادہ ہوئے اور فوجداری کے حاکموں نے ان کے کپڑے پھاڑ کر اتار ڈالے اور کوڑے لگانے کا حکم دیا۔(23) اور بہت سے کوڑے لگوا کر انہیں قید خانہ میں ڈالا اور درواغہ کو تاکید کی کہ بڑی ہوشیاری

سے ان کی نگہبانی کریں۔(24) اس نے ایسا حکم پاکر انہیں اندر کے قید خانہ میں ڈال دیا اور ان کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونک دئے۔(25)آدھی رات کے قریب حضرت پولوس اور حضرت سیلاس دعا کررہے اور پروردگار کی حمدو ثنا کررہے تھے اور قیدی سن رہے تھے۔ (26) کہ یکایک بڑا بھونچال آیا۔ یہاں تک کہ قید خانہ کی نیو ہل گئی اور اسی دم سب دروازے کھل گئے اور سب کی بیڑیاں کھل پڑیں ۔(27) اور داروغہ جاگ اٹھا اور قید خانہ کے دروازے کھلے دیکھ کر سمجھا کہ قیدی بھاگ گئے ۔ پس تلوار کھینچ کر اپنے آپ کو مارڈالنا چاہا۔ (28)لیکن حضرت پولوس نے بڑی آواز سے پکار کر فرمایا کہ اپنے تیئں نقصان نہ پہنچاؤ کیونکہ ہم سب موجود ہیں۔(29) وہ چراغ منگوا کر اندر جا کودا اور کانپتا ہوا حضرت پولوس اور حضرت سیلاس کے آگے گرا۔(30) اور انہیں باہر لا کر کہا اے صاحبو ! میں کیا کروں کہ نجات پاؤں؟(31) انہوں نے فرمایا آقا ومولا سیدنا عیسیٰ مسیح پر ایمان لاؤ تو تم اور تمہارا گھرانہ نجات پائے گا۔ (32) اور انہوں نے اس کو اور اس کے سب گھر والوں کو کلامِ الہٰی سنایا۔ (33) اور اس نے رات کو اسی گھڑی انہیں لے جاکر ان کے زخم دھوئے اور اسی وقت اپنے سب لوگوں سمیت اصطباغ لیا۔ (34) اور انہیں اوپر گھر میں لے جاکر دسترخوان بچھایا اور اپنے سارے گھرانے سمیت رب العالمین پر ایمان لا کر بڑی خوشی کی۔

(35)جب دن ہوا تو فوج داری کے حاکموں نے حوالداروں کی ذریعہ کہلا بھیجا کہ ان آدمیوں کو چھوڑدو۔ (36) اور داروغہ نے حضرت پولوس کو اس بات کی خبردی کہ فوج داری کے حاکموں نے آپ کو چھوڑدینے کا حکم بھیجا ہے ۔ پس اب نکل کر تشریف لے جائیے ۔ (37) مگر حضرت پولوس نے ان سے فرمایا کہ انہوں نے ہم کو جو رومی ہیں قصور ثابت کئے بغیر علانیہ پٹوا کر قید میں ڈالا اور اب ہم کو چپکے سے نکالتے ہیں؟ یہ نہیں ہوسکتا بلکہ وہ آپ آکر ہمیں باہر لے جائیں۔ (38)حوالداروں نے فوج داری کے حاکموں کو ان باتوں کی خبردی ۔ جب انہوں نے سنا کہ یہ رومی ہیں تو ڈر گئے ۔(39) اور آکر ان کی منت کی اور باہر لے جاکر درخواست کی کہ شہر سے تشریف لے جائیں۔ (40) پس آپ قید خانہ سے نکل کر لدیہ کے ہاں تشریف لے گئے اور برادرانِ دین سے مل کر انہیں تسلی دی اور روانہ ہوئے۔

تھسلنیکے میں

رکوع 17

(1) پھر آپ امفپلس اور اپلونیہ سے ہو کر تھسلنیکے میں آئے جہاں یہودیوں کا ایک عبادت خانہ تھا۔(2) اور حضرت پولوس اپنے دستور کے موافق ان کے پاس تشریف لے گئے اور تین سبتوں کو کلام مجیدِ سے ان کے ساتھ بحث کی ۔ (3)اور اس کے معنی کھول کھول کر دلیلیں پیش کرتے تھے کہ مسیح کو دکھ اٹھانا اور مردوں میں سے جی اٹھنا ضروری تھا اور یہی سیدنا عیسیٰ جس کی میں تمہیں خبر دیتا ہوں مسیح ہیں۔(4) ان میں سے بعض نے مان لیا اور حضرت پولوس اور حضرت سیلاس کے شریک ہوئے اور خدا پرست یونانیوں کی ایک بڑی جماعت اور بہتیری پارسا خواتین بھی ان کی شریک ہوئیں۔ (5) مگر یہودیوں نے حسد میں آکر بازار

کے کئی شریروں کو اپنے ساتھ لیا اور جرگہ بن کر شہر میں ہنگامہ کرنے لگے اور یاسون کا گھر گھیر کر انہیں لوگوں کے سامنے لے آنا چاہا۔ (6) اور جب انہیں نہ پایا تو یاسون اور کئی برادرانِ دین کو شہر کے حاکموں کے پاس چلاتے ہوئے کھینچ لے گئے کہ وہ شخص جنہوں نے جہان کو باغی کردیا یہاں بھی آئے ہیں۔(7) اور یاسون نے انہیں اپنے ہاں اتارا ہے اور یہ سب کے سب قیصر کے احکام کی مخالفت کرکے کہتے ہیں کہ بادشاہ تو اور ہی ہے یعنی عیسیٰ۔(8) یہ سن کر عام لوگ اور شہر کے حاکم گھبرا گئے۔(9) اور انہوں نے یاسون اور باقیوں کی ضمانت لے کر انہیں چھوڑ دیا۔

بیریہ میں

(10) لیکن برادرانِ دین نے فوراً راتوں رات حضرت پولوس اور حضرت سیلاس کو بیریہ میں بھیج دیا۔ آپ وہاں پہنچ کر یہودیوں کے عبادت خانہ میں تشریف لے گئے۔(11) یہ لوگ تھسلنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیونکہ انہوں نے بڑے شوق سے کلامِ الہیٰ کو قبول اور روز بروز کلامِ پاک میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اسی طرح ہیں۔(12) پس ان میں سے بہتیرے ایمان لائے اور مشرکین میں سے بھی بہت سی عزت دار خواتین اور مرد ایمان لائے۔(13) جب تھسلنیکے کے یہودیوں کو معلوم ہوا کہ حضرت پولوس بیریہ میں بھی پروردگار کا کلام سناتے ہیں تو وہاں بھی جا کر لوگوں کو ابھارا اور ان میں کھلبلی ڈالی۔(14) اس وقت برادرانِ دین نے فوراً حضرت پولوس کو روانہ کیا کہ سمندر کے کنارے تک تشریف لے جائیں لیکن حضرت سیلاس اور حضرت تیمتھیس وہیں رہے۔(15) اور حضرت پولوس کے رہبر آپ کو اتھینے تک لے گئے اور حضرت سیلاس اور تیمتھیس کے لئے یہ حکم لے کر روانہ ہوئے کہ جہاں تک ہو سکے جلد میرے پاس آؤ۔

اتھینے میں

(16) جب حضرت پولوس اتھینے میں ان کی راہ دیکھ رہے تھے تو شہر کو معبودوں سے بھرا ہوا دیکھ کر آپ کا جی جل گیا۔ (17) اس لئے آپ عبادت خانہ میں یہودیوں اور خدا پرستوں سے اور چوک میں جو ملتے تھے ان سے روز بحث کیا کرتے تھے۔(18) اور چند اپکوری اور ستوئیکی فیلسوف آپ کا مقابلہ کرنے لگے۔ بعض نے کہا کہ یہ بکواسی کیا کہنا چاہتا ہے؟ اوروں نے کہا یہ غیر معبودوں کی خبر دینے والا معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ آپ سیدنا عیسیٰ اور قیامت کی خوشخبری دیتے تھے۔(19) پس وہ آپ کو اپنے ساتھ اریوپگس پر لے گئے اور کہا آیا ہم کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ نئی تعلیم جو آپ دیتے ہیں کیا ہے؟(20) کیونکہ آپ تو ہمیں انوکھی باتیں سناتے ہیں۔ پس ہم جاننا چاہتے ہیں کہ ان سے غرض کیا ہے۔(21) (اس لئے کہ سب اتھینوی اور پردیسی جو وہاں مقیم تھے اپنی فرصت کا وقت نئی نئی باتیں کہنے، سننے کے سوا اور کسی کام نہ صرف نہ کرتے تھے)۔(22) حضرت پولوس نے اریوپگس کے بیچ میں کھڑے ہو کر فرمایا کہ:

اے اتھینے والو! میں دیکھتا ہوں کہ تم ہر بات میں معبودوں کے بڑے ماننے والے ہو۔(23) چنانچہ میں نے سیر کرتے اور تمہارے معبودوں پر غور کرتے وقت ایسی قربان گاہ بھی پائی جس پر لکھا تھا کہ نامعلوم رب کے لئے۔ پس جس کو تم بغیر معلوم کئے پوجتے ہو میں تم کو اسی کی خبر دیتا ہوں۔ (24) جس پروردگار نے دنیا اور اس کی سب چیزوں کو پیدا کیا وہ آسمان اور زمین کا مالک ہو کر ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں میں نہیں رہتا۔ (25) نہ کسی چیز کا محتاج ہو کر آدمیوں کے ہاتھوں سے خدمت لیتا ہے کیونکہ وہ تو خود سب کو زندگی اور سانس اور سب کچھ عطا کرتا ہے۔ (26) اور اس نے ایک ہی اصل سے آدمیوں کی ہر ایک قوم تمام روئے زمین پر رہنے کے لئے پیدا کی اور ان کی میعادیں اور سکونت کی حدیں مقرر کیں۔(27) تاکہ رب العالمین کو ڈھونڈیں۔ شاید کہ ٹٹول کر اسے پائیں ہر چند وہ ہم میں سے کسی سے دور نہیں۔(28) کیونکہ اسی میں ہم جیتے اور چلتے پھرتے اور موجود ہیں۔ جیسا تمہارے شاعروں میں سے بعض نے کہا ہے کہ ہم تو اس کی نسل بھی ہیں۔ پس خدا کی نسل ہو کر ہم کو خیال کرنا مناسب نہیں کہ ذاتِ الہٰی اس سونے یا روپے یا پتھر کی مانند ہے جو آدمی کے ہنر اور ایجاد سے گھڑے گئے ہوں۔ (30) پس پروردگار جہالت کے وقتوں سے چشم پوشی کرکے اب سب آدمیوں کو ہر جگہ حکم دیتا ہے کہ توبہ کریں۔(31) کیونکہ اس نے ایک ٹھہرایا ہے جس میں وہ سچائی سے دنیا کی عدالت اُس آدمی کے ذریعہ کرے گا جسے اس نے مقرر کیا اور اسے مردوں میں سے زندہ کرکے یہ بات سب پر ثابت کردی ہے۔

(32) جب انہوں نے مردوں کی قیامت کا ذکر سنا تو بعض ٹھٹھا مارنے لگے اور بعض نے کہا کہ یہ بات ہم آپ سے پھر کبھی نہیں سنیں گے۔ (33) اسی حالت میں حضرت پولوس ان کے بیچ میں سے نکل کر تشریف لے گئے۔(34) مگر چند آدمی آپ کے ساتھ مل گئے اور ایمان لے آئے۔ ان میں دیونسی اور اریوپگس کا ایک حاکم اور دمرس نام ایک عورت تھی اور بعض اور بھی ان کے ساتھ تھے۔

کرنتھس میں

رکوع 18

(1) ان باتوں کے بعد حضرت پولوس اتھینے سے روانہ ہو کر کرنتھس میں تشریف لائے۔(2) اور وہاں آپ کو اکولہ نام ایک یہودی ملا جو پنطس کی پیدائشی اور اپنی زوجہ پرسکلہ سمیت اطالیہ سے نیا نیا آیا تھا کیونکہ کلودیس نے حکم دیا تھا کہ سب یہودی روما سے ہجرت کر جائیں۔ پس آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔(3) اور چونکہ ان کا ہم پیشہ تھے ان کے ساتھ رہے اور آپ کام کرنے لگے اور ان کا پیشہ خیمہ دوزی تھا۔ (4) اور آپ ہر سبت کو عبادت خانہ میں بحث کرتے اور یہودیوں اور مشرکین کو قائل کرتے تھے۔

(5)اور جب حضرت سیلاس اور حضرت تیمتھیس مکدنیہ سے آئے تو حضرت پولوس کلامِ الٰہی سنانے کے جوش سے مجبور ہو کر یہودیوں کے آگے شہادت رہے تھے کہ سیدنا عیسیٰ ہی مسیح ہیں۔ (6) جب لوگ مخالفت کرنے اور کفر بکنے لگے تو آپ نے اپنے کپڑے جھاڑ کر ان سے فرمایا تمہارا خون تمہاری ہی گردن پر۔ میں پاک ہوں۔ اب سے مشرکین کے پاس جاؤں گا۔ (7) پس وہاں سے تشریف لے گئے اور حضرت ططس یوستس نام ایک خدا پرست کے گھر تشریف لے گئے جو عبادت خانہ سے ملا ہوا تھا۔ (8) اور عبادت خانہ کا امام کرسپس اپنے تمام گھرانے سمیت پروردگار پر ایمان لایا اور بہت سے کرنتھی سن کر ایمان لائے اور اصطباغ لیا۔ (9) اور پروردگار نے رات کو کشف میں حضرت پولوس سے فرمایا کہ خوف نہ کرو بلکہ کہے جاؤ اور چپ نہ رہو۔ (10) اس لئے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اور کوئی شخص تم پر حملہ کرکے ضرر نہ پہنچا سکے گا کیونکہ اس شہر میں میرے بہت سے لوگ ہیں۔ (11) پس آپ ڈیڑھ برس ان میں رہ کر پروردگار کا کلام سکھاتے رہے۔

(12) جب گلیو اخیہ کا صوبہ دار تھا۔ یہودی ایکا کرکے حضرت پولوس پر دھاوا بول دیا اور آپ کو عدالت لے جا کر کہنے لگے کہ یہ شخص لوگوں کو ترغیب دیتا ہے کہ شریعت کے برخلاف پروردگار کی عبادت کریں۔ (14) جب حضرت پولوس نے بولنا چاہا تو گلیو نے یہودیوں سے کہا اے یہودیو! اگر کچھ ظلم یا بڑی شرارت کی بات ہوتی تو واجب تھا کہ میں صبر کرکے تمہاری سنتا۔ (15) لیکن جب یہ ایسے سوال ہیں جو لفظوں اور ناموں اور خاص تمہاری شریعت سے علاقہ رکھتے ہیں تو تم ہی جانو۔ میں ایسی باتوں کا منصف بننا نہیں چاہتا۔ (16) اور اس نے انہیں عدالت سے نکلوا دیا۔ (17) پھر سب لوگوں نے عبادت خانہ کے امام سوستھنیس کو پکڑ کر عدالت کے سامنے مارا مگر گلیو نے ان باتوں کی کچھ پروا نہ کی۔

انطاکیہ کو واپسی

(18) پس حضرت پولوس بہت دن رہ کر برادرانِ دین سے رخصت ہوئے اور چونکہ آپ نے منت مانی تھی۔ اس لئے کنخریہ میں سر منڈایا اور جہاز پر سوریہ کو روانہ ہوئے اور پرسکلہ اور اکولہ آپ کے ساتھ تھے۔ (19) اور افسس میں پہنچ کر آپ نے انہیں وہاں چھوڑا اور عبادت خانہ میں جا کر یہودیوں سے بحث کرنے لگے۔ (20) جب انہوں نے آپ سے درخواست کی کہ اور کچھ عرصہ ہمارے ساتھ قیام کیجئے تو آپ نے منظور نہ کیا۔ (21) بلکہ یہ کہہ کر ان سے رخصت ہوئے کہ اگر پروردگار نے چاہا تو تمہارے پاس پھر آؤں گا اور افسس سے جہاز پر روانہ ہوئے۔ (22) پھر قیصریہ میں اتر کر یروشلیم کو تشریف لے گئے اور جماعت کو سلام کرکے انطاکیہ میں تشریف لائے۔ (23) اور چند روز وہاں قیام کیا اور وہاں سے روانہ ہوئے اور ترتیب وار گلتیہ کے علاقہ اور فروگیہ سے گذرتے ہوئے سب صحابہ کرام کو مضبوط کرتے گئے۔

حضرت اپلوس افسس اور کرنتھس میں

(24)پھر حضرت اپلوس نام ایک یہودی اسکندریہ کی پیدائش خوش تقریر اور کلامِ الہٰی کے ماہر افسس میں پہنچے۔ (25) آپ نے پروردگار کی راہ کی تعلیم پائی تھی اور روحانی جوش کلام کرتے اور سیدنا عیسیٰ کی بابت بابت صحیح صحیح تعلیم دیتے تھے مگر صرف حضرت یحییٰ ہی کے اصطباغ سے واقف تھے۔(26) آپ عبادت خانہ میں دلیری سے وعظ کرنے لگے مگر پرسکلہ اور اکولہ آپ کی باتیں سن کر اپنے گھر لے گئے اور آپ کو پروردگار کی راہ اور زیادہ صحت سے بتائی۔ جب آپ نے ارادہ کیا کہ پار اتر کر اخیہ کو جائیں تو برادرانِ دین نے آپ کی ہمت بڑھا کر صحابہ کرام کو لکھا کہ آپ سے اچھی طرح ملنا۔آپ نے وہاں پہنچ کر ان لوگوں کی بڑی مدد کی جو پروردگار کی مہربانی کے سبب سے ایمان لائے تھے۔ (28) کیونکہ آپ کلامِ الہٰی سے سیدنا عیسیٰ کا مسیح ہونا ثابت کرکے بڑے زور شور سے یہودیوں کو علانیہ قائل کرتے رہے۔

حضرت پولوس افسس میں

رکوع 19

(1)اور جب حضرت اپلوس کرنتھس میں تھے تو ایسا ہوا کہ حضرت پولوس اوپر کے علاقہ سے گذر کر افسس میں تشریف لائے اور برادرانِ دین کو دیکھ کر۔ (2) ان سے فرمایا کہ کیا تم نے ایمان لاتے وقت روحِ پاک پایا انہوں نے آپ سے کہا کہ ہم نے تو سنا بھی نہیں کہ روحِ پاک نازل ہوا ہے۔(3)آپ نے ان سے فرمایا تم نے کس کا اصطباغ لیا؟ انہوں نے کہا یحییٰ کا اصطباغ۔ (4) حضرت پولوس نے کہا یحییٰ نے لوگوں کو یہ کہہ کر توبہ کا اصطباغ دیا کہ جو میرے پیچھے آنے والا ہے اس پر یعنی سیدنا عیسیٰ پر ایمان لانا۔(5)انہوں نے یہ سن کر سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام کا اصطباغ لیا۔(6) جب حضرت پولوس نے ان پر ہاتھ رکھے تو روحِ پاک ان پر نازل ہوا اور وہ طرح طرح کی زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے۔(7)اور وہ سب تخمیناً بارہ آدمی تھے۔

(8)پھر آپ عبادت خانہ میں جاکر تین مہینے تک دلیری سے بولتے اور دینِ الہٰی کی بابت بحث کرتے اور لوگوں کو قائل کرتے رہے۔(9)لیکن جب بعض سخت دل اور نافرمان ہوگئے بلکہ لوگوں کے سامنے پروردگار کی راہ کو برا کہنے لگے تو آپ نے ان سے کنارہ کرکے برادرانِ دین کو الگ کرلیا اور ہر روز ترنس کے مدرسہ میں بحث کیا کرتے تھے۔(10) دو برس تک یہی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ آسیہ کے رہنے والوں کیا یہودی کیا مشرکین سب نے پروردگار کا کلام سنا۔

سکوا کے بیٹے

(11)اور پروردگار حضرت پولوس سے خاص خاص معجزے دکھاتے تھے۔ (12)یہاں تک کہ رومال اور پٹکے آپ کے بدن سے چھوئے ہوئے ہوتے تھے بیماروں پر ڈالے جاتے تھے اور ان کی بیماریاں جاتی رہتی تھیں اور بری روحیں ان میں سے نکل جاتی تھیں۔(13)مگر بعض یہودیوں نے جو جھاڑ پھونک کرتے پھرتے تھے یہ اختیار کیا کہ جن میں بری روحیں ہوں ان پر سیدنا عیسیٰ کا

نام یہ کہہ کر پھوکیں کہ جس عیسیٰ کی پولوس تبلیغ کرتا ہے میں تم کو اسی کی قسم دیتا ہوں۔ (14) اور سکوا یہودی امام اعظم کے ساتھ بیٹے ایسا کیا کرتے تھے۔ (15) بری روح نے جواب میں ان سے کہا کہ عیسیٰ کو تو میں جانتی ہوں اور پولوس سے بھی واقف ہوں مگر تم کون ہو؟ (16) اور وہ شخص جس پر بری روح تھی کہ کود کر ان پر جا پڑا اور دونوں پر غالب آکر ایسی زیادتی کی کہ وہ ننگے اور زخمی ہو کر اس گھر سے نکل بھاگے۔ (17) اور یہ بات افسس کے سب رہنے والے یہودیوں اور مشرکین کو معلوم ہوگئی۔ پس سب پر خوف چھا گیا اور سیدنا عیسیٰ کے نام کی بزرگی ہوئی۔ (18) اور جو ایمان لائے تھے ان میں سے بہتیروں نے آکر اپنے اپنے کاموں کا اقرار اور اظہار کیا۔ (19) اور بہت سے جادو گروں نے اپنی اپنی کتابیں اکٹھی کر کے سب لوگوں کے سامنے جلادیں اور جب ان کی قیمت کا حساب ہوا تو پچاس ہزار روپے کی نکلیں۔ (20) اسی طرح پروردگار کا کلام زور پکڑ کر پھیلتا اور غالب ہوتا گیا۔

افسس میں فساد

(21) جب یہ ہو چکا تو حضرت پولوس نے جی میں ٹھانا کہ مکدنیہ اور اخیہ سے ہو کر یروشلیم کو تشریف لے جائیں گے اور فرمایا کہ:

وہاں جانے کے بعد مجھے روم بھی دیکھنا ضرور ہے۔ (22) پس اپنے خدمت گزاروں میں سے دو شخص یعنی حضرت تیمتھیس اور حضرت اراستس کو مکدنیہ میں بھیج کر آپ کچھ عرصہ آسیہ میں رہے۔

(23) اس وقت اس طریق کی بابت بڑا فساد اٹھا۔ (24) کیونکہ دیمیتریس نام ایک سنار تھا جو ارتمس کے روپہلے مندر بنوا کر اس پیشہ والوں کو بہت کام دلواتا تھا۔ (25) اس نے ان کو اور ان کے متعلق اور پیشہ والوں کو جمع کر کے کہا اے لوگو! تم جانتے ہو کہ ہماری آسودگی اسی کام کی بدولت ہے۔ (26) اور تم دیکھتے ہو سنتے ہو کہ صرف افسس ہی نہیں بلکہ تقریباً تمام آسیہ میں اس پولوس نے بہت سے لوگوں کو یہ کہہ کر قائل اور گمراہ کر دیا ہے کہ جو ہاتھ کے بنائے ہوئے ہیں وہ اللہ و تبارک تعالیٰ نہیں ہیں۔ (27) پس صرف یہی خطرہ نہیں کہ ہمارا پیشہ بے قدر ہو جائے گا بلکہ بڑی دیوی ارتمس کا مندر بھی ناچیز ہو جائے گا اور جسے تمام آسیہ اور ساری دنیا پوجتی ہے خود اس کی بھی عظمت جاتی رہے گی۔ (28) وہ یہ سن کر قہر سے بھر گئے اور چلا چلا کر کہنے لگے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے۔ (29) اور تمام شہر میں ہلچل پڑ گئی اور لوگوں نے گیس اور ارسترخس مکدنیہ والوں کو جو حضرت پولوس کے ہم سفر تھے پکڑ لیا اور ایک دل ہو کر تماشا گاہ کو دوڑے۔ (30) جب حضرت پولوس نے مجمع میں جانا چاہا تو برادرانِ دین نے جانے نہ دیا۔ (31) اور آسیہ کے حاکموں میں سے آپ کے بعض دوستوں نے آدمی بھیج کر آپ کی منت کی کہ تماشا گاہ میں جانے کی جرات نہ کیجئے گا۔ (32) اور بعض کچھ چلائے اور بعض کچھ کیونکہ مجلس درہم برہم ہو گئی تھی اور اکثر لوگوں کو یہ بھی خبر نہ تھی کہ ہم کس لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ (33) پھر انہوں نے اسکندر کو جسے یہودی پیش کرتے تھے بھیڑ میں سے نکال کر آگے کر دیا اور اسکندر نے ہاتھ سے اشارہ کر کے مجمع کے سامنے عذر بیان کرنا چاہا۔ (34) جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ یہودی ہے تو سب ہم آواز ہو کر کوئی

دو گھنٹے تک چلاتے رہے کہ افسیوں کی ارتمس بڑی ہے۔(35) پھر شہر کے محرر نے لوگوں کو ٹھنڈا کرکے کہا اے افسیو! کون سا آدمی نہیں جانتا کہ افسیوں کا شہر بڑی دیوی ارتمس کے مندر اور اُس مورت کا محافظ ہے جو زیوس کی طرف سے گری تھی؟(36) پس جب کوئی ان باتوں کے خلاف نہیں کہہ سکتا تو واجب ہے کہ تم اطمینان سے رہو اور بے سوچے کچھ نہ کرو۔(37) کیونکہ یہ لوگ جن کو تم یہاں لائے ہو نہ مندر کو لوٹنے والے ہیں نہ ہماری دیوی کی بدگوئی کرنے والے۔(38) پس اگر دیمیترس اور اس کے ہم پیشہ کسی پر دعویٰ رکھتے ہوں تو عدالت کھلی ہے اور صوبہ دار موجود ہیں۔ایک دوسرے پر نالش کریں۔(39) اور اگر تم کسی اور امر کی تحقیقات چاہتے ہو تو باضابطہ مجلس میں فیصلہ ہوگا۔(40) کیونکہ آج کے بلوے کے سبب سے ہمیں اپنے اوپر نالش ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے کہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے اور اس صورت میں ہم اس ہنگامہ کی جوابدہی نہ کرسکیں گے (41) یہ کہہ کر اس نے مجلس کو برخاست کیا۔

حضرت پولوس علیہ السلام کی مکدنیہ اور یونان کو واپسی

رکوع 20

(1)جب شور و غل موقوف ہوگیا تو حضرت پولوس نے اپنے خدمت گزاروں کو بلوا کر نصیحت کہ اور ان سے رخصت ہو کر مکدونیہ کو روانہ ہوئے۔(2) اور اس علاقہ سے گذر کر اور انہیں بہت نصیحت کرکے یونان میں تشریف لائے۔(3) جب تین مہینے رہ کر سوریہ کی طرف جہاز پر روانہ ہونے کو تھے تو یہودیوں نے آپ کے برخلاف سازش کی۔ پھر آپ نے یہ فیصلہ کیا کہ مکدنیہ ہو کر واپس جائے۔(4) اور پُرس کا بیٹا سوپترس جو بیریہ کا تھا تھسلنکیوں میں سے ارسترخس اور سکندس اور گیس جو دربے کا تھا اور تیمتھیس اور آسیہ کا تخکس اور ترفمس آسیہ تک اس کے ساتھ گئے۔(5) یہ آگے جا کر تروآس میں ہماری راہ دیکھتے رہے۔(6) اور عیدِ فطیر کے دنوں کے بعد ہم فلپی سے جہاز پر روانہ ہو کر پانچ دن کے بعد تروآس میں ان کے پاس پہنچے اور سات دن وہیں رہے۔

حضرت پولوس کا تروآس کو آخری سفر

(7)ہفتہ کے پہلے دن جب ہم روٹی توڑنے کے لئے جمع ہوئے تو حضرت پولوس نے دوسرے دن روانہ ہونے کا ارادہ کرکے ان سے باتیں کیں اور آدھی رات تک کلام کرتے رہے۔(8) جس بالاخانہ پر ہم جمع تھے اس میں بہت سے چراغ جل رہے تھے ۔(9) اور تو تخس نام ایک جوان کھڑکی میں بیٹھا تھا۔ اس پر نیند کا بڑا غلبہ تھا اور جب حضرت پولوس زیادہ دیر تک باتیں کرتے رہے تو وہ نیند کے غلبہ میں تیسری منزل سے گر پڑا اور اٹھایا گیا تو مردہ تھا۔(10) حضرت پولوس اتر کر اس سے لپٹ گئے اور گلے لگا کر فرمایا کہ گھبراؤ نہیں ۔ اس میں جان ہے۔(11) پھر اوپر جا کر روٹی توڑی اور کھا کر اتنی دیر تک ان سے باتیں کرتے رہے کہ پو پھٹ گئی ۔ پھر آپ روانہ ہوگئے۔(12)اور وہ اس لڑکے کو جیتا لائے اور ان کی بڑی تسلی ہوئی۔

ترو آس سے میلیتس کی جانب

(13)ہم جہاز تک آگے جا کر اس ارادہ سے اسس کو روانہ ہوئے کہ وہاں پہنچ کر حضرت پولوس کو اپنے ہمراہ کرلیں کیونکہ آپ نے پیدل جانے کا ارادہ کر کے یہی تجویز کی تھی۔(14) پس جب آپ اسس میں ہمیں ملے تو ہم آپ کو روانہ کر کے متلینے میں آئے۔(15) اور وہاں سے جہاز پر روانہ ہو کر دوسرے دن خیس کے سامنے پہنچے اور تیسرے دن سامس تک آئے اور اگلے دن میلیتس میں آگئے۔ (16) کیونکہ حضرت پولوس نے یہ ٹھان لیا تھا کہ افسس کے پاس سے گذریں ایسا نہ ہو کہ آپ کو آسیہ میں دیر لگے۔اس لئے کہ آپ جلدی کرتے تھے کہ اگر ہو سکے تو پنتکست کا دن یروشلیم میں ہو۔

افسس کے بزرگوں کو الوداعی پیغام

(17)اور آپ نے میلیتس سے افسس میں کہلا بھیجا اور جماعت کے بزرگوں کو بلایا۔(18) جب وہ آپ کے پاس آئے تو ان سے فرمایا:

تم خود جانتے ہو کہ پہلے ہی دن سے کہ میں نے آسیہ میں قدم رکھا ہر وقت تمہارے ساتھ کس طرح رہا ۔(19) یعنی دیانتداری سے اور آنسو بہا بہا کر اوران آزمائیشوں میں جو یہودیوں کی سازش کے سبب سے مجھ پر واقع ہوئیں پروردگار کی خدمت کرتا رہا۔(20) اور جو جو باتیں تمہارے فائدہ کی تھیں ان کے بیان کرنے اور علانیہ اور گھر گھر سکھانے سے کبھی نہ جھجکا۔ (21)بلکہ یہودیوں اور مشرکین کے روبرو گواہی دیتا رہا کہ پروردگار کے سامنے توبہ کرنا اور ہمارے آقا ومولا سیدنا عیسیٰ پر ایمان لانا چاہیے۔(22) اب دیکھو میں روحِ الٰہیٰ میں بندھا ہوا یروشلیم کو جاتا ہوں اور نہ معلوم کہ وہاں مجھ پر کیا کیا گذرے ۔(23) سوا اس کے کہ روحِ حق تعالیٰ ہر شہر میں شہادت دے دے کر مجھ سے فرماتی ہے کہ قید اور مصیبتیں میرے لئے تیار ہیں۔(24) لیکن میں اپنی جان کو عزیز نہیں سمجھتا کہ اس کی کچھ قدر کروں بمقابلہ اس کے کہ اپنا دور اور وہ خدمت جو سیدنا عیسیٰ مسیح سے پائی ہے پوری کروں یعنی پروردگار کی مہربانی کی خوشخبری کی شہادت دوں۔(25) اور اب دیکھو میں جانتا ہوں کہ تم سب جن کے درمیان میں دین کی تبلیغ کرتا پھرا میرا منہ پھر نہ دیکھوگے۔(26) پس میں آج کے دن تمہیں قطعی کہتا ہوں کہ سب آدمیوں کے خون سے پاک ہوں۔(27) کیونکہ میں پروردگار کی ساری مرضی تم سے پورے طور پر بیان کرنے سے نہ جھجکا ۔(28) پس اپنی اور اس سارے گلہ کی خبرداری کرو جس کا روحِ الٰہیٰ نے تمہیں نگہبان ٹھہرایا تاکہ پروردگار کی جماعت کی گلہ بانی کرو جسے اس نے خاص اپنے خون سے مول لیا ۔(29) میں یہ جانتا ہوں کہ میرے جانے کے بعد پھاڑنے والے بھیڑیئے تم میں آئیں گے جنہیں گلہ پر کچھ ترس نہ آئے گا ۔(30) اور خود تم میں سے ایسے آدمی اٹھیں جو الٹی الٹی باتیں کہیں گے تاکہ اہلِ ایمان کو اپنی طرف کھینچ لیں۔(31)اس لئے جاگتے رہو اور یادرکھو کہ میں تین برس تک رات دن آنسو بہا بہا کر ہر ایک کو سمجھانے سے باز نہ آیا۔ (32)

اب میں تمہیں پروردگار اور اس کی مہربانی کے کلام کے سپرد کرتا ہوں جو تمہاری ترقی کرسکتا ہے اور تمام پارساؤں میں شریک کر کے میراث دے سکتا ہے ۔(33) میں نے کسی کی چاندی یا سونے یا کپڑے کا لالچ نہیں کیا۔(34) تم آپ جانتے ہو کہ انہی ہاتھوں نے میری اور میرے ساتھیوں کی حاجتیں رفع کیں۔(35) میں نے تم کو سب باتیں کرکے دکھادیں کہ اس طرح محنت کرکے کمزوروں کا سنبھالنا اور سیدنا عیسیٰ مسیح کی باتیں یاد رکھنا چاہیے کہ انہوں نے خود فرمایا دینا لینے سے باعثِ برکت ہے(36) حضرت پولوس نے یہ کہہ کر گھٹنے ٹیکے اور ان سب کے ساتھ دعا کی۔ (37) اور وہ سب بہت روئے اور حضرت پولوس کے گلے لگ لگ کر آپ کے بوسے لئے۔(38) اور خاص اس بات پر غمگین تھے جو آپ نے کہی تھی کہ تم پھر میرا منہ نہ دیکھوگے۔ پھر آپ کو جہاز تک پہنچایا۔

یروشلیم کی جانب سفر

رکوع 21

(1) اور جب ہم ان سے بمشکل جدا ہو کر جہاز پر روانہ ہوئے تو ایسا ہوا کہ سیدھی راہ سے کوس میں آئے اور دوسرے دن ردس میں اور وہاں سے پترہ میں۔(2) پھر ایک جہاز سیدھا فینیکے کو جاتا ہوا ملا اور اس پر سوار ہو کر روانہ ہوئے ۔(3) جب کپرس نظر آیا تو اسے بائیں ہاتھ چھوڑ کر سوریہ کو چلے اور صور میں اترے کیونکہ وہاں جہاز کا مال اتارنا تھا۔ (4) جب خدمت گزاروں کو تلاش کرلیا تو ہم سات روز وہاں رہے۔ انہوں نے روحِ الہیٰ کے ذریعہ حضرت پولوس سے کہا کہ آپ یروشلیم میں قدم نہ رکھے۔(5) اور جب دو دن گزر گئے تو ایسا ہوا کہ ہم نکل کر روانہ ہوئے اور سب نے بیویوں اور بچوں سمیت ہم کو شہر کے باہر تک پہنچایا۔ پھر ہم نے سمندر کے کنارے گھٹنے ٹیک کر دعا کی۔(6) اور ایک دوسرے سے وداع ہو کر ہم تو جہاز پر روانہ ہوئے اور وہ اپنے اپنے گھر واپس چلے گئے۔

(7) اور ہم صور سے جہاز کا سفر تمام کرکے پتلمیس میں پہنچے اور برادرانِ دین کو سلام کیا اور ایک دن ان کے ساتھ رہے۔ (8) دوسرے دن ہم روانہ ہو کر قیصریہ میں آئے اور حضرت فلپس مبشر کے گھر جو ان ساتوں میں سے تھا اتر کر ان کے ساتھ رہے ۔ (9) ان کی چار کنواریاں بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں۔(10) اور جب ہم وہاں بہت روز رہے تو اگبس نام ایک نبی یہودیہ سے آیا۔(11) اس نے ہمارے پاس آکر حضرت پولوس کا کمر بند لیا اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر کہا روحِ الہیٰ یوں فرماتا ہے کہ جس شخص کا یہ کمر بند ہے اس کو یہودی یروشلیم میں اسی طرح باندھیں گے اور مشرکین کے ہاتھ میں حوالہ کریں گے ۔(12) جب یہ سنا تو ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے حضرت پولوس کی منت کی کہ یروشلیم کو نہ تشریف لے جائیں۔(13) مگر آپ نے جواب دیا کہ تم کیا کرتے ہو؟ کیوں رو رو کر میرا دل توڑتے ہو؟ میں تو یروشلیم میں سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام نہ صرف باندھے جانے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں۔(14) جب آپ نے نہ مانا تو ہم یہ کہہ کر چپ ہوگئے کہ رضا الہیٰ پوری ہو۔

(15) ان دنوں کے بعد ہم اپنے سفر کا اسباب تیار کر کے یروشلیم کو گئے۔(16) اور قیصریہ سے بھی بعض خدمت گزار ہمارے ساتھ چلے اور ایک پرانے صحابی مناسون کپرسی کو ساتھ لے آئیں تاکہ ہم ان کے مہمان ہوں۔

حضرت یعقوب سے ملاقات

(17) جب ہم یروشلیم میں پہنچے تو برادران دین بڑی خوشی کے ساتھ سے ملے۔(18) اور دوسرے دن حضرت پولوس ہمارے ساتھ حضرت یعقوب کے پاس تشریف لے گئے اور سب بزرگ وہاں حاضر تھے۔(19) آپ نے انہیں سلام کر کے جو کچھ پروردگار نے آپ کی خدمت سے مشرکین میں کیا تھا مفصل بیان کیا۔(20) انہوں نے یہ سن کر پروردگار کی تمجید کی۔ پھر آپ سے کہا اے بھائی آپ تو دیکھتے ہیں کہ یہودیوں میں ہزارہا آدمی ایمان لے آئے ہیں اور وہ سب شریعت کے بارے میں سرگرم ہیں۔(21) اور ان کو آپ کے بارے میں سکھادیا گیا ہے کہ آپ مشرکین میں رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہہ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر جانے کی تعلیم دیتے ہیں کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ موسوی رسموں پر چلو۔(22) پس کیا کیا جائے ؟ لوگ ضرور سنیں گے کہ آپ آئے ہیں۔(23) اس لئے جو ہم آپ سے کہتے ہیں وہ کیجئے۔ ہمارے ہاں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے منت مانی ہے۔(24) انہیں لے کر اپنے آپ کو ان کے ساتھ پاک کریں اور ان کی طرف سے کچھ خرچ کریں تاکہ وہ سر منڈائیں تو سب جان لیں گے کہ جو باتیں انہیں آپ کے بارے میں سکھائی گئی ہیں ان کی کچھ اصل نہیں بلکہ آپ تو خود بھی شریعت پر عمل کر کے پرہیزگاری سے چلتے ہیں۔(25) مگر مشرکین میں سے جو ایمان لائے ان کی بابت ہم نے یہ فیصلہ کر کے لکھا تھا کہ وہ صرف معبودوں کی قربانی کے گوشت سے اور لہو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرام کاری سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔(26) اس پر حضرت پولوس نے ان آدمیوں کے لے کر اور دوسرے دن اپنے آپ کو ان کے ساتھ پاک کر کے بیت اللہ میں تشریف لے گئے اور خبر دی کہ جب تک ہم میں سے ہر ایک نذر نہ چڑھائی جائے پاکیزگی کے دن پورے کریں گے۔

بیت اللہ میں گرفتاری

(27) جب وہ سات دن پورے ہونے کو تھے تو آسیہ کے یہودیوں نے آپ کو بیت اللہ میں دیکھ کر سب لوگوں میں ہلچل مچائی اور یوں چلاّ کر آپ کو پکڑلیا۔(28) کہ اے اسرائیلیو! مدد کرو۔ یہ وہی آدمی ہے جو ہر جگہ سب آدمیوں کو امت اور شریعت اور اس مقام کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ اس نے مشرکین کو بھی بیت اللہ میں لا کر اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہے۔(29) کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے ترفمس افسی کو آپ کے ساتھ شہر میں دیکھا تھا۔ اسی کی بابت انہوں نے خیال کیا کہ حضرت پولوس اسے بیت اللہ میں لے آئے ہیں۔(30) اور تمام شہر میں ہلچل پڑ گئی اور لوگ دوڑ کر جمع ہوئے اور حضرت پولوس کو پکڑ کر بیت اللہ سے باہر گھسیٹ کر لے گئے اور فوراً دروازے بند کر لئے گئے۔(31) جب وہ آپ کو قتل کرنا چاہتے تھے تو اوپر سپاہ کے قائد کے پاس خبر پہنچی کہ تمام یروشلیم میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔(32) وہ اسی دم سپاہیوں اور صوبہ داروں کو لے کر ان کے پاس نیچے دوڑ آیا اور وہ

پلٹن کے سردار اور سپاہیوں کو دیکھ کر حضرت پولوس کی مارپیٹ سے باز آئے۔ (33) اس پر سپاہ کے قائد نے نزدیک آکر آپ کو گرفتار کیا اور دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دے کر پوچھنے لگا کہ یہ کون ہے اور اس نے کیا کیا ہے؟ (34) بھیڑ میں سے بعض کچھ چلائے اور بعض کچھ۔ پس جب ہلڑ کے سبب کچھ حقیقت دریافت نہ کرسکا تو حکم دیا کہ آپ کو قلعہ میں لے جائیں۔(35) جب سیڑھیوں پر پہنچے تو بھیڑ کی زبردستی کے سبب سے سپاہیوں کو آپ کو اٹھا کر لے جانا پڑا۔ (36) کیونکہ لوگوں کی بھیڑ یہ چلاتی ہوئی آپ کے پیچھے پڑی کہ آپ کا کام تمام کریں۔

حضرت پولوس اپنا دفاع کرتے ہیں

(37) اور جب حضرت پولوس کو قلعہ کے اندر لے جانے کو تھے آپ نے سپاہ کے قائد سے فرمایا کیا مجھے اجازت ہے کہ تم سے کچھ کہوں؟ اس نے کہا کیا تم یونانی جانتے ہو؟ (38) کیا تم وہ مصری نہیں جو اس سے پہلے غازیوں میں سے چار ہزار آدمیوں کو باغی کر کے جنگل میں لے گیا؟ (39) حضرت پولوس نے فرمایا میں یہودی آدمی کلکیہ کے مشہور شہر ترسس کا باشندہ ہوں ۔ میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کی اجازت دو۔(40) جب اس نے آپ کو اجازت دی تو حضرت پولوس نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ہاتھ سے اشارہ کیا۔ جب وہ چپ چاپ ہوگئے تو عبرانی زبان میں یوں فرمانے لگے کہ۔

رکوع 22

(1) اے بھائیو! اور بزرگو! میرا عذر سنو جو اب تم سے بیان کرتا ہوں۔

(2)جب انہوں نے سنا کہ ہم سے عبرانی زبان میں بولتے ہیں تو اور بھی چپ چاپ ہوگئے۔ پس آپ نے فرمایا:

(3)میں یہودی ہوں اور کلکیہ کے شہر ترسس میں پیدا ہوا مگر میری تربیت اس شہر میں امام گملی ایل کے قدموں میں ہوئی اور میں نے باپ دادا کی شریعت کی خاص پابندی کی تعلیم پائی اور پروردگار کی راہ میں ایسا سرگرم تھا جیسے تم سب آج کے دن ہو۔(4) چنانچہ میں مردوں اور عورتوں کو باندھ باندھ کر اور قیدخانہ میں ڈال ڈال کر مسیحی طریق والوں کو یہاں تک ستایا کہ مروا بھی ڈالا۔ (5) چنانچہ امامِ اعظم اور سب بزرگ میرے گواہ ہیں کہ ان سے میں برادرانِ دین کے نام خط لے کر دمشق کو روانہ ہوا تاکہ جتنے وہاں ہوں انہیں بھی باندھ کر یروشلیم میں سزا دلانے کو لاؤں۔

حضرت پولوس اپنی شہادت دیتے ہیں

(6) جب میں سفر کرتا کرتا دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب یکایک ایک بڑا نور ۔ آسمان سے میرے گرد آچمکا۔ (7) اور میں زمین پر گر پڑا اور یہ آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل ! تم مجھے کیوں ستاتے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ اے مولا آپ کون ہیں؟ انہوں نے جواب میں مجھ سے فرمایا کہ میں عیسیٰ مسیح ہوں جسے تم ستاتے ہو؟(9)اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا لیکن جو مجھ سے بولتے تھے ان کی آواز نہ سنی۔ (10) میں نے کہا اے مولا میں کیا کروں؟ مولا نے مجھ سے فرمایا اٹھ کر دمشق

میں جاؤ۔ جو کچھ تمہارے کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے وہاں تم سے سب کہا جائے گا۔ (11) جب مجھے اس نور کی بزرگی کے سبب سے کچھ دکھائی نہ دیا تو میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دمشق میں لے گئے ۔(12) اور حننیاہ نام ایک شخص جو شریعت کے موافق دین دار اور وہاں کے سب رہنے والے یہودیوں کے نزدیک پرہیز گار تھا۔ (13) میرے پاس آئے اور کھڑے ہو کر مجھ سے کہا بھائی ساؤل پھر بینا ہو! اسی گھڑی بینا ہو کر میں نے انہیں دیکھا۔ (14) انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ دادا کے رب نے تم کو اس لئے مقرر کیا ہے کہ تم اس کی رضا کو جانو اور اس (یعنی سیدنا عیسیٰ) عادل کو دیکھو اور اس کی آواز سنو۔(15) کیونکہ تم اس کی طرف سے سب آدمیوں کے سامنے ان باتوں کے گواہ ہوگے جو تم نے دیکھی اور سنی ہیں۔(16) اب کیوں دیر کرتے ہو؟ اٹھ کر اصطباغ لو اور اس کا نام لے کر اپنے گناہوں کو دھوڈالو۔(17) جب میں یروشلیم میں آکر بیت اللہ میں دعا کررہا تھا تو ایسا ہوا کہ میں حالت وجد میں ہو گیا۔ (18) اور ان (یعنی سیدنا عیسیٰ) کو دیکھا کہ مجھ سے فرماتے ہیں جلدی کرو اور فوراً یروشلیم سے نکل جاؤ کیونکہ وہ میرے حق میں شہادت قبول نہ کریں گے ۔(19) میں نے کہا مولاوہ خود جانتے ہیں کہ جو آپ پر ایمان لائے ، میں ان کو قید کراتا اور جا بجا عبادت خانوں میں پٹواتا تھا۔(20) اور جب آپ کے شہید ستفنس کا خون بہایا جاتا تھا تو میں بھی وہاں کھڑا تھا اور اس کے قتل پر راضی تھا اور اس کے قاتلوں کے کپڑوں کی حفاظت کرتا تھا۔ (21) سیدنا عیسیٰ مسیح نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ۔ میں تمہیں مشرکین کے پاس دور دور بھیجوں گا۔

(22)وہ اس تک تو حضرت پولوس کی سنتے رہے ۔ پھر بلند آواز سے چلائے کہ ایسے شخص کو زمین پر سے فنا کردیں! اس کا زندہ رہنا مناسب نہیں۔(23) جب وہ چلاتے اور اپنے کپڑے پھینکتے اور خاک اڑاتے تھے۔ (24) تو سپاہ کے قائد نے حکم دے کر کہا کہ آپ کو قلعہ میں لے جائیں اور کوڑے مار کر آپ کا بیان لیں تاکہ مجھے معلوم ہو کہ وہ کس سبب سے آپ کی مخالفت میں یوں چلاتے ہیں۔(25) جب انہوں نے آپ کو تسموں سے باندھ لیا تو حضرت پولوس نے اس صوبہ دار سے جو پاس کھڑا تھا کہا کیا تمہیں جائز ہے کہ ایک رومی آدمی کے کوڑے مارو اور وہ بھی قصور ثابت کے بغیر؟(26) صوبہ دار یہ سن کر سپاہ کے قائد کے پاس گیا اور اسے خبر دے کر کہا تم کیا کرتے ہو؟ یہ تو رومی آدمی ہے۔(27) سپاہ کے قائد نے آپ کے پاس آکر کہا مجھے بتاؤ۔ کیا تم رومی ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ (28) سپاہ کے قائد نے جواب دیا کہ میں نے بڑی رقم دے کر رومی ہونے کا رتبہ حاصل کیا۔ حضرت پولوس نے کہا میں تو پیدائشی رومی ہوں۔(29) پس جو آپ کا بیان لینے کو تھے فوراً آپ سے الگ ہوگئے اور سپاہ کا قائد بھی یہ معلوم کرکے ڈر گیا کہ جس کو میں نے باندھا ہے وہ رومی ہے۔

حضرت پولوس صدر عدالت کے سامنے

(30) صبح کو یہ حقیقت معلوم کرنے کے ارادہ سے کہ یہودی آپ پر کیا الزام لگاتے ہیں اس نے آپ کو کھول دیا اور امامِ اعظم اور سب صدرِ عدالت والوں کو جمع ہونے کا حکم دیا اور حضرت پولوس کو نیچے لے جا کر ان کے سامنے کھڑا کردیا۔

رکوع 23

(1)حضرت پولوس نے صدر عدالت والوں کو غور سے دیکھ کر فرمایا اے بھائیو! میں نے آج تک کمال نیک نیتی سے پروردگار کے واسطے عمر گزاری ہے۔(2) امام اعظم حننیاہ نے ان کو جو حضرت پولوس کے پاس کھڑے تھے حکم دیا کہ آپ کو طمانچہ ماریں۔(3) حضرت پولوس نے اس سے فرمایا اے سفیدی پھری ہوئی دیوار! پروردگار تمہیں مارے گا۔ تم شریعت کے موافق میرا انصاف کرنے کو بیٹھو ہو اور کیا شریعت کے برخلاف مجھے مارنے کا حکم دیتے ہو؟ (4) جو پاس کھڑے تھے انہوں نے کہا کیا تم پروردگار کے امامِ اعظم کو برا کہتے ہو؟ (5) حضرت پولوس نے فرمایا اے بھائیو!مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ امامِ اعظم ہیں کیونکہ لکھا ہے کہ اپنی قوم کے امام کو برا نہ کہو۔ (6) جب حضرت پولوس نے یہ معلوم کیا کہ بعض صدوقی ہیں اور بعض فریسی تو عدالت میں پکار کرفرمایا اے بھائیو! میں فریسی اور فریسیوں کی اولاد ہوں۔مردوں کی امید اور قیامت کے بارے میں مجھ پر مقدمہ ہورہا ہے۔ (7) جب آپ نے یہ فرمایا تو فریسیوں اور صدوقیوں میں تکرار ہوئی اور حاضرین میں پھوٹ پڑگئی ۔(8) کیونکہ صدوقی تو کہتے ہیں کہ نہ قیامت ہوگی نہ کوئی فرشتہ ہے نہ روح مگر فریسی دونوں کا اقرار کرتے ہیں۔(9) پس بڑا شور ہوا اور فریسیوں کے فرقہ کے بعض فقیہ اٹھے اوریوں کہہ کر جھگڑنے لگے کہ ہم اس آدمی میں کچھ برائی نہیں پاتے اور اگر کسی روح یا فرشتہ نے اس سے کلام کیا ہو تو پھر کیا؟(10) اور جب بڑی تکرار ہوئی تو سپاہ کے قائد نے اس خوف سے کہ مبادا حضرت پولوس کے ٹکڑے کردیئے جائیں فوج کو حکم دیا کہ اتر کرآپ کو ان میں سے زبردستی نکالیں اور قلعہ میں لے آئیں۔

(11)اسی رات سیدنا عیسیٰ مسیح آپ کے پاس آکھڑے ہوئے اور فرمایا تسلی رکھو جیسے تم نے میری بابت یروشلیم میں شہادت دی ہے ویسے ہی تمہیں روم میں بھی میری شہادت دینا ہوگی۔

حضرت پولوس کے قتل کی سازش

(12)جب دن ہوا تو یہودیوں نے ایکا کرکے اور لعنت کی قسم کھا کر کہ جب تک ہم پولوس کو قتل نہ کرلیں نہ کچھ کھائیں گے نہ پیئیں گے ۔(13)اور جنہوں نے آپس میں یہ سازش کی وہ چالیس سے زیادہ تھے۔ (14) پس انہوں نے امامِ اعظم اور بزرگوں کے پاس جا کرکہا کہ نے سخت لعنت کی قسم کھائی ہے کہ جب تک پولوس کو قتل نہ کرلیں کچھ نہ چکھیں گے ۔(15) پس اب تم صدر عدالت والوں سے مل کر سپاہ کے قائد سے عرض کرو کہ اسے تمہارے پاس لائے ۔ گویا تم اس کے معاملہ کی حقیقت زیادہ دریافت کرنا چاہتے ہو اور ہم اس کے پہنچنے سے پہلے اسے مار ڈالنے کو تیار ہیں۔ (16) لیکن حضرت پولوس کا بھانجا ان کی گھات کا حال سن کرآیا اور قلعہ میں جا کر حضرت پولوس کو خبر دی۔ (17) حضرت پولوس نے صوبہ داروں میں سے ایک کو بلا کر فرمایا اس جوان کو سپاہ کے قائد کے پاس لے جاؤ۔ یہ اس سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔(18) پس اس نے اس کو سپاہ کےقائد کے پاس لے جا کرکہا کہ پولوس قیدی نے مجھے بلا کر درخواست کی کہ اس جوان کو آپ کے پاس لاؤں کہ آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ (19)

سپاہ کے قائد نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اور الگ لے جا کر پوچھا کہ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو؟ (20) اس نے کہا یہودیوں نے ایکا کیا ہے کہ آپ سے درخواست کریں کہ کل پولوس کو صدر عدالت میں لائے ۔ گویا آپ اس کے حال کی اور بھی تحقیقات کرنا چاہتے ہیں۔(21) لیکن آپ ان کی نہ ماننا کیونکہ ان میں چالیس شخص سے زیادہ ان کی گھات میں ہیں جنہوں نے لعنت کی قسم کھائی ہے کہ جب تک انہیں مار نہ ڈالیں نہ کھائیں گے نہ پئیں گے اور اب وہ تیار ہیں۔ صرف آپ کے وعدہ کا انتظار ہے۔(22) پس سپاہ کے قائد نے جوان کو یہ حکم دے کر رخصت کیا کہ کسی سے نہ کہنا کہ تم نے مجھ پر ظاہر کیا۔

حضرت پولوس فیلکس حاکم (گورنر) کے سامنے

(23) اور دو صوبہ داروں کو پاس بلا کر کہا کہ دو سپاہی اور ستر سوار اور دو سو نیزہ بردار پہر رات گئے قیصریہ جانے کو تیار رکھنا۔ (24) اور حکم دیا کہ حضرت پولوس کی سواری کے لئے جانوروں کو بھی حاضر کریں تاکہ آپ کو فیلکس حاکم کے پاس صحیح سلامت پہنچادیں۔(25) اور اس مضمون کا خط لکھا۔

(26) کلودیس لوسیاس کا فیلکس بہادر حاکم کو سلام۔ (27) اس شخص کو یہودیوں نے پکڑ کر مار ڈالنا چاہا مگر جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ رومی ہے تو فوج سمیت چڑھ گیا اور چھڑا لیا۔ (28) اور اس بات کے دریافت کرنے کا ارادہ کرکے وہ کس سبب سے اس پر نالش کرتے ہیں اسے ان کی صدر عدالت میں لے گیا۔(29) اور معلوم ہوا کہ وہ اپنی شریعت کے مسئلوں کی بابت اس پر نالش کرتے ہیں لیکن اس پر کوئی ایسا الزام نہیں لگایا گیا کہ قتل یا قید کے لائق ہو۔(30) اور جب مجھے اطلاع ہوئی کہ اس شخص کے برخلاف سازش ہونے والی ہے تو میں نے اسے فوراً آپ کے پاس بھیج دیا ہے اور اس کے مدعیوں کو بھی حکم دے دیا ہے کہ آپ کے سامنے اس پر دعویٰ کریں۔

(31) پس سپاہیوں نے حکم کے موافق حضرت پولوس کو لے کر راتوں رات انتیپترس میں پہنچادیا۔(32) اور دوسرے دن سواروں کو آپ کے ساتھ جانے کے لئے چھوڑ کر خود قلعہ کو روانہ ہوا۔(33) انہوں نے قیصریہ میں پہنچ کر حاکم کو خط دیئے اور حضرت پولوس کو بھی اس کے آگے حاضر کیا۔(34) اس نے خط پڑھ کر پوچھا کہ یہ کس صوبہ کا ہے؟ اور یہ معلوم کرکے کہ کلکیہ کا ہے۔(35) آپ سے کہا کہ جب تمہارے مدعی بھی حاضر ہوں گے تو میں تمہارا مقدمے کا فیصلہ کروں گا اور آپ کو ہیرودیس کے قلعہ میں قید رکھنے کا حکم دیا۔

یہودیوں کی الزام تراشی

رکوع 24

(1) پانچ دن کے بعد امامِ اعظم حننیاہ بعض بزرگوں اور ترطلس نام ایک وکیل کو ساتھ لے کر وہاں آیا اور انہوں نے حاکم کے سامنے حضرت پولوس کے خلاف فریاد کی۔(2) جب آپ بلائے گئے تو ترطلس الزام لگا کر کہنے لگا کہ :

اے فیلکس بہادر ! چونکہ آپ کے وسیلہ سے ہم بڑے امن میں ہیں اور آپ کی دور اندیشی سے اس قوم کے فائدہ کے لئے خرابیوں کی اصلاح ہوتی ہے۔(3)ہم ہر طرح اور ہر جگہ ازحد احسان مندی کے ساتھ آپ کا احسان مانتے ہیں ۔ (4) مگر اس لئے کہ آپ زیادہ تکلیف نہ دیں میں آپ کی منت کرتاہوں کہ آپ اپنی مہربانی سے ہماری دوایک باتیں سن لیں۔(5) کیونکہ ہم نے اس شخص کو مفسد اور دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں کے بدعتی فرقہ کا سرگرہ پایا۔(6) اس نے بیت اللہ کو ناپاک کرنے کی بھی کوشش کی تھی اور ہم نے اسے پکڑا (اور ہم نے چاہا کہ اپنی شریعت کے موافق اس کی عدالت کریں۔)(7) لیکن لوسیاس سردار آکر بڑی زبردستی سے اسے ہمارے ہاتھ سے چھین لے گیا۔(8) اور اس کے مدعیوں کو حکم دیا کہ آپ کے پاس جائیں)۔اسی سے تحقیق کرکے تو آپ ان سب باتوں کو دریافت کرسکتےہیں جن کا ہم اس پر الزام لگاتےہیں ۔ (9) اور یہودیوں نے بھی اس دعویٰ میں متفق ہوکر کہا کہ یہ باتیں اسی طرح ہیں۔

فیلکس کے سامنے حضرت پولوس کا دفاع

(10)جب حاکم نے حضرت پولوس کو بولنے کا اشارہ کیا تو آپ نے فرمایا:

چونکہ میں جانتاہوں کہ آپ بہت برسوں سے اس قوم کی عدالت کرتےہیں اس لئے میں تسلی سے اپنا عذر بیان کرتاہوں۔(11) آپ دریافت کرسکتےہیں کہ بارہ دن سے زیادہ نہیں ہوئے کہ میں یروشلیم میں عبادت کرنے گیا تھا۔(12) اور انہوں نے مجھے نہ بیت اللہ میں کسی کے ساتھ بحث کرتے یا لوگوں میں فساد اٹھاتے پایا نہ عبادت خانوں میں نہ شہر میں۔(13) اور نہ ان باتوں کو جن کا مجھ پر اب الزام لگاتے ہیں آپ کے ثابت کرسکتے ہیں۔(14)لیکن آپ کے سامنے یہ اقرار کرتاہوں کہ جس طریق کو وہ بدعت کہتےہیں اسی کے مطابق میں اپنے باپ دادا کے پروردگار کی بندگی کرتاہوں اور جو کچھ توریت شریف اور صحائف انبیاء میں مرقوم ہے اس سب پر میرا ایمان ہے۔(15)اور پروردگار سے اسی بات کی امید رکھتا ہوں جس کے وہ خود بھی منتظر ہیں کہ دیانتداروں اور بددیانتوں دونوں کی قیامت ہوگی۔(16) اسی لئے میں خود بھی کوشش میں رہتا ہوں کہ پروردگار اورآدمیوں کے سامنے میرا ضمیر مجھے کبھی ملامت نہ کریں۔(17)بہت برسوں کے بعد میں اپنی قوم کو خیرات پہنچانے اور نذریں چڑھانے آیا تھا۔(18)انہوں نے بغیر ہنگامہ یا بلوے کے مجھے طہارت کی حالت میں یہ کام کرتے ہوئے بیت اللہ میں پایا۔ ہاں آسیہ کے چند یہودی تھے۔ (19) اور اگر ان کا مجھ پر کچھ دعویٰ تھا تو انہیں آپ کے سامنے حاضر ہوکر فریاد کرنا واجب تھا۔(20) یا یہی خود کہیں کہ جب میں صدر عدالت کے سامنے کھڑا تھا تو مجھ میں کیا برائی پائی تھی۔(21)سوا اس ایک بات کے کہ میں نے ان میں کھڑے ہوکر بلند آواز سے کہا تھا کہ مردوں کی قیامت کے بارے میں آج مجھ پر تمہارے سامنے مقدمہ ہورہاہے۔(22) فیلکس نے جو صحیح طور پر اس طریق سے واقف تھا یہ کہہ کر مقدمہ کو ملتوی کردیا کہ جب سپاہ کا قائد لوسیاس آئے گا تو میں تمہارے مقدمہ کا فیصلہ

کروں گا۔(23) اور صوبہ دار کو حکم دیا کہ اس کو قید میں تو رکھو مگر آرام سے رکھنا اور اس کے دوستوں میں سے کسی کو اس کی خدمت کرنے سے منع نہ کرنا۔

حضرت پولوس فیلکس اور دروسلہ کے سامنے

(24) اور چند روز کے بعد فیلکس اپنی بیوی دروسلہ کو جو یہودی تھی ساتھ لے کر آیا اور حضرت پولوس کو بلوا کر آپ سے سیدنا عیسیٰ مسیح کے دین کی کیفیت سنی۔(25) اور جب حضرت پولوس سچائی اور پرہیزگاری اور آئندہ عدالت کا بیان کر رہے تھے تو فیلکس نے دہشت کھا کر جواب دیا کہ اس وقت تم جاؤ۔ فرصت پا کر تمہیں پھر بلاؤں گا۔(26) اسے حضرت پولوس سے کچھ روپے ملنے کی امید بھی تھی اس لئے آپ کو اور بھی بلا بلا کر آپ کے ساتھ گفتگو کیا کرتا تھا۔(27) لیکن جب دو برس گذر گئے تو پرکیس فیستس، فیلکس کی جگہ مقرر ہوا اور فیلکس یہودیوں کو اپنا احسان مند کرنے کی غرض سے حضرت پولوس کو قید ہی میں چھوڑ گیا۔

حضرت پولوس کی قیصر کے ہاں اپیل

رکوع 25

(1) پس فیستس صوبہ میں داخل ہو کر تین روز کے بعد قیصریہ سے یروشلیم کو گیا۔(2) اور امامِ اعظم اور یہودیوں کے رئیسوں نے اس کے ہاں حضرت پولوس کے خلاف فریاد کی۔(3) اور آپ کی مخالفت میں یہ رعایت چاہی کہ وہ آپ کو یروشلیم میں بلا بھیجیں اور گھات میں تھے کہ آپ کو راہ میں مار ڈالیں۔(4) مگر فیستس نے جواب دیا کہ پولوس تو قیصریہ میں قید ہے اور میں جلد وہاں جاؤں گا۔ (5) پس تم میں سے جو اختیار والے ہیں وہ ساتھ چلیں اور اگر اس شخص میں کچھ بے جا بات ہو تو اس کی فریاد کریں۔

(6) وہ ان میں آٹھ دس دن رہ کر قیصریہ کو گیا اور دوسرے دن تختِ عدالت پر بیٹھ کر حضرت پولوس کو لانے کا حکم دیا۔(7) جب آپ حاضر ہوئے تو جو یہودی یروشلیم سے آئے تھے وہ آپ کے آس پاس کھڑے ہو کر آپ پر بہتیرے سخت الزام لگانے لگے مگر ان کو ثابت نہ کر سکے۔(8) لیکن حضرت پولوس نے یہ عذر کیا کہ میں نے نہ تو کچھ یہودیوں کی شریعت کا گناہ کیا ہے نہ بیت اللہ کا نہ قیصر کا۔(9) مگر فیستس نے یہودیوں کو اپنا احسان مند بنانے کی غرض سے حضرت پولوس کو جواب دیا کہ تمہیں یروشلیم جانا منظور ہے کہ تمہارا مقدمہ وہاں میرے سامنے فیصل ہو؟ (10) حضرت پولوس نے فرمایا میں قیصر کے تختِ عدالت کے سامنے کھڑا ہوں۔ میرا مقدمہ کا فیصلہ یہیں ہونا چاہیے۔ یہودیوں کا میں نے کچھ قصور نہیں کیا۔چنانچہ آپ بھی خوب جانتے ہیں۔(11) اگر بدکار ہوں یا میں نے قتل کے لائق کوئی کام کیا ہے تو مجھے مرنے سے انکار نہیں لیکن جن باتوں کا وہ مجھ پر الزام

لگاتے ہیں اگر ان کی کچھ اصل نہیں تو ان کی رعایت سے کوئی مجھ کو ان کے حوالہ نہیں کرسکتا۔میں قیصر کے ہاں اپیل کرتا ہوں۔ (12) پھر فیستس نے صلاح کاروں سے مصلحت کرکے جواب دیا تم نے قیصر کے ہاں اپیل کی ہے تو قیصر ہی کے پاس جاؤ گے۔

حضرت پولوس اگرپا اور برنیکے کے سامنے

(13)اور کچھ دن گذرنے کے بعد اگرپا بادشاہ اور برنیکے نے قیصر یہ میں آکر فیستس سے ملاقات کی ۔(14)اور ان کے کچھ عرصہ وہاں رہنے کے بعد فیستس نے حضرت پولوس کے مقدمہ کا حال بادشاہ سے یہ کہہ کر بیان کیا کہ ایک شخص کو فیلکس قید میں چھوڑ گیا ہے۔(15) جب میں یروشلیم میں تھا تو امامِ اعظم اور یہودیوں کے بزرگوں نے اس کے خلاف فریاد کی اور سزا کے حکم کی درخواست کی ۔ (16) ان کو میں نے جواب دیا کہ رومیوں کا یہ دستور نہیں کہ کسی آدمی کو رعایتہً سزا کے لئے حوالہ کریں جب تک کہ مدعا علیہ کو اپنے مدعیوں کے روبرو ہو کر دعویٰ کے جواب دینے کا موقع نہ ملے۔(17) پس جب وہ یہاں جمع ہوئے تو میں نے کچھ دیر نہ کی بلکہ دوسرے ہی دن تختِ عدالت پر بیٹھ کر اس آدمی کو لانے کا حکم دیا۔(18) مگر جب اس کے مدعی کھڑے ہوئے تو جن برائیوں کا مجھے گمان تھا ان میں سے انہوں نے کسی کا الزام اس پر نہ لگایا۔(19) بلکہ اپنے دین اور کسی شخص عیسیٰ کی بابت اس سے بحث کرتے تھے جو مر گیا تھا اور پولوس اس کو زندہ بتاتا ہے۔(20)چونکہ میں ان باتوں کی تحقیقات کی بابت الجھن میں تھا اس لئے اس سے پوچھا کیا تم یروشلیم جانے کو راضی ہو کہ وہاں ان باتوں کا فیصلہ ہو؟(21)مگر جب حضرت پولوس نے اپیل کی کہ میرا مقدمہ شہنشاہ کی عدالت میں فیصل ہو تو میں نے حکم دیا کہ جب تک اسے قیصر کے پاس نہ بھیجوں وہ قید رہے۔(22) اگرپا نے فیستس سے کہا میں بھی اس آدمی کی سننا چاہتا ہوں ۔ اس نے کہا آپ کل سن لیجئے گا۔

(23) پس دوسرے دن جب اگرپا اور برنیکے بڑی شان وشوکت سے سپاہ کے قائد اور شہر کے رئیسوں کے ساتھ دیوان خانہ میں داخل ہوئے تو فیستس کے حکم سے حضرت پولوس کو حاضر کیا گیا۔(24) پھر فیستس نے کہا اے اگرپا بادشاہ اور اے سب حاضرین تم اس شخص کو دیکھتے ہو جس کی بابت یہودیوں کی ساری گروہ نے یروشلیم میں اور یہاں بھی چلا چلا کر مجھ سے عرض کی کہ اس کا آگے کو جیتا رہنا مناسب نہیں۔(25) لیکن مجھے معلوم ہوا کہ اس نے قتل کے لائق کچھ نہیں کیا اور جب اس نے خود شہنشاہ کے ہاں اپیل کی تو میں نے اس کو بھیجنے کی تجویز کی۔(26) اس کی نسبت مجھے کوئی ٹھیک بات معلوم نہیں کہ سرکارِ عالی کو لکھوں۔اس واسطے میں نے اس کو تمہارے آگے اور خاص کر اے اگرپا بادشاہ آپ کے حضور حاضر کیا ہے تاکہ تحقیقات کے بعد لکھنے کے قابل کوئی بات نکلے۔(27) کیونکہ قیدی کے بھیجتے وقت ان الزاموں کو جو اس پر لگائے گئے ہوں ظاہر نہ کرنا مجھے خلاف عقل معلوم ہوتا ہے۔

حضرت پولوس اگرپا کے سامنے اپنا دفاع کرتے ہیں

رکوع 26

(1) اگرپا نے حضرت پولوس سے کہا تمہیں اپنے لئے بولنے کی اجازت ہے۔ حضرت پولوس ہاتھ بڑھا کر اپنا جواب پیش کرنے لگے کہ

(2) اے اگرپا بادشاہ جتنی باتوں کی یہودی مجھ پر نالش کرتے ہیں آج آپ کے سامنے ان کی جواب دہی کرنا اپنی خوش نصیبی جانتا ہوں۔ (3) خاص کر اس لئے کہ آپ یہودیوں کی سب رسموں اور مسئلوں سے واقف ہیں۔ پس میں منت کرتا ہوں کہ تحمل سے میری سنئیے۔ (4) سب یہودی جانتے ہیں کہ اپنی قوم کے درمیان اور یروشلیم میں شروع جوانی سے میرا چال چلن کیسا رہا۔ (5) چونکہ وہ شروع سے مجھے جانتے ہیں اگر چاہیں تو گواہ ہوسکتے ہیں کہ میں فریسی ہو کر اپنے دین کے سب سے زیادہ پابند مذہب فرقہ کی طرح زندگی گذارتا تھا۔ (6) اور اب اس وعدہ کی امید کے سبب سے مجھ پر مقدمہ ہورہا ہے جو پروردگارِ عالم نے ہمارے باپ دادا سے کیا تھا۔ (7) اسی وعدہ کے پورا ہونے کی امید پر ہمارے بارہ کے بارہ قبیلے دل وجان سے رات دن عبادت کیا کرتے ہیں۔ اسی امید کے سبب سے اے بادشاہ ! یہودی مجھ پر نالش کرتے ہیں۔ (8) جب کہ پروردگار مردوں کو زندہ کرتا ہے تو یہ بات تمہارے نزدیک کیوں غیر معتبر سمجھی جاتی ہے ؟ (9) میں نے بھی سمجھا تھا کہ عیسیٰ ناصری کے نام کی طرح طرح سے مخالفت کرنا مجھ پر فرض ہے۔ (10) چنانچہ میں نے یروشلیم میں ایسا ہی کیا اور امامِ اعظم کی طرف سے اختیار پا کر بہت سے پارساؤں کو قید میں ڈالا اور جب وہ قتل کئے جاتے تھے تو میں بھی یہی رائے دیتا تھا۔ (11) اور ہر عبادت خانہ میں انہیں سزا دلا دلا کر زبردستی ان سے کفر کہلواتا تھا بلکہ ان کی مخالفت میں ایسا دیوانہ بنا کہ غیر شہروں میں بھی جا کر انہیں ستاتا تھا۔

حضرت پولوس اپنی شہادت دہراتے ہیں

(12) اسی حال میں امام اعظم سے اختیار اور پروانے لے کر دمشق کو جارہا تھا۔ (13) تو بادشاہ سلامت میں نے دوپہر کے وقت راہ میں یہ دیکھا کہ سورج کے نور سے زیادہ ایک نور آسمان سے میرے اور میرے ہم سفروں کے گرداگرد آچمکا۔ (14) جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو میں نے عبرانی زبان میں یہ آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل تم مجھے کیوں ستاتے ہو؟ پینے کی آر پر لات مارنا تمہیں دشوار ہے۔ (15) میں نے کہا اے مالک آپ کون ہیں ؟ مالک نے فرمایا میں عیسیٰ ہوں جسے تم ستاتے ہو۔ (16) لیکن اٹھو اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کیونکہ میں اس لئے تم پر ظاہر ہوا ہوں کہ تمہیں ان چیزوں کا بھی خادم اور گواہ مقرر کروں جن کی شہادت کے لئے تم نے مجھے دیکھا ہے اور ان کا بھی جن کی گواہی کے لئے میں تم پر ظاہر ہوا کروں گا۔ (17) اور میں تمہیں اس امت اور مشرکین سے بچاتا رہوں گا جن کے پاس تمہیں اس لئے بھیجتا ہوں (18) کہ تم ان کی آنکھیں کھول دو تا کہ اندھیرے ، سے روشنی

کی طرف اور شیطان کے اختیار سے پروردگار کی طرف رجوع لائیں اور مجھ پر ایمان لانے کے باعث گناہوں کی معافی اور ایمانداروں میں شریک ہوکر میراث پائیں۔

حضرت پولوس کی تبلیغی خدمت

(19)اس لئے بادشاہ سلامت ! میں اس آسمانی کشف کا نافرمان نہ ہوا۔(20) بلکہ پہلے دمشقیوں کو پھر یروشلیم اور سارے ملک یہودیہ کے باشندوں کو اور مشرکین کو سمجھاتا رہا کہ توبہ کریں اور پروردگار کی طرف رجوع لاکر توبہ کے موافق کام کریں۔(21) انہی باتوں کے سبب سے یہودیوں نے مجھے بیت اللہ میں پکڑ کر مار ڈالنے کی کوشش کی۔(22) لیکن پروردگار کی مدد سے میں آج تک قائم ہوں اور چھوٹے بڑے کے سامنے شہادت دیتا ہوں اور ان باتوں کے سوا کچھ نہیں کہتا جن کی پیش گوئیاں نبیوں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی کی ہے۔ (23) کہ مسیح کو دکھ اٹھانا ضرور ہے اور سب سے پہلے وہی مُردوں میں زندہ ہوکر اس امت کو اور مشرکین کو بھی منور کریں۔

(24) جب آپ یہ باتیں فرمارہے تھے کہ تو فیستس نے بڑی آواز سے کہا اے پولوس ! تم دیوانے ہو بہت علم نے تمہیں دیوانہ کردیا ہے ۔ (25) حضرت پولوس نے فرمایا عزت مآب فیستس بہادر میں دیوانہ نہیں بلکہ سچائی اور حکمت کی باتیں کہتاہوں۔(26)چنانچہ بادشاہ جس سے میں دلیرانہ کلام کرتا ہوں یہ باتیں جانتےہیں اور مجھے یقین ہے کہ ان باتوں میں سے کوئی ان سے چھپی نہیں کیونکہ یہ ماجرا کہیں کونے میں نہیں ہوا۔ (27) اگرپا بادشاہ کیا آپ انبیاء کا یقین کرتےہیں ؟میں جانتاہوں کہ آپ یقین کرتے ہیں ۔(28) اگرپا بادشاہ نے حضرت پولوس سے کہا تم تو تھوڑی ہی سی نصیحت کرکے مجھے مسیحی کرلینا چاہتے ہو۔(29) حضرت پولوس نے فرمایا میں پروردگار سے چاہتاہوں کہ تھوڑی نصیحت سے یا بہت سے صرف آپ ہی نہیں بلکہ جتنے لوگ آج میری سنتےہیں میری مانند ہوجائیں سوا ان زنجیروں کے۔

(30) تب بادشاہ اور حاکم اور برنیکے اور ان کے ہم نشین اٹھ کھڑے ہوئے ۔(31) اور الگ جاکر ایک دوسرے سے باتیں کرنے اور کہنے لگے کہ یہ آدمی ایسا تو کچھ نہیں کرتا جو قتل یا قید کے لائق ہو۔(32) اگرپا بادشاہ نے فیستس سے کہا کہ اگر یہ آدمی قیصر کے ہاں اپیل نہ کرتا تو چھوٹ سکتا تھا۔

حضرت پولوس کا روم کی جانب سفر

رکوع 27

(1) جب جہاز پر اطالیہ کو ہمارا جانا ٹھہر گیا انہوں نے حضرت پولوس اور بعض اور قیدیوں کو شہنشاہی پلٹن کے ایک صوبہ دار یولیس نام کے حوالہ کیا۔(2) اور ہم ادرمتیم کے ایک جہاز پر جو آسیہ کے کنارے کی بندرگاہوں میں جانے کو تھا سوار ہو کر روانہ ہوئے اور تھسلنیکے کا ارسترخس مکدنی ہمارے ساتھ تھا۔ (3) دوسرے دن صیدا میں جہاز ٹھہرا اور یولیس نے حضرت پولوس

پر مہربانی کرکے دوستوں کے پاس جانے کی اجازت دی تاکہ آپ کی خاطر داری ہو۔(4) وہاں سے ہم روانہ ہوئے اور کپرس کی آڑ میں ہو کر چلے اس لئے کہ ہوا مخالف تھی۔(5) پھر ہم کلکیہ اور پمفیلیہ کے سمندر سے گذر کر لوکیہ کے شہر مورہ میں اترے۔(6)وہاں صوبہ دار کو اسکندریہ کا ایک جہاز اطالیہ جاتا ہوا ملا۔ پس ہم کو اس میں بٹھادیا۔(7) اور ہم بہت دنوں تک آہستہ آہستہ چل کر جب مشکل سے کندس کے سامنے پہنچے تو اس لئے کہ ہوا ہم کو آگے بڑھنے نہ دیتی تھی سلمونے کے سامنے سے ہو کر کریتے کی آڑ میں چلے۔(8) اور بمشکل اس کے کنارے کنارے چل کر حسین بندر نام ایک مقام میں پہنچے جس سے لسیہ شہر نزدیک تھا۔

(9)جب بہت عرصہ گذر گیا اور جہاز کا سفر اس لئے خطرناک ہو گیا کہ روزہ کا دن گذر چکا تھا تو حضرت پولوس نے انہیں یہ کہہ کر نصیحت کی۔(10) کہ اے صاحبو! مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس سفر میں تکلیف اور بہت نقصان ہو گا۔ نہ صرف مال اور جہاز کا بلکہ ہماری جانوں کا بھی۔(11) مگر صوبہ دار نے ناخدا اور جہاز کے مالک کی باتوں پر حضرت پولوس کی باتوں سے زیادہ لحاظ کیا۔(12) اور چونکہ وہ بندر جاڑوں میں رہنے کے لئے اچھا نہ تھا اس لئے اکثر لوگوں کی صلاح ٹھہری کہ وہاں سے روانہ ہوں اور اگر ہو سکے تو فینکس میں پہنچ کر جاڑا کاٹیں۔ وہ کریتے کا ایک بندر ہے جس کا رخ شمال مشرق اور جنوب مشرق کو ہے۔

سمندر میں طوفان

(13) جب کچھ کچھ دکھنا ہوا چلنے لگی تو انہوں نے یہ سمجھ کر کہ ہمارا مطلب حاصل ہو گیا لنگر اٹھایا اور کریتے کے کنارے کے قریب قریب چلے۔(14) لیکن تھوڑی دیر بعد ایک بڑی طوفانی ہوا جو یورکلون کہلاتی ہے کریتے پر سے جہاز پر آئی۔(15) اور جب جہاز ہوا کے قابو میں آگیا اور اس کا سامنا نہ کرسکا تو ہم نے لاچار ہو کر اس کو بہنے دیا۔(16) اور کودہ نام ایک چھوٹے جزیرہ کی آڑ میں بہتے بہتے ہم بڑی مشکل سے ڈونگی کو قابو میں لائے۔(17) اور جب ملاح اس کو اوپر چڑھا چکے تو جہاز کی مضبوطی کی تدبیریں کرکے اس کو نیچے سے باندھا اور سورتس کے چار بالو میں دھس جانے کے ڈر سے جہاز کا سازو سامان اتار لیا اور اسی طرح بہتے چلے گئے۔(18) مگر جب ہم نے آندھی سے بہت ہچکولے کھائے تو دوسرے دن وہ جہاز کا مال پھینکنے لگے۔(19) اور تیسرے دن انہوں نے اپنے ہی ہاتھوں سے جہاز کے آلات واسباب بھی پھینک دئے۔(20) اور جب بہت دنوں تک نہ سورج نظر آیا نہ تارے اور شدت کی آندھی چل رہی تھی تو آخر ہم کو بچنے کی امید بالکل نہ رہی۔(21) اور جب بہت فاقہ کر چکے تو حضرت پولوس نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر اے صاحبو! لازم تھا کہ تم میری بات مان کر کریتے سے روانہ ہوتے اور یہ تکلیف اور نقصان نہ اٹھاتے۔(22) مگر اب میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تسلی رکھو کیونکہ تم میں سے کسی کی جان کا نقصان نہ ہو گا مگر جہاز کا۔(23) کیونکہ پروردگار جس کا میں ہوں اور جس کی عبادت بھی کرتا ہوں اس کے فرشتہ نے اسی رات کو میرے پاس آکر۔(24) کہا اے پولوس! نہ ڈرو۔ ضرور ہے کہ تم قیصر کے سامنے حاضر ہو اور دیکھو جتنے لوگ تمہارے ساتھ جہاز میں سوار ہیں ان سب کی پروردگار نے تمہاری خاطر جان بخشی کی۔(25) اس لئے اے صاحبو! تسلی رکھو کیونکہ میں پروردگار کا یقین کرتا ہوں کہ جیسا مجھ سے کہا گیا ہے ویسا ہی ہو گا۔(26)

لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم کسی ٹاپو میں جا پڑیں ۔(27) جب چودھویں رات ہوئی اور ہم بحر ادریہ میں ٹکراتے پھرتے تھے تو آدمی رات کے قریب ملاحوں نے اٹکل سے معلوم کیا کہ کسی ملک کے نزدیک پہنچ گئے ۔(28) اور پانی کی تھاہ لے کر بیس پرسہ پایا اور تھوڑا آگے بڑھ کر اور پھر تھاہ لے کر پندرہ پرسہ پایا۔(29) اور اس ڈر سے کہ مبادا چٹانوں پر جا پڑیں جہاز کے پیچھے سے چار لنگر ڈالے اور صبح ہونے کے لئے دعا کرتے رہے۔(30) اور جب ملاحوں نے چاہا کہ جہاز پر سے بھاگ جائیں اور اس بہانہ سے کہ گلہی سے لنگر ڈالیں ڈونگی کو سمندر میں اتارا۔(31) تو حضرت پولوس نے صوبہ دار اور سپاہیوں سے فرمایا کہ اگر یہ جہاز پر نہ رہیں گے تو تم نہیں بچ سکتے۔(32)اس پر سپاہیوں نے ڈونگی کی رسیاں کاٹ کر اسے چھوڑ دیا ۔(33) اور جب دن نکلنے کو ہوا تو حضرت پولوس نے سب کی منت کی کھانا کھالو اور کہا کہ تم کو انتظار کرتے کرتے اور فاقہ کھینچتے کھینچتے آج چودہ دن ہو گئے اور تم نے کچھ نہیں کھایا۔(34) اس لئے تمہاری منت کرتا ہوں کہ کھانا کھالو کیونکہ اس پر تمہاری بہتری موقوف ہے اور تم میں سے کسی کے سر کا ایک بال بیکا نہ ہوگا۔(35) یہ کہہ کر آپ نے روٹی لی اور ان سب کے سامنے پروردگار کا شکر ادا کیا اور توڑ کر کھانے لگے۔(36) پھر ان سب کو تسلی ہوئی اور آپ بھی کھانا کھانے لگے ۔(37) اور ہم سب مل کر جہاز میں دو سو چھہتر آدمی تھے۔(38) جب وہ کھا کر سیر ہوئے تو گیہوں کو سمندر میں پھینک کر جہاز کو ہلکا کرنے لگے۔

جہاز کی تباہی

(39)جب دن نکل آیا تو انہوں نے اس ملک کو نہ پہچانا مگر ایک کھاڑی دیکھی جس کا کنارہ صاف تھا اور صلاح کی کہ اگر ہو سکے تو جہاز کو اس پر چڑھالیں۔(40) پس لنگر کھول کر سمندر میں چھوڑدیئے اور پتواروں کی بھی رسیاں کھول دیں اور اگلا پال ہوا کے رخ پر چڑھا کر اس کنارے کی طرف چلے ۔(41) لیکن ایک ایسی جگہ جا پڑے جس کی دونوں طرف سمندر کا زور تھا اور جہاز زمین پر ٹک گیا۔ پس گلہی تو دھکا کھا کر پھنس گئی مگر دنبالہ لہروں کے زور سے ٹوٹنے لگا۔(42) اور سپاہیوں کی یہ صلاح تھی کہ قیدیوں کو مار ڈالیں کہ ایسا نہ ہو کوئی تیر کر بھاگ جائے ۔(43) لیکن صوبہ دار نے حضرت پولوس کو بچانے کی غرض سے ان کو اس ارادہ سے باز رکھا اور حکم دیا کہ جو تیر سکتے ہیں پہلے کود کر کنارے پر چلے جائیں۔(44) اور باقی لوگ بعض تختوں پر اور بعض جہاز کی اور چیزوں کے سہارے سے چلے جائیں اور اسی طرح سب کے سب خشکی پر سلامت پہنچ گئے۔

حضرت پولوس ملتےِ (جزیرہ مالٹا) میں

رکوع 28

(1)جب ہم پہنچ گئے تو جانا کہ اس ٹاپو کا نام ملتےِ ہے ۔(2)اور ان اجنبیوں نے ہم پر خاص مہربانی کی کیونکہ مینہ کی جھڑی اور جاڑے کے سبب سے انہوں نے آگ جلا کر ہم سب کی خاطر کی ۔(3)جب حضرت پولوس نے لکڑیوں کا گٹھا جمع کرکے آگ میں ڈالا تو ایک سانپ گرمی پا کر نکلا اور آپ کے ہاتھ پر لپٹ گیا۔(4)جس وقت اجنبیوں نے وہ سانپ آپ کے ہاتھ سے لٹکا ہوا دیکھا

تو ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ بیشک یہ آدمی خونی ہے۔ اگرچہ سمندر سے بچ گیا تو بھی عدل اسے جینے نہیں دیتا۔(5) پس آپ نے سانپ کو آگ میں جھٹک دیا اور آپ کو کچھ ضرر نہ پہنچا۔(6) مگر وہ منتظر تھے کہ آپ کا بدن سوج جائے گا یا مر کر یکایک گر پڑیں گے لیکن جب دیر تک انتظار کیا اور دیکھا کہ آپ کو کچھ ضرر نہ پہنچا تو اور خیال کرکے کہا آپ کوئی دیوتا ہیں۔

(7) وہاں سے قریب پبلیس نام اس ٹاپو کے سردار کی ملک تھی اس نے گھر لے جا کر تین دن تک بڑی مہربانی سے ہماری مہمانی کی۔(8) اور ایسا ہوا کہ پبلیس کا باپ بخار اور پیچیس کی وجہ سے بیمار پڑا تھا۔ حضرت پولوس نے اس کے پاس جا کر دعا کی اور اس پر ہاتھ رکھ کر شفا عطا کی۔(9) جب ایسا ہوا تو باقی لوگ جو اس ٹاپو میں بیمار تھے آئے اور اچھے کئے گئے۔(10) اور انہوں نے ہماری بڑی عزت کی اور چلتے وقت جو کچھ ہمیں درکار تھا جہاز پر رکھ دیا۔

ملتے (جزیرہ مالٹا) سے روم کی جانب (11) تین مہینے کے بعد ہم اسکندریہ کے ایک جہاز پر روانہ ہوئے جو جاڑے بھر اس ٹاپو میں رہا تھا اور جس کا نشان دیکسوری تھا۔ (12) اور سرکوسہ میں جہاز ٹھہرا کر تین دن رہے۔(13) اور وہاں سے پھیر کھا کر ریگیم میں آئے اور ایک روز بعد دکھنا چلی تو دوسرے دن پتیلی میں آئے۔(14) وہاں ہم کو برادرانِ دین ملے اور ان کی منت سے ہم سات دن ان کے پاس رہے اور اسی طرح روم تک گئے۔(15) وہاں سے برادرانِ دین ہماری خبر سن کر اسپیس کے چوک اور تین سرای تک ہمارے استقبال کو آئے اور حضرت پولوس نے انہیں دیکھ کر پروردگار کا شکر ادا کیا اور آپ کو تسلی ہوئی۔

حضرت پولوس روم میں

(16) جب ہم روم میں پہنچے تو حضرت پولوس کو اجازت ہوئی کہ اکیلے اس سپاہی کے ساتھ رہیں جو آپ پر پہرا دیتا تھے۔(17) تین روز کے بعد ایسا ہوا کہ آپ نے یہودیوں کے رئیسوں کو بلوایا اور جب جمع ہوگئے تو ان سے فرمایا اے بھائیو! ہر چند میں نے امت کے اور باپ دادا کی رسموں کے خلاف کچھ نہیں کیا تو بھی یروشلیم سے قیدی ہو کر رومیوں کے ہاتھ حوالہ کیا گیا۔ (18) مگر جب یہودیوں نے مخالفت کی تو میں نے لاچار ہو کر قیصر کے ہاں اپیل کی مگر اس واسطے نہیں کہ اپنی قوم پر مجھے الزام لگانا تھا۔ (20) پس اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے کہ تم سے ملوں اور گفتگو کروں کیونکہ اسرائیل کی امید کے سبب سے میں اس زنجیر سے جکڑا ہوا ہوں۔ (21) انہوں نے آپ سے کہا نہ ہمارے پاس یہودیہ سے آپ کے بارے میں خط آئے نہ برادرانِ دین میں سے کسی نے آکر آپ کی کچھ خبر دی نہ برائی بیان کی۔(22) مگر ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپ سے سنیں کہ آپ کے خیالات کیا ہیں کیونکہ اس فرقہ کی بابت ہم کو معلوم ہے کہ ہر جگہ اس کے خلاف کہتے ہیں۔

(23) اور وہ آپ سے ایک دن ٹھہرا کر کثرت سے آپ کے ہاں جمع ہوئے اور پروردگار کی بادشاہی کی شہادت دے دے کر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توریت اور صحائف انبیاء کے صحیفوں سے سیدنا عیسیٰ کی بابت سمجھا سمجھا کر صبح سے شام تک ان سے بیان کرتے رہے۔(24) اور بعض نے آپ کی باتوں کو مان لیا اور بعض نے نہ مانا۔(25) جب آپس میں متفق نہ ہوئے تو حضرت

پولوس کے اس ایک بات کے کہنے پر رخصت ہوئے کہ روحِ الہیٰ نے حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے ذریعہ تمہارے باپ دادا سے خوب فرمایا کہ

(26)اس امت کے پاس جا کر کہو
کہ تم کانوں سے سنو گے اور ہر گز نہ سمجھو گے
اور آنکھوں سے دیکھو گے اور ہر گز معلوم نہ کرو گے
(27) کیونکہ اس امت کے دل پر چربی چھا گئی ہے
اور وہ کانوں سے اونچا سنتے ہیں
کہیں ایسا نہ ہو کہ آنکھوں سے معلوم کریں
اور کانوں سے سنیں
اور دل سے سمجھیں
اور رجوع لائیں
اور میں انہیں شفا بخشوں۔

(28)پس تم کو معلوم ہو کہ پروردگار کی اس نجات کا پیغام مشرکین کے پاس بھیجا گیا ہے اور وہ اسے سن بھی لیں گے (29) (جب آپ نے یہ کہا تو یہودی آپس میں بہت بحث کرتے چلے گئے)(30) اور آپ پورے دو برس اپنے کرایہ کے گھر میں رہے۔(31) اور جو آپ کے پاس آتے تھے ۔ ان سب سے ملتے رہے اور کمال دلیری سے بغیر روک ٹوک کے پروردگار کی بادشاہی کی تبلیغ کرتے اور آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کی باتیں سکھاتے رہے۔